

سیرتہ کلاک گہر سلاک قدوہ آل رضوی مدہ خاندان مصطفوی المبلغ الفصح الفلانی
مولوی سید مرتضی صاحب ہندی غازی پوری ناظم سرشتہ علوم و فنون سرکار نظام
وہ کون شخص ہے چون تاریخ کے فوائد عظیمہ سے واقف نہیں ہیں زبان اردو میں اگرچہ اکثر تاریخ عربی و فارسی
و انگریزی کا ترجمہ ہو گیا ہے اور اس زبان میں اب بڑا ذخیرہ اس فن کا موجود ہے لیکن اس سے کچھ نگار نہیں پہنچتا کہ
ایک دوسیلہ تاریخ تمام بنیادوں و سلاطین اسلام کی ایک کتاب میں مثال تاریخ کامل کتب جمع نہیں ہوئی مگر تاریخ کامل
اسی ضخیم کتاب بارہ جلدوں میں تھی کہ اس کے ترجمہ پر بہت کڑا مشکل تھا۔
یہ کہنا شاید بالغہ ہوگا کہ اسکا ترجمہ کیا ایسا مشکل کام تھا جسے نہ کمال کی مصیبت طاری نہ رہا نہ غم و خیال کو مقصود نہ انجام
منقوص صلاح کو نہ بد والی تھی اور کجائے حرکت دوسری کے نقطہ کو نہ انہی منقطع سبیل و مفقود الدلیل غم و حاسر تمام ادو
خون کا جامد و صریح نام نہ نہ اس کے بہتہ و خاندان و گزیرہ جرم باذل اور تحقیق فیض مولوی محمد عبد الغفور خان صاحب بیوی
اس عظیم الشان مجہد کے طو کو نہ میں ایسی حیرت انگیز حسی جمل کو طائر فرمایا ہے جس نے اس کو کہ کاہ و اس میں سبط ابسط کو مرکز و خط
نگاہ و کر دیا ہے یہ ترجمہ تمام اساتذہ میں کچھ اس کے سلاست الفاظ اور تسہیل ترکیب ایسی ہے جس سے اصلی مقصود تاریخ کا
کا عام فہم ہونا ہر جہت حاصل ہے ہندوستان کے عمال اسلام کو یہ ترجمہ فہم غیر مترقب ہے جسکی صورت حصول کی وجہ
یہ کہنا شاید بالغہ ہوگا کہ اسکا تصدیق اور تصدیق کا لکے مثال تھا اور جسکی صورت نمائندگی کے بھی اس میں کئی قرن درکار
اس ترجمہ و تاریخ و علمیات انوکے کھنڈرتی کر جاوے گی اور اپنی سلاف قوم کے بے مانند غم و خرم و نرم و نظروں
کس علیہ دی و سہولت سے مطلع ہو جائیگا اور سوجھ بوجھ اور فنی قوت مہینہ اور انحلال حال کا احساس کے کم سو کم انکو تفویض
آنی ارادہ زندگانی پر آمادہ کو گویا اور پرہیزگار ہو کہ کوئی تازہ روح انکو مردہ قلوب میں ایسی جلوه فرما ہو جو ان کو
بہت جلد حال نجات تک پہنچا دی اور اپنی اصلاح و معاش و معاوضہ کسی سابق ترقی کا خواب بھی بخینے لگیں۔
فیض روح القدس باز مدد فرماید و دیگران ہم کہند انہی میجائی کر دو مجھے یقین ہو کہ علامہ اہل اسلام ہندوستان کو
ایسا نجات انسان باقوہ و حیا و انفعیل ہوگا جو اس کی قدر کے فیض و ترقی تمام دیر و طبقات ناس میں مثال عروس تھی کے متجلی ہوگی

صفحہ نمبر	خلاصہ مضمون	صفحہ نمبر	خلاصہ مضمون	صفحہ نمبر
۲۱	ابو سفیان حضرت علی کو خلافت کیلئے آکامہ کرنا اور اونکا انکار۔	۲	تقریب فہرست ہذا	۱
۲۲	خزرج کا سعد کو خلافت کیلئے تجزیہ کرنا اور عمر کا ابو بکر کو انصاف میں لیجانا اور خلافت پر انصار اور مہاجرین کی بحث اور خباب کی مخالفت مہاجرین سے اور ہشیر کی ناید سے ابو بکر کا خلیفہ مقرر ہونا۔	۳	حضرت عمر کی بیٹا باندہ تین اور حضرت ابو بکر کا دن کو اب لوگوں کو سبھانا۔	۲
۲۳	سعد بن عبادہ کا ابو بکر کی نہ کرنا اور علی اور زبیر	۱۷	رسول اللہ کی وفات پر نکد والوں کا ارتداد کے طرف مائل ہونا اور سہیل بن عمرو کا اونہیں سبھانا۔	۳
		۱۹	سقیفہ نبی شاہ اور حضرت بکر کی سقیفہ بنی سعد میں حضرت ابو بکر کی ہیت	۲۰

صفحہ نمبر	خلاصہ مضمون	صفحہ نمبر	خلاصہ مضمون	صفحہ نمبر	
۵۳	طی کا طلیحہ کے تابع ہونا۔ ۲۳ قضاۃ کلب اور قین اور سعد ہذیم پر رسول اللہ کے عامل اور اسامہ کا اذک کو لوٹنا۔ ۵۵	۲۸	۱۸ مکان میں نقب لگانا اور اندر جانا اور فیروز کا سو کو قتل کرنا۔ مسلمانوں کی اور اسودیوں کی آپس میں لوٹ کھسوٹ اور صنعا میں مسلمانوں کا تشط ۵۰	۱۹	اسود کی قتل کی خبر رسول اللہ کو بھونچنا۔ ۵۱
طلیحہ الاسدی کا حال		۲۰			
۵۵	۲۴ طلیحہ کی نبوت اور اس کی اتباع اور قوت ۲۵ مرتدین کا زکوٰۃ دینے سے انکار اور اس پر حضرت ابوبکر کا ادب لڑنا اور مرتدین کا حملہ مدینہ پر اور مسلمانوں کا انہیں شکست دیکر تعاقب کرنا۔ ۵۷	۲۵	۲۱ حضرت ابوبکر کا وجود اسلام کے لئے ایک نعمت ہونا ۵۳	۲۲	عرب کا ارتداد اور اسدوں اور غطفان
۵۷	۲۶ اسامہ کی دایبہ اور ابوبکر کا ابرق میں جا کر بنی عبد بنی ذبیان کو شکست دینا ۵۹	۲۷	۲۷ حضرت ابوبکر کا فوج کو امر میں		

جلد	خلاصہ مضمون	جلد	خلاصہ مضمون	جلد
	نبی عامر و ہوزان سلیم کا ارتداد		منتقم کے مرتدین کی تنبیہ کیلئے رواند کرنا اور مرتدین کو اسلام لانے کے لئے فرمان بھیجا۔ ۶۰	
۳۲	نبی عامر کی روانگی اور طغیان کا ارتداد اور قلعاع کی ادھر بنی تاخت اور اس کے اہل بنی کی گرفتاری اور اسلام۔ ۶۷	۲۸	خالد کا بنی طی پر جاننا اور تاخت کی دھمکی دینا اور عدی کی دست سے اونہیں بہر مسلمان کرنا۔ ۶۱	
۳۳	نبی عامر کا اسلام اور بنی اسد و غطفان وغیرہ کے مجرموں کو حضرت خالد کا سزا میں دینا	۲۹	حکاشہ اور شہادت کی شہادت اور خالد کا بنی طی سے مدد لینا	
۳۴	امنہ زل کا ارتداد اور غطت و شوکت اور خالد کا لڑ کر اسے قتل کرنا۔ ۷۰	۳۰	اور عدی کی سادہ مزاجی۔ ۶۳ خالد کی جڑیا بنی طلیحہ پر اور عینہ کا طلیحہ کی جھوٹی نبوت کو دیکھ کر میدان جنگ سے چلے نیا اور مرتدین کی شکست۔ ۶۴	
۳۵	فجاءہ کا ارتداد اور طریقہ کا اد گرفتار کرنا اور ابو بکر کا اسی جلا	۳۱	طلیحہ کا اسد اور غطفان کے اسلام لانے پر اور عینہ کا گرفتار ہو کر مسلمان ہونا اور طلیحہ کی بیت حضرت عمر سے اور شہادت۔ ۶۵	
۳۶	ایشجرہ کا ارتداد اور اسلام			
عمرو بن العاص کا عمان سے آنا				
۳۷	قرہ کا انکار زکوٰۃ سے اور عمرو کا			

بجلی	خلاصہ مضمون	بجلی	خلاصہ مضمون	بجلی
	سجاح کا حلقہ پیامہ پرا دوسیلہ سے سجاح اور اوس کا مہر اور آخری وقت میں اوس کا اسلام۔ ۸۰	۴۱	مدینہ میں اوس کے ارتداد کی خبر بیان کرنا اور علی عثمان وغیرہ کا خوف اور قریش کا عذاب عربوں پر اور قرہ کی گرفتاری اور اسلام۔ ۷۳	
	مالک بن نویرہ			
	مالک کی شہادت اور وکیل عیسا کا مکر اسلام میں داخل ہونا ۸۳	۴۲	بنی تمیم اور سجاح	
	انصار کی نافرمانی خالد کی اطاعت سے اور بددلی سے ساتھ جانا ۸۴	۴۳	۳۸ بنی تمیم بن قیس کا ارتداد اور زیرقان و صفوان کا اسلام کی تائید کرنا۔ ۷۵	
	خالد کا بطاح میں جانا اور مالک کا اپنی فوج توڑ دینا۔ ۸۵	۴۴	۳۹ سجاح نبیہ کا بنی تہلب بنی فز بنی زیاد بنی شیبان وغیرہ کو لیکر بلاؤ تمیم پر آنا اور مالک اور وکیل کا ارتداد اور باج تانا ۷۷	
	مالک کی گرفتاری اور ایک دھوکہ سے اوس کا قتل ۷۷	۴۵	۴۰ سجاح کا ارادہ یا مہر پرا دوسیلہ کا اوس کی خاطر داری کرنا اور مسلمان کی شریعت۔ ۷۹	
	مالک کے قتل کے باعث عمر کی شکایت خالد کی نسبت اور خالد کا اوپر کا متمم کو دیت دینا اور عمر کا اوس کی تسلی کرنا۔ ۸۸	۴۶		
		۴۷		

[illegible]

صفحہ نمبر	خلاصہ مضمون	صفحہ نمبر	خلاصہ مضمون	صفحہ نمبر	
۱۱۶	اور صبح کو شکست دیکر مہرہ مین اسلام پہیلانا۔	۱۰۷	اور بے آب دانہ سیابان مین سے اون کا گذر	۶۱	
مین کا ارتداد		۱۰۹	علاء کا حملہ حجر پراورد ہان مسلمانوں کو چڑانا اور نیکو قتل کرنا۔	۶۲	
		۱۱۱	علاء کا سمندر کو پایاب عبور کر کے دارین پر قبضہ کرنا۔	۶۳	
۶۷	عکس اور شمر مین کا ارتداد اور غناب اور عثمان کا جند اور محمد قیضہ کو شکست دینا	۱۱۳	ایک شاہب کا اسلام لانا	عمان اور مہرہ والوں کا ارتداد	
۶۸	طاہر کا عکس کو شکست دینا اور نجران والوں کے معاہدہ کی تجدید اور بحلیہ کے فساد کا فروہونا۔				
مین کا مکر ارتداد					
۶۹	قیس کا مرتد ہو کر داد و دیہہ کو قتل کرنا اور فیروز حبش کا بیکار نکالنا				
۷۰	فیروز کو قتل اور عکس کو قتل اور فیروز کا قیس کو شکست دینا	۱۱۴	مذکورہ لڑائیوں کی تاریخ اور خالد کی فتح ریبہ پر حضرت ابوبکر کا لقیط کے فقیہ کے لئے حذیفہ اور عرقباد عکرمہ کو جغیر اور عیاذ کی مدد واسطے بھیجنا اور عمان کی فتح عکرمہ کا حضرت کو مسلمان کرنا	۶۴	۶۵
۱۲۱		۱۱۶		۶۶	

صفحہ نمبر	خلاصہ مضمون	صفحہ نمبر	خلاصہ مضمون
۱۲۹	۷۶ اشعث کا تجویز پناہ گیم ہونا اور دعا ہرہ کر کے دروازہ قلعہ کو کہول دینا اور مسلمانوں کا قلعہ کو فتح کرنا۔	۱۲۲	۷۱ فردہ کا اسلام اور عمر و کا ارتداد اور عکرمہ اور مہاجر کا مرتدین دافعیہ کو جانا اور قیس اور عمرو کا گرفتار ہو کر یہ مسلمان ہونا
۱۳۱	۷۷ مہاجر کا اشعث کو باندھ کر اوبہ کے پاس بھیج دینا اور ابوبکر کا اوبہ چھوڑ دینا اور عکرمہ کے ساتھ کی غنایم میں شرکت۔	۱۲۴	۷۲ مہاجر سے رسول اللہ کی ماضی اور پہلے سے کندہ پر حال تقریر
۱۳۴	۷۸ حضرت عمر کا عربوں کو لونڈی بنانے سے آزاد کرنا۔	۱۲۵	۷۳ کندہ کا حضرت موتیوں کا بازاری کے اونٹ طلب کرنا اور اس پر فساد اٹھنا۔
<h2>۱۲ ہجری</h2> <h3>لدا ابوبکر کا اہل کعبہ جانا اور حیرہ کی صلح</h3>		۱۲۵	۷۴ زیاد کے ایک وطنی صندوفہ پکڑ لینے کی وجہ سے بنی معاویہ کا ناراض ہو کر صدقہ دینے سے انکار کرنا۔
۱۳۵	۷۹ حضرت خالد کا حملہ حدود فارس پر اور یافقا اور بارہ سما اور یافقا حیرہ والوں کی اطاعت۔	۱۲۸	۷۵ زیاد کا بنی معاویہ پر غصہ پان اور چار دن بلوک ملعونہ کا قتل

صفحہ نمبر	خلاصہ مضمون	صفحہ نمبر	خلاصہ مضمون	صفحہ نمبر
۱۳۱	مسلمانوں کی فتح۔	۸۰	شہنشاہ اور خالد کی فرماگئی	
آل عین فرات کے کنارے ایک مقام		۱۳۶	حضر کو اور ہرمز کا مقابلہ کرنا	
		۸۱	خالد کا کاظمہ میں بھجونا اور	
۱۳۳	۸۵ عرب کے نصرانیوں کا اہل فارس کو خالد کے برخلاف بلانا۔	۱۳۸	ہرمز کو قتل کرنا اور اہل فارس کی شکست۔	
	اور جابان کا لیس میں آکر فوج جمع کرنا۔	۸۲	اہلہ کی فتح اور اوسین جملہ اور حصن المرأة پر قبضہ اور	
۱۳۴	۸۶ لشکر کا جابان کی صلح کو نہ ماننا اور خالد کا حملہ اور مسلمانوں کی فتح اور عربوں کا روٹیوں کو نہ بچھانا۔	۱۳۹	مسلمانوں کا کاشمیر کے لوگوں کو	
فرات کی لڑائی اور حیرہ کی فتح		وقعۃ الثنی		
		۸۳	قارن کا ہرمز کی مدد کو آنا اور قارن اور قباد اور نو نجی کا قتل اور فارس اور نو نجی شکست	
۱۳۶	۸۷ خالد کا انیشیا کو غارت کرنا اور حضرت ابو بکر کی زبان سے خالد کی تعریف۔	وقعۃ الحب		
فرات کی لڑائی اور حیرہ کی فتح		۸۴	خالد کی اندر زرع سے و بچہ بین لڑائی اور یکن کی فوج نکلنے پر	
		۸۸	خالد کا حیرہ پر اور فرات	

صفحہ نمبر	خلاصہ مضمون	صفحہ نمبر	خلاصہ مضمون
۱۵۴	انبار کا محصور اور شیراز کا قلعہ خالی کرنا اور انبار اور کھوادی کی	۱۳۶	باد قلی کا قتل اور آزادیہ کا بھگنا اور حیرہ والوں کا لڑائی مکتوبی
عین التمر کی فتح		۸۹	عمر بن عبدالمسیح کا لہجی ہو کر آنا اور اسکی گفتگو خالد سے -
		۹۰	گرامہ بنت عبدالمسیح کا شویل کو دیا جانا اور اسکا آزاد ہونا -
۱۵۵	خالد کی روانگی عین التمر کو اور عقہ کا مہران سے خالد کی لڑائی کی اجازت لینا -	۹۱	حیرہ والوں پر جزیرہ کی تعداد وغیرہ
۱۵۶	عین التمر کی فتح اور عقہ کا قتل اور سیرین نصیر اور حرمان -	حیرہ کی فتح کے بعد کا حال	
دومتہ الجندل کا واقعہ		۹۲	خالد کا سرحدی انتظام اور زمینداروں کی اطاعت -
		۹۳	خالد کا خط اہل فارس کو اور فتح کا کارپرداز مقرر ہونا -
۱۵۷	عیاض کا خالد سے مدد مانگنا اور خالد کا دومتہ الجندل کو جاکر فتح کرنا -	۹۴	جریر بن عبد اللہ الجحلی کا خالد کے پاس آنا -
۱۵۸	زرمہر اور روزبہ فارسیوں اور ہذیل اور ربیعہ عربوں کا خالد کے برخلاف اٹھنا -	۱۵۹	انبار کی فتح

جلد	خلاصہ مضمون	جلد	خلاصہ مضمون	جلد
۱۶۴	اور ایاد اور غرقابل کا آؤ لڑنا اور مسلمانوں کی فتح -	۱۰۴	خالد کا حضرت ابوبکر کے بلا اجازت حج کرنا اور اسکا ذات السلاسل -	۱۶۶
۱۶۵	سوق بغداد مسکن قطیف تل عقر قوف اور بادریا پٹا	۱۰۵	خالد کا حملہ ذیل پر اور عبدالغی اور حرقوس کا قتل اور حضرت عمر کی ناراضی خالد سے -	۱۶۷
۱۶۶	متفرق حوادث	۱۰۶	عمر کی ناراضی خالد سے -	۱۶۸
۱۳ ہجری		جنگ حنین کی لڑائی		
فتوح الشام کا بیان		۱۰۲ خالد کا ہجیر اور عتاب بن جحش مازنا اور شہن اور زمیل قبضہ		
۱۶۸	خالد بن سعید کا شام کی طرف روانہ ہونا -	۱۰۷	خالد کا حملہ رومیوں پر اور رومیوں فارسیوں اور تغلب	۱۰۳
۱۶۹	خالد بن سعید کا شام کے عربوں کو متفرق کرنا اور بالان سے لڑنا -	۱۰۸	خالد کا حملہ رومیوں پر اور رومیوں فارسیوں اور تغلب	۱۰۴

صفحہ نمبر	خلاصہ مضمون	صفحہ نمبر	خلاصہ مضمون	صفحہ نمبر
۱۰۹	حضرت ابو بکر کا شام پر فوجیں بھیجنا اور عمرو بن العاص اور یزید بن ابی سفیان اور ابو بکر کی نصائح۔	۱۱۳	خالد بن الولید کو شام کے جنگی حکم اور انکی فوج۔	۱۴۸
۱۱۰	ابو عبیدہ کا تقرر شام پر اور ابو امامہ کا عرب اور واس میں رد میوں پر تاخت کرنا اور خالد بن سعید کی شکست اور شرجیل اور معاویہ کی انکی شام کو۔	۱۱۴	خالد کی روانگی شام کو اور حضرت اور مضع کی غارت اور قراقر	۱۴۹
۱۱۱	ہرقل کی فوجوں کی کثرت کو دیکھ کر مسلمانوں کا یکجا جمع ہونا	۱۱۵	سوی کو رافع کے ساتھ جانا	۱۵۲
۱۱۲	مسلمانوں اور رد میوں کے لشکر گاہ اور رد میوں کا فوجوں کی انس کے لحاظ ابی سین پر کرنا	۱۱۶	خالد کا حدود شام میں داخل ہو کر بصری کو فتح کرنا اور مدین سے اول لڑائی۔	۱۸۳
جنگ یرموک				
۱۱۷	فریقین کے فوجوں کی تعداد وغیرہ	۱۱۸	اسری فوج اسلام کا ایک دوسرے کے ماتحت نہ ہونا اور خالد کی رائے کے بموجب	۱۸۴
خالد بن الولید کی وائگی عراق سے شام کو				

صفحہ نمبر	خلاصہ مضمون	صفحہ نمبر	خلاصہ مضمون
	ثنیٰ بن جابر کا حال عروٹ میں		سب امرا کا اوکو امیر الامرا یا سپہ سالار بنانا۔ ۱۸۵
۱۲۶	ثنیٰ کی طرف ہرمز جادویہ کا آنا اور ہرمز ان کا بادشاہ ہونا	۱۱۹	فریقین کی صفت بندی اور خالد کی جرأت دلائل واثبات
	اور ہرمز اور ثنیٰ کی وراوہ کی مراسلت اور ثنیٰ کا ہرمز کو شکست دینا۔ ۱۹۲	۱۲۰	لڑائی کا آغاز اور حضرت ابوبکر کے مرنے کی خبر۔ ۱۸۸
۱۲۷	فارس پر دخت زنان کی حکومت ومعزولی پھر شاپور کی حکومت اور پھر آرمینی دخت کا شاپور اور فرخ زاد کو قتل کر کے بارشاہ بننا	۱۲۱	جوہر دہلی خالد کے ہاتھ پر لانا اور مسلمانوں میں مل بکریوں کے لڑنا ۱۸۹
۱۲۸	ثنیٰ کا حضرت ابوبکر کے پاس آنا اور مدد کی درخواست کرنا اور ابوبکر کا عمر سے اس کی وصیت کرنا ۱۹۶	۱۲۲	گہسان کی لڑائی اور آخر کا مسلمانوں کی فتح۔ ۱۹۰
	جنگ اجنادین	۱۲۳	عکرمہ اور اونکے بیٹے عمرو کی شہادت اور عبداللہ بن الزبیر کی ایک روایت ابوسفیان کی نسبت۔ ۱۹۲
	جنگ اجنادین اور مسلمانوں کی	۱۲۴	شکست کی خبر سنکر ہر قتل انبی کا بند و بست کرنا۔ ۱۹۳
۱۲۹	جنگ اجنادین اور مسلمانوں کی	۱۲۵	بعض شہداء سے یرمک کے نام

۱۳۰	فتح اور جنگ دین میوک کی تاریخ اجنادین کی لڑائی کے بعض شدت کے نام۔	۱۹۸	۱۳۵	علی ابوبکر کو لڑائی سے روکنا اور ابوبکر کے سامانوں پر اپنا مال خرچ کرنا اور عظیم ابوبکر کے بہت المال کا خالی ہونا اور کچھ محتاجین کی خدمت کرنا اور عائشہ تقیہ میراث کی وصیت اور نفقہ کا بجاء ہوا بیت المال میں اہل بیت کرنا۔	۲۰۶
۱۳۱	حضرت ابوبکر کی دفا اور پیغمبرین	۲۰۰	۱۳۶	ابوبکر کی بی بی کی خواہش کو پورا کرنے اور ان کا نفقہ کم کیا جانا۔	۲۰۹
۱۳۲	حضرت عمر کا نو جوہ کو منع کرنا اور ابوبکر حلیہ و راونکے مانا اہل عیال	۲۰۲	۱۳۷	حضرت ابوبکر کا بیان کرنا اور دودھ پینا بجائے پھر کر سبیل الیاف نفقہ لینا اور پھر اور سکا کرنا	۲۱۰
۱۳۳	ابوبکر کے عمال وغیرہ کے نام اور اونکی ہر اور ابو جحافہ کی موت	۲۰۴	۱۳۸	ابوبکر کا عمر بن خطاب کو خلیفہ مقرر کرنا جلد حریم و عثمان کے شورہ حضرت ابوبکر کا خلافت کیلئے حضرت عمر کو منتخب کرنا ابوبکر کا عثمان کے ہاتھ سے غلام خلافت کیلئے لکھنا اور عیال میں سے بڑا ہونا حضرت ابوبکر کی آخری صلیا حضرت عمر کو	۲۱۵
۱۳۴	رسول اللہ کا ابوبکر کی تعریف کرنا اور ان کی خلافت کی طرف اشارہ اور ابوبکر کا اپنا مال فی سبیل اللہ خرچ کرنا	۲۰۵	۱۳۹	۱۴۰	۱۴۱



فِتنۂ نبی ابوبکر الصّدیق رضی اللہ عنہ

۱ حضرت عمر کی بیابانہ باتیں اور جس وقت رسول اللہ کا انتقال ہوا ہے تو حضرت ابوبکر کا ادن کو اور سب کو کسچھانا حضرت ابوبکر اور سوقتِ نسخ میں تھے۔ اور حضرت عمر رسول اللہ کے پاس موجود تھے۔ جب رسول اللہ کا انتقال ہو گیا حضرت عمر اس غم و عجز میں بیتاب ہو کر اٹھے۔ اور نخل کر کہنے لگے۔ کہ منافق لوگ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلعم کا انتقال ہو گیا۔ واللہ وہ ہرگز مرے نہیں ہیں بلکہ وہ ایسے ہی اپنے رب کے پاس چلے گئے ہیں جیسے موسیٰ بن عمران چلے گئے ہیں۔ واللہ لوٹ کر پہر آئیں گے۔ اور جو لوگ ادن کو مرا بتاتے ہیں ادن کے ہاتھ اور پیر قطع کریں گے۔

اسی میں رسول اللہ کی وفات کی جب تک حضرت ابوبکر دوڑتے ہوئے آئے

اور عمر یہی گفتگو کر رہے تھے اونہوں نے جا کر رسول اللہ صلعم کو دیکھا۔ وہ
 بی بی عائشہ کے حجرہ میں ایک گوشہ میں کپڑے سے ڈکے ہوئے تھے۔ ابوبکر
 نے آپ کا چہرہ کہول کر دیکھا۔ اور کہا آپ پر سے میرے ہاتھ ہٹا کر باپ قربان
 ہوں۔ آپ زندگی میں اچھے تھے اور اب مرنے کے بعد بھی اچھے ہیں۔ جو
 موت کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کی تقدیر میں لکھی تھی وہ تو آپ کو نصیب ہو گئی۔
 پہر منہ کو کپڑے سے ڈھک دیا۔ پہر باہر نکل کر آئے۔ دیکھا تو عمر وہی باتیں
 کہہ رہے تھے۔ ابوبکر نے اون سے کہا کہ چپ رہو۔ یہ کیا باتیں کرتے ہو۔
 مگر وہ ایسے جوش اور غصہ میں مبتلا تھے کہ اونہوں نے کچھ نہ سنا۔ اور اپنی
 کہے گئے۔ حضرت ابوبکر لوگوں کے سامنے آئے۔ اور بولنے لگے۔ جب
 مخلوق نے ابوبکر کو بولتے دیکھا تو حضرت عمر کو چھوڑ کر سب لوگ اون کے پاس کھ
 چلے گئے۔ حضرت ابوبکر نے پہلے تو اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کی۔ پہر کہا بھائیو
 جو شخص کہ مجھ کی عبادت کرتا تھا وہ جان لے کہ مجھ تو مر گئے (اوسکا دین بھی گیا)
 لیکن جو لوگ کہ اللہ تعالیٰ کی پرستش کرتے ہیں سو وہ اللہ جی لایموت ہے۔

وہ کبھی نہیں مرے گا (اوسکا دین بھی زندہ ہے) پر یہ آیت پر ہی۔
 وَمَا مُحَمَّدٌ إِلَّا رَسُولٌ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ أَفَإِذَا زَمَاتِ
 أَوْ قِيلَ أَنْقَلِبْ إِلَىٰ أَعْقَابِكُمْ وَمَنْ يَنْقَلِبْ عَلَىٰ عَقْبَيْهِ فَلَنْ
 يَصُرَ اللَّهُ شَيْئًا وَسَيَجْزِي اللَّهُ الشَّاكِرِينَ (اور محمد صلعم اس سے
 بڑھ کر اور کیا ہیں کہ خدا کے ایک رسول ہیں اور بس۔ اون سے پہلے اور بھی
 بہت رسول ہو کرے ہیں۔ کیا محمد صلعم مرجائیں یا مارے جائیں تو تم

پیرون کفر کی طرف پھیر لوٹ جاؤ گے۔ اور جو اٹے پیرون کفر کی طرف لوٹ جائے گا وہ خدا کا تو کچھ بھی نہ بچاؤ سکے گا اور جو لوگ اسلام کی نعمت کا شکر کرتے ہیں اور کہہ خدا عنقریب بڑے خیر دیگا (جس وقت ابوبکر نے یہ باتیں کہیں اور یہ آیت پڑھی تو لوگوں کی اس وقت یہ حالت ہو گئی کہ گویا یہ آیت ابوبکر سے ہی سنی تھی پہلے سنی ہی نہ تھی (یعنی سب کے خیال میں خوب جم گئی) اور حضرت عمر کہتے ہیں کہ جب یہ بات میں نے سنی تو حیرت کے مجھ پر سکتہ کا عالم ہو گیا اور پیر کا پنپنے لگے یہاں تک کہ مجھ میں کھڑے رہنے کی طاقت نہ رہی۔ اور زمین پر گر پڑا۔ اور مجھے معلوم ہو گیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مر گئے۔

۴ رسول اللہ کی وفات پر مکہ والوں کا ارتداد کی طرف مائل ہونا اور سہیل بن عمرو کا افسوسناک خبر مکہ میں پہونچنے جہاں پر کہ رسول اللہ کی طرف عتاب بن اسید بن ابی العاص بن امیہ عامل تھے تو انہوں نے اس خبر کو چھپایا۔ مگر یہ خبر کب چھپنے والی تھی۔ سب جگہ مشہور ہو گئی اور مکہ میں گر بڑی مچ گئی۔ اور یہ نوبت پہونچ گئی کہ وہاں کے باشندے مرتد ہونے کے قریب ہو گئے یہ حالت دیکھ کر سہیل بن عمرو خانہ کعبہ کے دروازہ پر کھڑے ہوئے۔ اور انہیں چلا کر پکارا کہ جس سے سب لوگ جمع ہو گئے۔ پھر انہوں نے کہا۔ ارے مکہ والو تم ایسے نہ ہو کہ سب پیچھے تو ایمان لائے اور سب سے پہلے مرتد ہو جاؤ۔ واللہ یہ امر (یعنی دین اسلام کا معاملہ) تمام اور کامل ہونے والا ہے جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا۔ مجھے یاد ہے کہ ایک روز وہ تنہا اسی جگہ جہاں میں کھڑا ہوں کھڑے فرما رہے تھے کہ تم لوگ لا الہ الا اللہ کہو تمام عرب تمھارے روبرو

جہکادین گے۔ اور تمام ہمتہین جزیرہ دین گے۔ واللہ تم لوگ کسری اور قصی کے خزانہ فی سبیل اللہ خرچ کرو گے اور وقت لوگ کوئی کوئی تو اونکی بات سچ سمجھتے تھے اور کوئی کوئی سنتے تھے اس میں سے ایک حصہ تو تم دیکھ چکے کہ سچ ہو گیا۔ واللہ جو حصہ اوسکا باقی رہا ہے۔ وہ بھی تم ضرور دیکھ لو گے۔

اس گفتگو کا یہ اثر ہوا کہ لوگ مرتد ہونے سے رہ گئے۔ جس وقت کہ سہیل بن عمرو بدر کی لڑائی میں گرفتار ہوئے تھے تو یہی پیشین گوئی تھی جو رسول اللہ نے اونکی نسبت حضرت عمرؓ کے بیان کی تھی۔ جس کا ذکر اوپر آچکا ہے۔

حقیقہ نبی سا اور ابو بکر رضی اللہ عنہ کی خلافت

۳ سقیفہ بنی ساعدہ میں حضرت ابو بکر جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہو گئی۔ تو انصاری کی بیعت اور بعض لوگوں کی تاحیسہ سقیفہ بنی ساعدہ میں جمع ہوئے کہ سعد بن عباد سے بیعت کریں۔ اور انہیں خلیفہ رسول اللہ بنائیں (سقیفہ ایک چوترا کو کہتے ہیں جس پر کچھ سا بان ڈال لیں اور ساعدہ ایک قبیلہ کا نام ہے۔ سقیفہ بنی ساعدہ سے مراد بنی ساعدہ کی چوپال ہے) نتیجہ بات حضرت ابو بکر کو معلوم ہوئی تو وہ انصاری کے پاس گئے۔ اور حضرت عمر اور ابو عبیدہ بن الجراح کو بھی ہمراہ لے گئے اور ان سے جا کر کہا کہ تم لوگ یہ کیا کرتے ہو (خلافت قریش میں ہونا چاہئے) اور انہوں نے کہا کہ ایسا ہے ہم (انصار) میں سے ہوا اور ایک امیر تم (قریش) میں سے ہو۔ حضرت ابو بکر نے کہا کہ (یہ بات ٹھیک نہیں ہے کہ دو شخص امیر ہوں معاملات اس طرح درست نہیں رہ سکتے۔ ایک ہی شخص امیر ہونا چاہئے) ہم (مہاجرین)

مین سے اہیہ ہوں اور تم (انصار) مین سے وزیر ہوا کرین۔

پھر حضرت ابوبکر نے کہا۔ کہ مین تو عمر اور ابو عبیدہ امین الامت مین سے کسی ایک سے راضی ہوں۔ چاہے ان مین سے کسی کو خلیفہ بنا دو۔ حضرت نے کہا۔ کہ تم مین کون ایسا ہے جو اس شخص کے قدموں کے پیچھے رہنے سے خوش ہو جنہیں رسول اللہ صلعم نے خود آگے کیا ہے۔ اور یہ کہہ کر حضرت نے حضرت ابوبکر سے بیعت کر لی۔ اور اور لوگوں نے بھی بیعت کر لی۔

انصار نے کہا یا یون کہو بعض انصار نے کہا کہ ہم تو ہجر علی کے اور کسی کی بیعت نہ کریں گے۔ راوی کہتا ہے۔ کہ علی اور بنی ہاشم و زبیر اور طلحہ نے حضرت ابوبکر کی بیعت نہ کی۔ اور زبیر نے کہا کہ مین تلوار اور سوقت تک میان مین نہ کروں گا۔ جب تک کہ لوگ علی سے بیعت نہ کر لیں۔ حضرت عمر نے کہا کہ اسکی تلوار چہین لو۔ اور اس کے پیہر مارو۔ پھر حضرت عمر نے اور ان سب سے بیعت کرالی۔ ایک روایت مین یہ بھی ہے۔ کہ جب حضرت علی نے سنا کہ لوگوں نے حضرت ابوبکر سے بیعت کی ہے تو نہایت جلدی سے باہر نکلے۔ کہ قیص کے سوا اون کے بدن پر ازار اور چادر بھی نہ تھی۔ اور اگر بیعت کر لی۔ بعد ازاں ازار اور چادر منگا کر پہنے۔ مگر صحیح یہ ہے کہ امیر المومنین نے حضرت ابوبکر سے چھ بیعت کے بعد بیعت کی ہے۔ واللہ اعلم (امیر المومنین سے مراد حضرت علی ہیں۔ یہ لقب حضرت عمر نے اپنے واسطے اختیار کیا تھا۔ مگر شیعہ لوگ حضرت علی کو اکثر اسی لقب سے پکارا کرتے ہیں)

۴ ابویہا حضرت علی رضی اللہ عنہ آئندہ ناکار و ناگوار کہتا ہیں کہ جب لوگ حضرت ابوبکر کی بیعت پر مجتمع ہو گئے

اور ان سے بیعت کرنے لگے۔ تو ابوسفیان یہ کہتے ہوئے آئے۔ کہ یہ گڑ بڑی
 جو میں دیکھتا ہوں اسے آل عبد مناف بغیر خون کے فرو ہوتی ہوئی معلوم نہیں ہوتی
 تمہارے امور اور معاملات میں ابوبکر کو کیا دخل ہے۔ وہ دو وضعیف اور ذلیل
 علی اور عباس کہاں گئے۔ قریش کے ایک ادنیٰ اور اقل جی میں اس امر خلافت کا
 کیا حال ہو رہا ہے۔ پھر حضرت علی سے کہا کہ اپنا ہاتھ پہلا میں تجھ سے بیعت
 کرتا ہوں۔ واللہ اگر تو چاہے تو تمام مدینہ کو سوار اور پیدلوں سے بہرے
 دیتا ہوں۔ حضرت علی علیہ السلام نے اس بات کو نہ مانا دلی کے لئے سجائے
 رضی اللہ عنہ کے علیہ السلام کہنا جو انبیاء کے لئے مخصوص ہو گیا ہے شیعوں کے
 یہاں مرجع ہے اور انہوں نے پھر یہ شعر تلس کا پڑھا۔

وَلْيَنْقِمِ الْخَضِرَاءُ دُبَّهُ	الْاَذَلَّةَ لِعَنِ الْحِجَابِ لَوْنَدُ
-----------------------------------	---

اگر غلام کا ارادہ کسی پر کیا جائے تو اس کی نکل جھڑو ذلیلوں اور کوئی نہیں کرنا ہو کہ کسی جی کی بار باری کے جانورین و دوسری چیز

هَذَا عَلَى الْخَضِرِ مِنْ بَوْطِ بَرْمَلَا	وَذَا يُسَبِّحُ فَلَا يَكْبَلُ أَحَدًا
---	--

یہ جانور بچا رہے ہو کہ طری رے بند ہے ہمارے تیل و روغن بھی ایسی ہی ہے کہ اس کا سر کھلتے ہیں مگر اس پر کوئی بھی نہیں روکتا

اس پر حضرت علی نے انہیں جبرک دیا۔ اور کہا۔ کہ اس سے تمہارا یہ ارادہ
 ہے کہ فتنہ برپا کرو۔ واللہ تم نے اسلام کے برخلاف مدتوں جھگڑے اٹھائے تھے
 مجھے آپ کی نصیحت کی کوئی حاجت نہیں ہے حقیقت میں بات یہ ہے کہ ابوسفیان
 ایک ایسے شخص تھے کہ اذکی عبہ میں خوب چلتی تھی۔ اور ان کے مقابلہ
 میں کوئی ایسا نہ تھا کہ ٹھہر سکتا۔ مگر ان کی قدرت ایندی اور نبوت کے رد و بر و کچھ

نہ چل سکی۔ اور ان کو اسلام کے روبرو سر جھکانا پڑا۔ اور اب امر خلافت کے لیے ہاتھوں میں چلا گیا تھا۔ کہ جو ابوسفیان سے بھی زیادہ دانشمند اور سرکشینہ بتوں کے پیچھے میں یافتہ تھے۔ اگر ابوسفیان اسلام میں پیچھے نہ رہ جاتے تو نبوت کے بعد خلافت انہیں کا حصہ تھا۔)

۵ خراج کا سعد کو خلافت کے لئے ابن عباس کہتے ہیں کہ میں عبد الرحمن بن عوف تجویز کرنا اور عمر کا ابوبکر کو انصار میں لیجانا اور خلافت پر انصار اور مہاجرین کی بحث اور خباب کی مخالفت مہاجرین سے اور بشیر کی تائید سے ابوبکر کا خلیفہ ہونا۔

میں گیا تھا۔ وہاں اون سے ایک شخص نے کہا۔ کہ میں نے فلان شخص کو یہ کہتے سنا ہے کہ اگر حضرت کا انتقال ہو جائے تو میں فلان شخص سے بیعت کروں گا۔ اس پر حضرت نے عمر نے کہا۔ کہ آج شام کو میں لوگوں کے سامنے خطبہ کروں گا اور انہیں ایسے شخصوں سے پرہیز کرنے کو کہوں گا۔ کہ جو لوگوں سے اون کے امر (خلافت) کو غصب کرنا چاہتے ہیں۔ عبد الرحمن کہتے ہیں کہ میں نے اون سے کہا امیر المومنین یہ حج کا موسم ہے ہر طرح کے لوگ جمع ہوتے ہیں۔ اور ایک بڑا غبار

ہوتا ہے اور ایسے ہی لوگ آپ کی مجلس میں کثرت سے آتے رہتے ہیں۔ مجھے اندیشہ ہے کہ اس مقام پر آجی الفاظ کہیں لوگ انہیں محفوظ اور یاد نہ رکھ سکیں اور انہیں کچھ کا کچھ کہہ کر اڑا دیں۔ آپ کو چاہئے کہ مدینہ میں جانے تک ٹہر جائیں۔ اور وہاں جب خاص رسول اللہ کے اصحاب اکٹھے ہوں تو آپ ان سے

وہ باتیں کہیں جو آپ کہنا چاہتے ہیں۔ وہ آپ کی باتوں کو یاد رکھیں گے۔ اور
اوسکا ٹھیک ٹھیک مطلب سمجھیں گے۔ حضرت عمرؓ نے اس رات کو پسند کیا۔
اور کہا واللہ میں جس وقت مدینہ پہونچوں گا تو سب سے پہلے یہی کام کروں گا۔
ابن عباس کہتے ہیں کہ جب میں مدینہ آیا۔ تو جمع کے روز مجھے عبدالرحمن
کی گفتگو یاد ہوئی۔ اور میں نے دیکھا کہ جب حضرت عمرؓ منبر پر تشریف لے گئے۔
تو انہوں نے پہلے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کی۔ اور پھر رحم کا اور کچھ منسوخات
قرانی کا ذکر کر نیکے بعد فرمایا۔ کہ میں نے آپ لوگوں میں سے ایک شخص کو کہتے
ہوئے سنا ہے۔ کہ اگر امیر المومنین مرجائیں تو میں فلان شخص سے بیعت کروں گا
سو جو لوگ کہتے ہیں کہ ابوبکرؓ کی بیعت ایک فتنہ کے طور پر ہوئی تھی وہ دھوکے میں
نہ رہیں۔ فی الواقع وہ تھی تو ایسی ہی۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے اسے فتنہ سے محفوظ
رکھا۔ یہ تو ظم لوگ خوب جانتے ہو کہ ابوبکرؓ کے مثل ہم میں ایسا کوئی نہیں ہے کہ
جس کی طرف سب کی گردنیں اٹھتی ہیں۔ اور انکو چھوڑ کر بڑے بڑے لوگ
اوسکی طرف مائل ہوتے ہوں جبوقت رسول اللہ صلعم نے وفات پائی ہے تو
وہ ہم سب میں بہتر اور بڑے تھے۔ تب بھی علی اور زبیرؓ نے ہم سے تخلف کیا
اور بنی بنی فاطمہ کے گھر میں ہم سے مخالفت کی۔ اور انصار بھی ہم سے الگ ہو گئے
مہاجرین نے ابوبکرؓ کی طرف رجوع کیا۔ اسوقت میں نے اون سے کہا۔ کہ چلو ہم اپنے
انصار بہائیوں کے پاس چلیں۔ چنانچہ ہم اون کی طرف گئے۔ راستہ میں ہمیں
انصار کے دو صالح آدمی ملے۔ ایک کا نام عوسیم بن ساعدہ تھا۔ اور دوسرا کا معن
بن عدی انہوں نے ہم سے کہا لوٹ جاؤ اور اپنی معاملہ کا فیصلہ اپنی آپس میں جا کر کر لو

حضرت عکبرؑ ہیں کہ پھر ہم انصار کے پاس گئے۔ وہ اس وقت بنی ساعدہ کے ستیفہ میں مجتمع تھے۔ اور ادن کے درمیان ایک شخص کپڑوں میں لپٹا ہوا بیٹھا تھا۔ میں نے پوچھا کہ یہ کون ہے۔ کہا سعد بن عبادہ ہیں۔ اور کچھ بیمار ہو رہے ہیں۔

اس پر ایک اون میں سے اٹھا اور اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کی۔ اور پھر کہا ہم انصار ہیں اور اسلام کے لشکر ہیں۔ اور اسے معشر قریش تم لوگ ہمارے درمیان رہتے ہو۔ تمہاری قوم کے کچھ لوگ ہمارے پاس چلے آئے تھے۔ مگر اب وہ ہم سے ہماری حکومت کو ہی غصب کرنے لگے۔

پھر جب وہ خاموش ہو گیا۔ تو میں نے جو چند باتیں اپنے دل میں سوچ رکھی تھیں کہ ابوبکر سے پہلے انہیں بیان کر دینا کا ادن کے کہنے کا ارادہ کیا۔ جہی میں نے چاہا کہ کچھ کہوں کہ ابوبکر نے مجھے کہا ذرہ ٹھیرو۔ اور خود اٹھے۔ اور اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کے بعد وہ سب باتیں بیان کر دیں جو میں نے اپنے دل میں سوچی تھیں بلکہ ادن سے بھی بہتر طریق پر بیان کیا اور کہا اے معشر الانصار جو تم اپنی فضیلت کا ذکر کرتے ہو بیشک تم ایسے ہی ہو۔ اس میں کوئی کلام نہیں ہے۔ لیکن عرب لوگ اس امر خلافت کا مستحق قریش کو سمجھتے ہیں وہ عرب میں اپنے مقام اور نسب کے لحاظ سے بڑے شریف ہیں پہر انہوں نے میرا اور ابو عبیدہ بن الجراح کا ہاتھ پکڑا۔ اور کہا کہ میں تو سب سے لڑنے والا ہوں۔ دو نو میں سے کسی سے راضی ہوں۔ واللہ ابوبکر نے جہی باتیں کہی تھیں ادن میں سے میں نے کسی بات کو بجز اس کے مکر وہ نہ جانا۔ میں اس بات

کو اس قدر برا سمجھتا ہوں۔ کہ اگر میری کسی ایسی بات پر گردن بھی مار دیجائے جس سے میں گناہ میں ماخوذ نہ ہوؤں تو میں اس کو اس سے بہتر سمجھتا ہوں کہ اس قوم پر میں امیر مقرر کیا جاؤں جن میں ابو بکر بھی موجود ہوں۔

پھر جب ابو بکر اپنی بات پوری کہہ چکے۔ تو انصار میں سے ایک شخص اٹھ کر کہنے لگا۔ کہ اَنَا جَذِيلُهَا الْمُحْكَمُكَ وَعَدَا يَفِيهَا الْمَرْجَبُ
 (میں اس معاملہ میں ایک جُذیل محکم اور عَذِيقُ مَرْجَب کی طرح ہوں۔ جُذیل اور عَذِيقُ تصغیرِ تعظیم کے صیغہ ہیں جُذیل اس چھوٹے سے لڑکے کو کہتے ہیں جو شترخانہ میں کھڑا کر دیا کرتے ہیں کہ خارش والے اونٹ اس سے اپنی خارش کچا کر اور بدن کو رگڑ کر تسفی کر لیا کریں۔ اور عَذِيقُ کھجور کے اس چھوٹے سے درخت کو کہتے ہیں جو میوہ سے بہرا ہوا ہو اور محکم اور مرجب باب تفصیل سے مفعول کے صیغہ ہیں۔ محکم وہ لکڑی جس سے کچا دین اور مرجب وہ درخت جو کسی لکڑی کے سہارے کھڑا ہو۔ مطلب یہ ہے کہ میں ایک ایسا شخص ہوں جسکی رائے معاملات میں کافی ہے اور) اسی سے جو رائے میں دیتا ہوں اس کو ماننا چاہئے۔ وہ یہ ہے کہ ایک کلمہ تم میں سے ہو اور ایک امیر تم میں سے مقرر کیا جائے۔

اس پر آوازیں بلند ہوئیں اور شور و غوغا ہونے لگا۔ جب مجھے یہ اندیشہ ہوا کہ کہیں خلافت نہ پڑ جائے۔ تو میں نے ابو بکر سے کہا کہ ہاتھ پھیلاؤ میں تم سے بیعت کرتا ہوں۔ انہوں نے ہاتھ پھیلا یا اور میں نے اذکی بیعت کی۔ پھر اور لوگوں نے بھی اون سے بیعت کی۔

پھر ہم نے سعد بن عبادہ کو پامال کر ڈالا۔ اس پر کس نے اون میں سے کہا
 کہ تم نے سعد کو قتل کر دیا۔ میں نے کہا اللہ تعالیٰ نے سعد کو قتل کیا۔ اللہ میرے
 نزدیک تو ابو بکر سے کوئی شخص بھی بیعت کے لئے بہتر اور قوی نہیں ہے۔ مجھے
 اس امر کا خوف ہوا۔ اگر میں لوگوں کو ایسی حالت میں چھوڑ جاؤں۔ اور اس وقت
 بیعت کا معاملہ طے نہ ہو۔ تو وہ ایسا نہیں کہ کہیں ہمارے پیچھے کسی سے بیعت
 کر بیٹھیں۔ اس وقت یا تو ہم کو اپنی مرضی کے خلاف ادنیٰ اطاعت کرنا پڑے گی
 یا یہ ہوگا کہ ہم اون سے مخالفت کریں گے۔ اگر ہم نے مخالفت کی تو ضرور فساد ہوگا
 ابو عمرہ الانصاری بیان کرتے ہیں۔ کہ جس وقت بنی صلعم نے وفات پائی
 تو انصار سقیفہ بنی ساعدہ میں جمع ہوئے اور سعد بن عبادہ کو مکان سے نکال کر لائے
 کہ اونہیں اپنا امیر بنائیں۔ اس وقت وہ مریض تھے۔ اونہوں نے آکر اللہ تعالیٰ
 کی حمد و ثنا کے بعد بیان کیا۔ کہ اے معشر انصار تم سب ابن الایمان اور ایسی فضیلت
 والے ہو۔ کہ عرب میں کوئی ایسا شخص نہیں ہے محمد صلعم اپنی قوم میں دس برس
 زیادہ رہے۔ اور اونہیں ایمان کی دعوت کرتے رہے۔ اس عرصہ میں اتنے
 تھوڑے آدمی اون پر ایمان لائے کہ وہ خود اپنے پیغمبر کی حمایت نہ کر سکتے تھے
 اور نہ اونہیں اون کے دین کے اعزاز کی اور دفع ظلم کی طاقت تھی۔ اسی میں
 اللہ تعالیٰ نے تم کو فضیلت دینا چاہا۔ تو اس وقت اس نے تم پر اپنا کرم کیا
 اور ایمان تمہیں عطا فرمایا۔ اور تم اللہ پر اور اس کے رسول پر ایمان لائے۔
 اور اسکی اور اس کے اصحاب کی حمایت کی اور اسکا اور اس کے دین کا اعزاز
 کرنے لگے۔ اور اس کے دشمنوں پر جہاد کے واسطے کمر باندھ ہی۔ چنانچہ تم نے

اوس کے دشمنوں پر سب سے زیادہ سختی کی۔ کہ جس سے عرب لوگ طوعاً و کرہاً اللہ کے
 کاموں کے لئے سیدھے ہو گئے۔ اور دور دور تک ادھون نے دیکر اطاعت
 اختیار کی۔ اور تمہاری تلواروں کے سبب سے عربوں نے اللہ کے رسول کے قہر
 کے نیچے سر جھکا دیا۔ اب اللہ کے رسول نے وفات پائی۔ اور وہ مرتے دم تک
 تم سے راضی تھا۔ اس لئے چاہئے کہ کسی کو یہ کام نہ دو۔ اس کام کا تمام اختیار
 تمہارے ہی واسطے ہے اور کسی کا اس میں کچھ حق نہیں ہے۔ اس پر سب نے
 بالاتفاق جواب دیا۔ کہ تمہیں خدا تو فیق دے تمہاری رائے بالکل درست ہے ہم
 چاہتے ہیں کہ یہ امر خلافت میں سے ہی ہاتھ میں دین۔ اور تجھے ہی اپنا ولی بنائیں
 کیونکہ تو ایسا شخص ہے کہ تیرے حکم و قضا سے سب مسلمان راضی اور خوشنود ہیں
 پھر ادھون نے آپس میں رد و بدل شروع کی۔ اور قریش کے مہاجرین نے
 اس سے مخالفت کی۔ اور کہا کہ ہم لوگ مہاجرین اور رسول اللہ کے اول اصحاب اور
 ادن کے عشیرہ اور اولیاء سے ہیں۔ اس پر ادن میں سے کچھ لوگ کہنے لگے۔ کہ ایک
 امیر ہم میں سے ہو اور ایک امیر تم میں سے ہو۔ اس کے بغیر ہم کبھی راضی نہیں
 یہ سنکر سعد بن عبادہ نے کہا۔ کہ یہ بات پہلے ہی بھوٹے۔ کام درست ہونا شروع
 اس میں یہ خبر حضرت عمرؓ نے سنی۔ اور بنی صلعم کے مکان کو آئے۔ جہاں
 ابوبکرؓ تجنیز و تکفین کے کام میں مصروف تھے حضرت عمرؓ نے گھر میں آدمی بھیجا کہ ابوبکر
 سے کہا۔ کہ ذرہ میسر پاس باہر آؤ۔ ادھون نے وہاں سے کہلا بھیجا کہ میں تو کام
 میں مشغول ہوں۔ حضرت عمرؓ نے کہا کہ ایک نیا معاملہ اٹھ کھڑا ہوا ہے۔ جس میں
 آپ کی سخت ضرورت ہے حضرت ابوبکرؓ یہ سنتے ہی نکل کر باہر آئے۔ تو ادن سے عمرؓ

یہ سارا حال بیان کیا۔ اور پھر دونوں جلدی جلدی سفینہ بنی ساعدہ کی طرف چلے۔ اور ابو عبیدہ بھی اودن کے ہمراہ گئے۔

حضرت عکترہ بن کہ جب ہم اودن کے پاس پہنچے۔ تو اوس سے پہلے ہی میں نے اپنے دل میں کچھ باتیں سوچ لی تھیں۔ کہ جب میں وہاں پہنچوں گا تو یہ یہ کہوں گا۔ جب میں نے چاہا کہ کچھ کہوں تو ابوبکر نے مجھ سے کہا کہ ذرہ ٹھہر اور جو باتیں کہ میں نے سوچی تھیں وہ سب اور بہت اچھی طرح سے بیان کر دین اور انہوں نے اول تو اللہ کی حمد و ثناء کی۔ اور پھر کہا کہ اللہ تعالیٰ نے ہمارے دین سے اپنے رسول کو جو اپنی امت کے افعال کا شہید اور شاہد مبعوث فرمایا تاکہ وہ لوگ جو کتنے ہی لکڑی اور تہ کے معبودوں کی پرستش کرتے تھے انہیں چھوڑ کر اپنے خدائے واحد کی عبادت کرنے لگیں۔ یہ بات عربوں کو نہایت ناگوار گذری کہ وہ اپنے آباؤ اجداد کا دین چھوڑ دیں۔ اور اس نئے مذہب کو قبول کریں۔ مگر خدا تعالیٰ نے اپنے رسول کی قوم میں سے مہاجرین اور ان کو یہ توفیق بخشی اور انہوں نے اوس کے رسول کی تصدیق کی اور اس کی اقتدا کے لئے موجود ہو گئے۔ اور جو انہیں دین اور ان کی قوم نے اور یحییٰ دین اور اس کے تکذیب کی اسپر انہوں نے بخوبی صبر و تحمل کیا۔ حالانکہ اس وقت تک لوگ اس کے مخالف تھے۔ اور شیر کی طرح اودن پر حملہ کرتے تھے۔ مگر باوجود اتنی قلت تعداد کے اور لوگوں کی دشمنی کے اوس سے ہرگز جدا نہ ہوئی۔ اس لئے وہ ہی لوگ انہیں سب سے اول بہن جنہوں نے دنیا میں اللہ تعالیٰ کی عبادت کی ہے۔ اور اللہ اور اللہ کے رسول پر ایمان لائے ہیں۔ اور وہ ہی اوس کے اولیا اور مشیر ہیں اور

اوس کے بعد اس کا اختیار اپنے ہاتھ میں لیے کے لئے احق ہیں۔ اس میں شخص
 ادن سے منازعت کرے وہ ظالم ہے۔ اور اسے معشر انصار آپ لوگوں کے
 دین میں جو فضیلت ہے اور اسلام میں جو آپ لوگوں نے سبقت کی ہے اوس سے
 کوئی انکار نہیں کر سکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنی مرضی سے اپنے دین کا اور اپنے
 رسول کا انصار تمہیں بنایا ہے۔ اور اپنے رسول کی ہجرت تمہارے طرف
 کرا رہی ہے۔ اس لئے مہاجرین اولین کے بعد ہمارے نزدیک تمہاری منزلت
 کا اور کوئی شخص نہیں ہے۔ اسوجہ سے ہم میں امیر ہونا چاہیے۔ اور آپ لوگوں
 میں سے وزیر ہونا ضرور ہیں۔ چاہئے کہ تم تمام مشورون میں شریک ہوؤ۔
 اور کوئی کام تمہاری مشاورت بغیر نہ کیا جائے۔

اس پر نجاب بن المنذر بن الجحج کہے ٹھہرے۔ اور انصار سے خطاب
 ہو کر کہا۔ کہ یہ کام تمہارا ہے۔ تم اسے اپنے قبضہ میں لے لو۔ کیونکہ اور سب لوگ
 تمہارے ظل حمایت میں ہیں۔ کسی کی اتنی جرأت نہیں ہے جو تمہارے خلاف
 میں کھڑا ہو۔ لوگ تمہارے رائے بغیر کوئی کام نہیں کر سکتے ہیں۔ تم لوگ صاحب
 عزت ہو اور تمہاری تعداد بھی بہت ہے۔ اور دیلیری اور دلاوری بھی تمہارا ہی
 حصہ ہے۔ لوگوں کی نظر میں تمہارے افعال کی طرف اڑھتی ہیں۔ چاہئے کہ
 تم آپس میں مخالفت نہ کرو۔ نہیں تو تمہارے کاموں میں فساد پڑ جائے گا وہ
 لوگ بجز اس کے اور کچھ نہیں مانتے جو انہوں نے تم کو سنا دیا ہے (اسے
 مہاجرین) اس لئے ہم میں سے ایک یہ ہو اور ایک امیر تم میں سے ہو۔
 حضرت عیسیٰ نے کہا۔ ہرگز نہیں۔ دو امیر کبھی ایک جگہ جمع نہیں ہو سکتے۔

واللہ عرب لوگ اس سے کبھی راضی نہ ہوں گے۔ کہ تم امیر بنائے جاؤ۔ اور بنی تمہیں سے نہ ہو۔ اور اس بات سے انکار کریں گے کہ جن لوگوں میں نبوت تھی وہ ہی لوگ اس کے خلیفہ مقرر کئے جائیں۔ اب جو شخص کہ ہم سے محمد صلعم کی سلطنت کو چھینے۔ تو اس کے واسطے ہمارے پاس یہ ظاہری جتین موجود ہیں کیونکہ ہم اس کے اولیا اور شیرہ والے ہیں۔

خباہ بن المنذر نے کہا۔ اے معشر انصار تم مالک اور امیر بن جاؤ۔ اور اس شخص کی اور اس کے ساتھیوں کی باتیں مستنویں۔ یہ لوگ چاہتے ہیں کہ اس معاملہ خلافت میں جو تمہارا حصہ ہے اسے چھین لیں اگر تمہاری رائے کو نہ مانیں تو انہیں اس ملک سے نکال دو۔ اور ان کاموں کی ولایت پر اپنا قبضہ کر لو اس خلافت کے واسطے تمہیں لوگ احق ہو۔ اس دین کی جو لوگوں نے اطاعت کی ہے وہ تمہاری شمشیروں کے زور سے کی ہے۔ میں جذیل جھک اور غریق مرجب ہوں۔ اور شیروں کی جھاڑی میں شبل (شیر کے بچے) کا باپ ہوں دینی میں ایسا ہوں کہ میری رائے قابل تعمیل و پذیرائی ہے اور جو میں کہتا ہوں یہی کرنا چاہئے) واللہ اگر تم چاہتے ہو تو میں ان لوگوں کی پیروی ہی پہلی حالت کر دوں گا۔

حضرت عمارؓ نے کہا تو خدا تجھے غارت کرے۔ خباہ نے کہا مجھے نہیں بلکہ خدا تجھے غارت کرے۔ حضرت ابو عبیدہ نے کہا۔ اے معشر انصار تم لوگ وہ ہو۔ کہ جنہوں نے اس دین کی سب سے اول نصرت کی ہے۔ تمہیں چاہئے کہ وہ لوگ مت بنو جنہوں نے اس دین کو سب سے اول بدلا۔ اور بگاڑا ہو۔

اس پر بشیر بن سعد جو نعمان بن بشیر کے باپ تھے اٹھے اور کہا۔ اے معشر انصار میری تو یہ رائے ہے۔ کہ اگرچہ ہم مشرکین پر جہاد کرنے سے اور سابق الاسلام ہونے سے صاحب فضیلت ہیں مگر اس سے ہمارا مقصود بجز اس کے اور کچھ نہیں تھا کہ اللہ تعالیٰ کی رضا جوئی کریں۔ اور اپنے نبی کی اطاعت بجا لائیں۔ اور اپنی ذات کے لئے ثواب حاصل کریں۔ یہ ہمیں نہ چاہئے کہ اس سے لوگوں پر ہم سر بلند ہی کا زینہ بنائیں اور دنیا کی جستجو کریں۔ یاد رکھو کہ محمد صلعم قریش سے تھے اور انکی خلافت کے لئے انہیں کی قوم زیبا ہے۔ اور وہ ہی اولیٰ اور احب ہے مجھے خدا کی قسم ہے کہ میں ان سے اس معاملہ میں کبھی جھگڑا نہ کروں گا۔ اللہ سے ڈرو اور تم لوگ ان سے مخالفت نہ کرو۔

پھر حضرت ابو بکر نے کہا کہ یہ عمر اور ابو عبیدہ موجود ہیں۔ ان میں سے تم لوگ جس سے چاہو بیعت کر لو۔ اور ابو عبیدہ نے کہا۔ واللہ یہ کبھی نہیں ہو سکتا کہ تمہارے ہوتے ہم والی بنیں۔ تم افضل المہاجرین اور نماز رسول اللہ کے خلیفہ ہو اور نماز مسلمانوں کے دین میں سب سے اول و افضل چیز ہے۔ جب اس میں تم خلیفہ ہووے تو اور سب جگہ تمہیں کو خلیفہ ہونا زیبا ہے۔ اپنا ہاتھ پسلیا وہم تمہاری بیعت کرتے ہیں۔ جب ان دونوں نے چاہا کہ ابو بکر کی بیعت کریں اور آگے بڑھے تو بشیر بن سعد چیٹے اور بڑھراؤن کی سب سے اول بیعت کر لی۔

جب خیاب بن المنذر نے دیکھا کہ بشیر نے ابو بکر سے بیعت کر لی۔ تو انہوں نے چلا کر کہا۔ کہ تو نے رشتہ داروں کی مخالفت کی۔ اور اپنے ابن عم کی امارت کو پسند نہ کیا اور اس سے نفی انیت کی۔ بشیر نے کہا نہیں یہ بات نہیں ہے بلکہ یہ بات ہے کہ میں

ہاجس رین کا حق چھیننا نہیں چاہتا۔

پھر حبیب بنی آؤس نے دیکھا۔ کہ بشیر خزیج کی مخالفت کی۔ اور خزیج کو سعد کے ایسے بنانے سے کیا مطلب ہے تو اون میں سے ایک دوسرے نے آپس میں کہا۔ جن میں اسید بن حضیر اون کے نقیب اور سردار بھی تھے واللہ اگر خزیج ایک مرتبہ والی بن گئے۔ تو اونہیں اس سے تم پر ہمیشہ کو فضیلت ہو جائے گی۔ اور پہر وہ تم کو اس میں سے کچھ بھی حصہ نہ دیں گے۔ اٹھو اور چلو ابوبکر سے بیعت کر لو۔ اس سے وہ اٹھے اور اونہوں نے ابوبکر سے بیعت کر لی۔ اور سعد کا اور نیز خزیج کا جوارادہ تھا وہ سب درہم برہم ہو گیا اور چاروں طرف سے لوگوں نے دوڑ دوڑ کر ابوبکر سے بیعت کر لی۔

۶ سعد بن عبادہ کا ابوبکر سے بیعت نہ کرنا اور علی اور زبیر وغیرہ بنی ہاشم کا اون سے بیعت کرنا۔

اور لوگوں نے اون کی بیعت کر لی ہے چاہئے وہ بھی اون کی بیعت کر لیں سعد نے کہا واللہ میں تو اس وقت تک بیعت نہ کروں گا کہ جب تک میں سے ترکش میں تیر موجود ہیں۔ اگر تم زبردستی کرو گے۔ تو میں تم پر اپنے تیر چلاؤں گا۔ کہ ترکش خالی ہو جائے۔ اور اپنے رمح کے سنان کو خون میں رنگوں گا۔ اور پتھر تلوار لون گا اور اپنے اہل بیت اور توابی کو لیکر تم سے لڑوں گا گو تمہارے ساتھ تمام جن دانش جمع ہو جائیں میں تو تم سے خدا کے پاس جانے تک بیعت کرنے والا نہیں۔ حضرت عمرؓ نے کہا کہ سعد سے بیعت لینا ناچاہئے

بشیر بن سعد نے کہا۔ کہ سعد اب ضد پر آ گیا ہے۔ اور انکار کر رہا ہے۔ وہ مارا جائے گا مگر بیعت نہ کرے گا اگر وہ مارا گیا۔ تو اوس کے ساتھ اوس کے اہل بیت اور عشیرہ والے بھی مارے جائیں گے۔ اگر تم ادن کو اپنی حالت پر رہنے دو تو کوئی حرج نہیں ہے وہ ایک اکیلا شخص ہے۔ اس لئے قریش نے ادنہین بے بیعت لئے چھوڑ دیا۔

بنی اسلم نے بھی آکر حضرت ابوبکر کی بیعت کر لی۔ اس سے ادنہین بڑی قوت حاصل ہو گئی۔ اور پہلے اور لوگوں نے بھی ادن کی بیعت کر لی۔ کہتے ہیں کہ عمرو بن العاص نے سعید بن زید سے پوچھا۔ کہ حضرت ابوبکر کی لوگوں نے کب بیعت کی۔ سعید نے کہا جب رسول اللہ کی وفات ہوئی۔ لوگوں نے اس امر کو مکروہ سمجھا کہ ایک دن بھی بغیر امیر کے رہیں۔ اور اسی لئے اوسے روز ادن سے بیعت کر لی۔ تاکہ جماعت میں کچھ فرق نہ آئے۔ زہری نے بیان کیا ہے کہ علی اور بنی ہاشم اور زبیر نے حضرت ابوبکر سے چھ مہینے تک بیعت نہ کی جب بی بی فاطمہ کا انتقال ہو گیا۔ تو اوس کے بعد ادنہوں نے بھی حضرت ابوبکر سے بیعت کر لی۔

حضرت ابوبکر کی عام بیعت اور خطبہ

تو دو سو روز منبر پر جا کر بیٹھے۔ اور عام لوگوں نے آکر ادن سے بیعت کی پہر ادنہوں نے خطبہ کیا۔ اور پہلے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کی پہر کہا ہا یو مین تمہا اور ودالی مقرر ہوا ہوں۔ اگر مین اچھے کام کروں تو تم میری اعانت کرو۔ اور اگر مین کچھ برائی کروں تم مجھے سید ہارا ستہ بنا دو۔ کیونکہ صدق ایک مانستہ ہے

اور اوس کے برخلاف کذب خیانت ہے اگر تین تم میں سے کسی کا حق نہ دون تو وہ کتنا ہی ضعیف کیونکہ نہویں سے نزدیک ہے ہی ہو۔ اور اگر کسی سے میں خدا کا حق نہ لاؤں تو وہ کیسا ہی قوی کیونکہ نہویں سے نزدیک ضعیف ہے انشاء اللہ تعالیٰ تم میں سے کسی کو نہ چاہئے کہ جہاد سے منہ پھیسے۔ کیونکہ کوئی قوم ایسی نہیں ہے کہ وہ جہاد کو چھوڑے اور خدا اوس کو ذلیل کر ڈالے جب تک میں خدا و رسول کی اطاعت کروں۔ اوس وقت تک تم بھی میری اطاعت کرو اور جب میں اللہ و رسول کی نافرمانی کروں تو اس وقت میری اطاعت تم پر فرض نہیں ہے۔ اٹھو آؤ نماز پڑھیں اللہ تم پر رحمت کرے۔

نبی صلعم کی تجہیز و تکفین

۸ رسول اللہ کا غسل اور کفن اور قبر کا مقام اور عسہ وغیرہ۔

جب حضرت ابوبکر کی بیعت ہو چکی تو لوگ رسول اللہ صلعم کی تجہیز و تکفین کی طرف متوجہ ہوئے۔ اور شنبہ کے روز آپ کو دفن کر دیا۔ بعض نے یہ بھی بیان کیا کہ آپ کا جنازہ تین روز تک بغیر دفن کے رکھا رہا۔ مگر اول روایت زیادہ صحیح ہے رسول اللہ کے غسل میں علی اور عباس اور عباس کے دو نوبٹے فضل اور قثم اور نیز اسامہ بن زید اور شقران رسول اللہ کے مولیٰ شریک تھے۔ اور ان کے ساتھ اس بن خوی الانصاری بھی آگئے تھے جو صحابہ بدری تھے۔ عباس اور اون کے بیٹے تو رسول اللہ کو کر وٹیں بدلاتے اور اسامہ اور شقران پانی ڈالتے تھے۔ اور حضرت علی انہیں نہاتے جاتے تھے۔ اور رسول اللہ قسیم بنے ہوئے تھے اور علی کہتے جاتے تھے بابی أنت و اُمی ما اطمینک حیا و مہیتا رسول اللہ میں کسی نے کوئی ایسی نجاست وغیرہ کی چیزیں نہ دکھیں

جیسے مردوں میں ہوا کرتی ہیں۔ جب نہانے کی تجویز ہوئی تو اس امر میں اختلاف ہوا۔ کہ آیا رسول اللہ کو آپ کے کپڑوں میں ہی غسل دیا جائے یا برہنہ کر لیا جائے؟ اس میں سب پر ایک خواب کا عالم چھا گیا۔ اور کسی کہنے والے نے کہا کہ رسول اللہ کو آپ کے کپڑوں میں ہی غسل دو۔ چنانچہ انہوں نے ایسا ہی کیا۔ مگر اس کہنہ والے کا حال نہ معلوم ہوا کہ کون تھا۔ اور رسول اللہ کو کفن نہیں کپڑوں کا دیا گیا۔ دو صحابی تھے اور ایک چادر جمر (مینی جینیٹ) کی تھی (صحابہ میں ایک قبر ہے وہاں کے کپڑے ٹنڈے ہو رہے تھے) ان کپڑوں میں آپ کو لپیٹ دیا تھا۔ پھر جب دفن میں بھی لوگوں کی رائے میں اختلاف ہوا۔ تو حضرت ابو بکر نے کہا میں نے رسول اللہ کو کہتے ہوئے سنا ہے کہ نبی جہان وفات پایا کرتے ہیں وہیں اور کون دفن کیا جاتا ہے۔ اس لئے فرشتے اٹھا کر جہان آپ کی وفات ہوئی تھی اسی جگہ آپ کو دفن کر دیا گیا۔ آپ کی قبر ابو طلحہ انصاری نے کہو دی تھی۔ اور نماز کے لئے اول مردوں کے گردہ گردہ آئے اور نماز پڑھی۔ پہر اسی طرح خورن پہر لڑکے پہر سلام آئے۔ اور سب نے نماز ادا کی۔ آپ کو چار شنبہ کی شب کو دفن کیا تھا۔ اور قبر میں علی بن ابی طالب اور فضل اور قثم عباس کے بیٹے اور شقران اترے تھے۔ اس پر اوس بن خولی الانصاری نے علی سے کہا۔ کہ رسول اللہ صلیم سے ہم بھی توفیق اٹھانے کے حقدار ہیں۔ ہم کو بھی قبر میں اترنے کی اجازت دیجئے۔ علی نے انہیں بھی اجازت دی۔ اور وہ بھی قبر میں اترے۔

مغیرہ بن شعبہ دعویٰ کیا کرتے تھے۔ کہ میں رسول اللہ کے زمانہ میں سے چھوٹا تھا۔ میں نے عدا اپنی انگوٹھی قبر میں ڈال دی۔ اور اوس کے نکالنے

کے واسطے اندر اُترا۔ (کہ میں بھی ثواب میں داخل ہو جاؤں) اس کی نسبت حضرت علی سے عراق والوں نے سوال کیا۔ ادنیوں نے کہا مغیرہ محض جھوٹ کہتا ہے ہم سب میں چھوٹے اس وقت قثم بن عباس تھے۔

اس باب میں بھی اختلاف ہے کہ جس روز رسول اللہ مرے ہیں تو آپ کی عمر کیا تھی۔ ابن عباس اور بی بی عائشہ اور معاویہ اور ابن المسیب نے بیان کیا ہے کہ آپ کی عمر تریٹھ برس کی تھی۔ اور نیز ابن عباس نے اور غفل بن خطلمہ نے کہا ہے کہ پنیٹھ برس کی عمر تھی۔ اور عروہ بن الزبیر کا قول ہے کہ آپ کی عمر ساٹھ برس کی ہوئی تھی۔

اسامہ بن زید کے لشکر کی روانگی

۹ حضرت ابوبکر کا اسامہ کے لشکر ہم یہ اور ذکر کر چکے ہیں۔ کہ نبی صلعم نے کوروانگی کے لئے تیار کرانا۔ اسامہ بن زید کو امیشکر مقرر کیا تھا اور

ادنیہیں حکم دیا تھا۔ کہ وہ اسے لیکر شام کو جائیں۔ اور اس لشکر میں مدینہ والے اور اس کے گرد کے لوگ جمع کئے تھے۔ جن میں حضرت عمر بن الخطاب بھی تھے ابھی لشکر جانے نہیں پایا تھا۔ کہ اسی میں نبی صلعم کی وفات ہو گئی۔ اور عجب سے ہر ایک قبیلہ عامتہ یا خاصہ متہ ہو گیا۔ اور منافقین کا نفاق کھل گیا۔ اور یہود اور نصرائیون نے بھی شرارت شروع کی۔ اور نبی صلعم کے فقدان اور مسلمانوں کی قلت اور اعدا کی کثرت سے مسلمانوں کا ایسا حال ہو گیا۔ کہ جیسے بارش کی رات میں بکریوں کا حال ہوتا ہے۔ اس واسطے جب لوگوں نے دیکھا کہ حضرت ابوبکر بدستور سابق اسامہ کی روانگی کی طرف مائل ہیں تو ادنیوں نے ان سے کہا۔

کہ یہ لوگ یعنی اسامہ کا لشکر ہی اسلام کی فوج ہیں اور عرب کی جو حالت ہو رہی ہے اوسے آپ دیکھتے ہیں۔ کہ وہ آپ کے برخلاف سرکشی پر مستعد ہیں آپ کو یہ مناسب نہیں ہے کہ مسلمانوں کی جماعت کو اس نازک وقت میں کہیں متفرق کر دیں۔ اور اپنے سے دور انہیں بھیج دیں۔ حضرت ابوبکر نے کہا۔ واللہ اگر مجھے یہ معلوم ہو جائے کہ اسامہ کے لشکر کے جانے سے مجھے کوئی درندہ بھاڑ ڈالے گا تب بھی تو میں اسامہ کے لشکر کو ضرور ہی بھیجوں گا۔ اور رسول اللہ نے جس بات کا حکم دیا ہے اوسے پورا ہی کر کر رہوں گا۔

پھر اگر لوگوں کے سامنے خط لکھا۔ اور انہیں غزا کے واسطے تیار ہونے کا حکم دیا۔ اور کہا۔ کہ جو اسامہ کے لشکر کے آدمی ہیں اپنے لشکر گاہ جرف کی طرف چلے جائیں۔ وہ سب ان کے حکم کے بموجب نکل کر لشکر میں شامل ہو گئے۔ اور حضرت ابوبکر کے پاس وہ ہی باقی رہ گئے جو ان قبائل میں سے اپنے اپنے ملکوں کو ہجرت کر کے چلے گئے تھے۔ وہ لوگ اپنے اپنے قبائل کے گرد گشت کرتے رہے کیونکہ انکی تعداد بہت ہی تھوڑی تھی۔

۱۰۔ اسامہ کے لوٹنے کی اور انصار کا
اسامہ کی بجائے کسی نر سیدہ شخص نے تفرق کی وجہ سے
جس لشکر کے سب آدمی اپنے لشکر گاہ جرف
میں جمع ہو گئے۔ اور انکی تعداد پورسی ہوئی
تو اسامہ نے حضرت عمر بن الخطاب کو جو ان کے ساتھ لشکر میں تھے حضرت ابوبکر
کے پاس بھیجا۔ اور یہ کہا کہ مجھے اجازت دیجئے کہ میں ان سب کو لیکر آپ پاس
لوٹ آؤں۔ اور کہا کہ میرے ساتھ بڑے بڑے لوگ ہیں اور تمام اکابر اس
لشکر میں شریک ہیں مجھے خلیفہ رسول اللہ اور حرم رسول اللہ کا اور مسلمانوں کا

بڑا اندیشہ ہے کہ کہیں کشتہ آکر اونہیں تباہ و برباد نہ کر ڈالیں۔

سوائے اس کے جو لوگ اسامہ کے ساتھ انصاریں سے تھے اونہوں نے عربی الخطاب سے یہ بھی کہہ دیا کہ آپ جائے اور حضرت ابو بکر خلیفہ رسول اللہ سے ہماری طرف سے کہئے کہ ہم چاہتے ہیں کسی ایسے کو ہم پر ہمیشہ مقرر کیجئے جو اسامہ سے عمر میں زیادہ ہو۔

پھر حضرت عمر اسامہ کی اجازت سے حضرت ابو بکر کے پاس گئے۔ اور جو کچھ اسامہ نے کہا تھا وہ اذن سے بیان کیا۔ حضرت ابو بکر نے کہا۔ کہ اگر مجھے یہ بھی خوف ہو کہ مجھے کتے اور بہڑیے پہاڑ کر کہا جائیں گے تب بھی تو میں اسامہ کو ضرور بھیجوں گا۔ اور جو حکم بنی صلعم نے کیا ہے اسے کبھی رد نہ کرونگا۔ چاہے میرے پاس اس شہر میں میرے سوا ایک آدمی بھی نہ رہے۔

پھر حضرت عمر نے کہا انصار چاہتے ہیں کہ آپ کسی ایسے شخص کو ہمیشہ مقرر کیجئے جو اسامہ سے عمر میں بڑا ہو۔ یہ سن کر حضرت ابو بکر بیٹھے سے اچھل پڑے اور حضرت عمر کی داڑھی پکڑ کر کہا تیری ماں تجھے روئے ابن الخطاب رسول اللہ نے تو اسامہ کو ہمیشہ مقرر کیا ہے اور تو مجھ سے کہتا ہے کہ میں اسے معزول کر دوں یہ کبھی نہیں ہو سکتا ہے۔ لشکر کا امیر اسامہ ہی رہے گا۔

۱۱ حضرت ابو بکر کا اسامہ کو دمایا گئے پھر حضرت ابو بکر مدینہ سے نکل کر لشکر میں آئے۔ روانہ کرنا اور حضرت عمر کو اذن سے مانگیں اور اونہیں روانہ کیا۔ اور انکی مشایعت کی

خود تو پیدل چلتے تھے اور اسامہ سوار تھے۔ اسامہ نے کہا اے خلیفہ رسول اللہ یا تو آپ سوار ہو جائے یا مجھے اجازت دیجئے کہ میں اتر پڑوں۔ حضرت ابو بکر نے

واللہ نہ تو میں تجھے اترنے دوں گا۔ اور نہ میں سوار ہوؤں گا۔ میرا کیا نقصان ہے کہ ایک ساعت کے لئے اپنے قدم فی سبیل اللہ گرد آلود کر لوں۔ غازی کے واسطے ہر قدم پر جو وہ غزا کے لئے رکھتا ہے سات سونیکیان لکھی جاتی ہیں۔ اور سات سو درجہ اس کے بلند ہوتے ہیں۔ اور سات سو بدیان اس کی نامہ اعمال سے محو کر دی جاتی ہیں۔

پھر حضرت ابو بکر لوٹنے لگے تو اسامہ سے کہا۔ کہ اگر تمہارے نزدیک مناسبت ہو تو عمر کو میری اعانت کے لئے میرے پاس چھوڑ دو۔ اسامہ نے ان کو اجازت دیدی پھر حضرت ابو بکر نے اسامہ کو وصیت کی۔ کہ تم کسی امر میں کسی سے خیانت نہ کرو۔ اور نہ کسی سے غدر و فریب کرو۔ اور نہ اپنے کاموں میں حد سے بڑھ جاؤ۔ اور نہ کسی کے نال کاں کاٹو۔ اور نہ بچوں بڑے بوڑھوں اور عورتوں کو قتل کرو۔ اور نہ خرمستان کو کہو دو۔ اور جلاؤ اور نہ کسی پہلدار درخت کو کاٹو۔ اور نہ بکری گائے اور اونٹوں کو ذبح کر ڈالو۔ نیز یہ ہے کہ تمہارا گزرا یہیے لوگوں پر ہو گا کہ خبر صوامع اور معاہدین عزلت گزین ہو گئے ہیں۔ چاہئے کہ ان سے اور ان کے مال و اسباب وغیرہ سے کچھ پر خاش نہ کرو۔ اور تم لوگ اسی طرح ایسے لوگوں سے بھی ملو گے جو اپنے سروں کے درمیان منڈاتے ہوں گے۔ اور گرد کے بال پکڑی کی طرح چھوڑتے ہوں گے۔ انہیں تم تلواروں سے مارو تاکہ وہ اللہ کے نام کی برکت سے منفع ہو جائیں۔ اور اسامہ کو یہ بھی وصیت کی کہ وہ سب باتیں سجالانا جو رسول اللہ صلعم نے تم سے کرنے کو کہا تھا۔

۱۲۔ اسامہ کی واپسی اور اس کو مسلمانوں کا پھر اسامہ روانہ ہونے۔ اور نبی قضاہ کے ان

کے علما نقون میں جا بجا پہرا کرتے تھے اور نیز رسول اللہ نے حضور کے علاوہ
 پر زیادہ بن لبیدہ الانصاری کو اور سکا سک اور سکون پر عکاسہ بن ثور کو اور بنی
 معاویہ بن کندیہ پر عبد اللہ یا مہاجر کو عامل کیا تھا۔ مگر اس عبد اللہ یا مہاجر کے تقریباً
 کے قریب ہی رسول اللہ بیمار ہو گئے۔ اور اون کا جانا ملتوی رکھیا۔ آخر کو حضرت
 ابو بکر نے اونہیں اپنی جگہ پر روانہ کیا۔ غرض جس وقت رسول اللہ نے وفات
 پائی ہے تو اس وقت میں اور حضرت میں آپ کے عامل یہی لوگ تھے۔

۱۴ اسود کا ملک میں سے مسلمانوں کو اول جو اسود کا ذب متعرض ہوا وہ شہر اور
 نکال کر تمام ملک کا مالک ہو جانا۔ فیروز اور داود یہ تھے۔ جس وقت رسول اللہ
 اپنے حجتہ الوداع سے واپس آئے۔ اور اس سفر کی ماندگی سے کچھ بیمار ہو گئے۔
 اور اسکی خبر اس کو ہوئی تو اسی وقت اس نے نبوت کا دعویٰ کیا۔ یہ شخص
 بڑا شعیبہ باز تھا اور اپنے لوگوں کو عجیب عجیب کرتب دکھایا کرتا تھا۔ اس سے
 مذبح اس کے مطیع ہو گئے۔ جو ردین اسلام میں ہوئیں ہین اور میں اسود کی رو
 سب سے اول ہوئی ہے۔ اور یہ واقعہ خاص رسول اللہ صلعم کے عہد کا ہے۔
 یہ اسود بنجران پر چڑھ آیا۔ اور وہاں سے عمرو بن حزم اور خالد بن سعید کو نکال دیا
 اور (اس کا وزیر) قیس بن عبد یغوث بن کشوح بھی فسدہ بن مسیک پر چڑھ دوڑا
 جو مراد پر عامل تھے اور اونہیں وہاں سے نکال دیا۔ اور جہاں وہ رہا کرتے تھے
 وہ رہنے لگا۔ ادھر اسود بنجران سے صنعا کو روانہ ہوا۔ یہاں شہر بن باذان نے
 اس کا مقابلہ کیا۔ مگر اسود کے خروج سے پچیس دن کے بعد شہر مارا گیا۔ یہ دیکھ کر
 معاذ بن سے بھاگے۔ اور مارب میں جا کر ابو موسیٰ سے مل گئے۔ یہاں سے

ابو موسیٰ اور معاذ دونوں حضرموت کو چلے گئے۔ اب رہے وہ لوگ جو مذحج میں سے اپنے اسلام پر قائم رہے وہ فردہ کے پاس چلے آئے۔ اور یمن کا ملک کل اسود کے قبضہ میں چلا گیا۔ اور وہاں جو ایسے تھے وہ طاہر بن ابی ہالہ کے پاس چلے گئے مگر عمار و خالد مدینہ کو چلے آئے۔ اور طاہر کو ہستان تک اور کوہستان صنعا میں چلے گئے۔ اور اسود مشرق میں صحرائی حضرموت سے مغرب طائف تک اور شمال میں بحرین احسان تک اور جنوب میں عدن تک کا مالک ہو گیا۔ اور اس کی حکومت ملک میں اس قدر جلد پھیل گئی کہ جیسے ایک کنارہ سے دوسرے کنارہ تک آگ لگ جاتی ہے۔ جس روز اس کی لڑائی شہر سے ہوئی ہے اس روز اس کے ساتھ صرف سات سو سوار تھے۔ اور ان کے علاوہ ساڑنی سوار بھی کچھ اور اس کے ساتھ تھے۔ مگر اب اس کی حکومت خوب مضبوط ہو گئی۔ مذحج میں اس کا خلیفہ عمرو بن معدی کرب تھا اور جندیس بن عبد یغوث کو اس نے مقرر کر رکھا تھا۔ اور فیروز اور داد یہ کو انہوں نے فارس کی حکومت سپرد تھی۔ اور اسود نے شہر بن باذان کے مارے جانے کے بعد اس کی بی بی سے نکاح کر لیا تھا۔ جو فیروز کے چچا کی بیٹی تھی۔

۱۵ مسلمانوں کی کمزوری اور شیشا قریس اب جو مسلمان حضرموت میں تھے ان کو یہ خبر ہوئی اور فیروز اور داد یہ کی سازش اسود کے قتل کے لئے کہ کہیں اسود ان پر کچھ فوج نہ بھیج دے۔ یا کوئی اسود کے ہی طرح اور کذاب وہاں بھی نہ اٹھہ کھڑا ہو۔ اس لئے معاذ نے یہ حکمت کی کہ قبیلہ سکون میں نکاح کر لیا۔ جس سے وہ لوگ ان کے ساتھ عطف و دوستی پیش آنے لگے۔

اسی میں سکون کے اور اون مسلمانوں کے پاس جو میں میں تھے سوال
کا فرمان آیا جس میں اپنے اسود سے قتال کے لئے حکم دیا تھا۔ اس لئے معاذ
اور سکی تعمیل کرنے کے لئے مستعد ہوئے اور مسلمانوں کے دل قوی ہو گئے
یہ فرمان نبی صلعم کے پاس سے و بریقہ نس الاروی لایا تھا۔ جشنش دلیبی نے
بیان کیا ہے کہ جب ہمارے یعنی جشنش فیروز اور داوید کے پاس نبی صلعم کے
فرمان آئے۔ جس میں اپنے فرمایا تھا کہ اسود کو یا تو لڑ کر قتل کر دین یا دھوکہ
سے مار ڈالیں۔ اور اون لوگوں سے جو اپنے دین پر برقرار ہیں خط و کتابت
کریں۔ تو ہم نے ان پر عمل کیا۔ مگر معاملہ بڑا تیر پا ہو گیا تھا۔

اسی میں معلوم ہوا۔ کہ اسود قیس بن عبد یغوش کے کچھ بظن ہو گیا ہے۔
ہم نے آپس میں کہا۔ کہ قیس کو اپنی جان کا اس سے اندیشہ ہو گیا ہے۔ اگر
ہم اس سے بات چیت کریں تو وہ ہم سے فوراً مل جائے گا۔ اس لئے ہم نے
اسے ہمارا شریک ہونے کے لئے کہا۔ اس نے فوراً منظور کر لیا۔ اور ہم
اور لوگوں سے بھی خط و کتابت کی۔ اسود کو اس کے شیطان نے اس کی کچھ
خبر دیدی۔ اس نے قیس کو بلایا۔ اور اس سے کہا۔ کہ اس کے شیطان نے
کہا ہے کہ قیس کو مار ڈال۔ کیونکہ وہ دشمنوں سے مل گیا ہے۔ اس واسطے
قیس نے قسم کھائی۔ کہ آپ کی عظمت میرے دل میں اس قدر بڑھ ہی ہوئی ہے
کہ ایسی باتوں کا مجھے کبھی خیال بھی ہونا دشوار ہے۔

اس کے بعد قیس ہمارے پاس آیا۔ اور بولا۔ اے جشنش اے فیروز
داوید اور جو بائیں کہ اسود سے اور اس سے ہوئی تھیں وہ سب اس نے

ہم سے کہہ دیں۔ ہم تو یہاں یہ باتیں کر رہے تھے کہ اسی مین اسوونے ہمیں بلایا۔ اور ہمیں دکھیاں دیں۔ مگر ہم نے اس سے بڑی غدر و معذرت کی۔ اور جیسے تیسے اس سے اپنا پیچھا چڑھ لیا۔

ابھی تک اس کا شبہ ہماری طرف سے رفع نہیں ہوا تھا۔ اور ہم اس سے اندیشناک ہو رہے تھے کہ اسی مین ہمارے پاس عامر بن شہر اور ذی زوادر ذوالکلاع اور ذی ظلم کے پاس سے خطوط آئے۔ جن میں انہوں نے لکھا تھا کہ ہم تمہاری امداد نصرت کو موجود ہیں۔ ہم نے بھی انہیں خط لکھے اور ان سے کہا کہ اس وقت تک کوئی کام نہ کرو کہ ہم اپنا کام مضبوط کر لیں۔ ان کے پاس رسول اللہ صلعم کے فرمان آئے تھے۔ اسی سبب سے انہوں نے ہمیں بڑھکایا تھا۔ اور اس طرح رسول اللہ نے بخران والوں کو بھی لکھا تھا۔ انہوں نے بھی اس کی تعمیل کرنے کا ارادہ کر لیا تھا۔ جب یہ بات اسود کو معلوم ہوئی تو اس کو اپنی ہلاکت کا اندیشہ ہو گیا۔

۱۶ جنس کا آزاد زوجہ اسود جنس کہتے ہیں کہ مین اسود کی بی بی آزاد کے کو بھی سازش میں شریک کرنا۔ پاس گیا جس سے اسوونے اس کے شوہر شہر بن باذان کے قتل کے بعد نکاح کر لیا تھا۔ اور اس کو مین نے اپنے ساتھ اس سازش میں شریک ہونے کے لئے کہا۔ اور اس کے شوہر کے قتل اور اس کے خاندان کی ہلاکت کا ذکر کیا۔ اور اس کے قبیلہ کی عورتوں کی فضیحت و رسوائی کا بیان کیا۔ اس سے وہ بھی ہماری شرکت کے لئے راضی ہو گئی۔ اور کہنے لگی۔ واللہ تعالیٰ نے کوئی آدمی ایسا نہیں پیدا کیا جو مجھے اسود

بڑا ہر برا لگتا ہے۔ وہ کم سخت نہ تو کوئی خدا تعالیٰ کا ہی حق ادا کرتا ہے اور نہ اسے کسی محرم سے ہی پڑھتا ہے تم جو کچھ کرنا چاہتے ہو اس کا مجھے حال بتانا میں تمہاری مدد کروں گی۔ جنس کہتے ہیں کہ مین وہاں سے نکل کر آیا اور فیروز اور داود یہ اور قیس کو اس کی خبر دی۔

وہ کہتے ہیں کہ اسی مین اسود کے پاس سے ایک آدمی آیا اور قیس کو بلا یا۔ قیس بیچ اور ہمدان کے دس آدمی لیکر اسود کے پاس گیا۔ اس سے اسود کو یہ جرات نہ ہوئی کہ ان دس آدمیوں کے ہوتے ہوئے وہ قیس کو مار ڈالے اور اس سے کہنے لگا کہ کیا میں نے تجھ سے سچ سچ نہیں کہہ دیا۔ مگر تو مجھے سمجھوٹا ہی کہتا ہے وہ یعنی اس کا شیطان کہتا ہے کہ تو قیس کا ہاتھ مت قطع کر دے تیری گردن مار گیا قیس نے کہا یہ تو حق نہیں ہے تیرا ساتھی اور توالدہ کا رسول ہے۔ جو تجھے منظور ہے اس کا مجھے حکم کر میں اس کی تعمیل کر ڈنگا۔ نہیں تو میں اپنے کو ہلاک کر ڈالوں گا۔ کیونکہ ایک موت بہت مولوں سے کہیں آسان ہے۔

پس اکیلا اگر مر جاؤں تو اس سے بہت شکر کہ تو اور تیرے ساتھی وغیرہ ماری جانیں اس سے اسود کا دل نرم پڑ گیا۔ اور اسے چھوڑ دیا۔ قیس وہاں سے نکل کر باہر آیا۔ اور ہمارے پاس ہوتا ہوا گیا۔ بیٹھا نہیں مگر یہ کہہ گیا کہ تم اپنا کام کرو۔

پھر اسود کچھ آدمیوں کے ساتھ نکل کر باہر آیا۔ اور ہم اس کی تعظیم کیلئے کھڑے ہو گئے۔ دروازہ پر کوئی سوگائیں اور اونٹ تھے اور انہیں اس نے فوج کیا۔ پھر فیروز کی طرف متوجہ ہو کر کہنے لگا کہ فیروز جو بات کہ تیری نسبت میں نے سنی ہے کیا وہ سچ ہے۔ اور حربہ اس کے برابر کر کے کہا۔ میرا ارادہ تھا

کہ میں تجھے فوج کرڈالوں۔ فیروز نے کہا۔ تو نے تو ہمیں اپنا سسرالی بنایا اور اس
 ہمیں فضیلت بخشی ہے اگر تو نبی نہ ہوتا تو ہم اپنے نصیب سے ہاتھ بڑی سی
 بڑی قیمت کو بھی کبھی فروخت نہ کرتے۔ تیری اطاعت میں دین اور دنیا ہمیں
 دونوں حاصل ہوتے ہیں۔ اسود نے کہا کہ تو اس کی قسم کہا کہ تو سچ کہتا ہے۔
 اس لئے اس نے قسم کہا ئی۔ اسی میں کسی شخص نے اسود سے فیروز کی
 چغلی کہا ئی۔ فیروز اس بات کو سن رہا تھا اور اسود کہہ رہا تھا کہ میں اسے
 اور اس کے رفیقوں کو کل مارڈالوں گا۔ پہر منہ جو پہر اذیکتا کیا ہے کہ وہاں
 تو فیروز بھی موجود ہے۔ فیروز نے اسے قسم یاد دلائی۔ پہر اسود تو اندر چلا گیا
 اور فیروز لوٹ آیا اور ہم سے سارا حال بیان کر دیا۔

پہر قیس کو ہم نے بلایا۔ اور جب وہ آیا تو ہم سب نے یشورہ کیا۔ کہ ایسود
 کی عورت کے پاس جاؤں اور اس سے اپنے ارادہ کا حال بیان کروں۔ اور
 اس میں جو وہ رائے دے۔ اسے معلوم کروں۔ چنانچہ میں اس کے پاس
 گیا۔ اور اس سے اپنے ارادہ کا حال ظاہر کیا۔ اس بی بی نے کہا۔ کہ اسود خود
 ہوشیار ہے قصر میں کوئی جگہ اس مکان کے سوا ایسی نہیں ہے کہ جہاں پہر
 چوکی والے نہ ہوں۔ اس مکان کی نشیت فلان فلان طرف کو ہے۔ اگر تم اس طرف
 شام کو آؤ۔ اور وہاں سے نقب لگاؤ۔ تو وہاں تمہیں کوئی آدمی نہ ملے گا۔
 اسوقت تم جو چاہو کر سکتے ہو۔ کوئی اس کا بچانے والا نہ ہوگا۔ اور وہاں تم کو
 چراغ اور ہتھیار بھی رکھے ہوئے ملیں گے۔

اسی میں اسود اپنے کسی کمرے سے نکل کر باہر آیا۔ اور مجھے اس کی دیکھ لیا۔

اور پوچھا کہ تو یہاں کیوں آیا۔ ادھیڑ کے سر پر ایک ایسا دھکا مارا کہ جس سے مین گر گیا۔ وہ بڑا طاقت ور شخص تھا۔ یہ دیکھتے ہی ادس کی بی بی ایسی چلا پڑی کہ وہ حیران ہو گیا۔ ادس کی بی بی نے کہا کہ یہ میس کے چچا کا بیٹا ہے۔ اور مجھ سے ملنے کو آیا ہے تو ادس کے ساتھ اس طرح پیش آتا ہے۔ اس سے اسود نے مجھے چھوڑ دیا۔ اور مین اپنے دوستوں کے پاس چلا آیا۔ اور اون سے سارا حال بیان کر دیا۔ کہ اب اپنا بچاؤ ضرور ہے اور بھاگنے کا سامان کرنا چاہیے اس وقت ہم تو اپنی ان باتوں کا ذکر کر رہے تھے۔ اور نہایت پریشانی کی حالت میں تھے کہ آزاد کا آدمی میس کے پاس آیا۔ اور مجھ سے کہا کہ جواب میس کو ادھیڑ کے درمیان قرار پاگئی ہے ادس میں سستی نہ کرنا۔ مین نے ادس کے جواب میں کہہ دیا کہ ہرگز سستی نہ کریں گے۔ اور ادس کی ہر طرحی کڑی

۱۔ ان سازش کرنے والوں کا مکمل
میں نقب لگا کر اندر جانا اور فیروز کا اسود قتل کرنا

پہر ہم نے فیروز سے کہا کہ آزاد کے پاس چل
ادس اور اس سے بالمشافہ چکر تو بھی اس بات کو
پکا کر لے۔ چنانچہ وہ گیا۔ اور ادس سے بات چیت کی۔ جب آزاد نے ادس سے
سبھی وہ باتیں کیں جو مجھ سے کی تھیں تو ادس نے کہا کہ ہم ان اندرونی مکافون میں
نقب لگائیں گے۔ جب فیروز اندر گیا۔ اور آزاد کے پاس ملاقاتی کے طور پر
جا کر بیٹھا تو اتنے میں اسود بھی وہاں آ گیا۔ اور دو میس کے مرد کو اپنی بی بی کے
پاس بیٹھا دیکھا کہ اسے غیرت آگئی۔ اس پر ادس کی بی بی نے ادس سے کہا کہ میسر
دودھ شریک بھائی ہے۔ ادھیڑ کے قریب کا رشتہ دار اور محرم ہے اس پر اسود
اور تو کچھ نہ کہا۔ مگر فیروز کو وہاں سے نکال دیا۔

جسٹام ہوئی تو ہم نے اپنا کام شروع کیا۔ اور اپنے ساتھیوں کو
 اوس سے خبردار کر دیا۔ اور ہڈانیوں اور حمیر یوں نے جو ہمیں لکھا تھا اوسکے
 سبب سے ہم نے جلدی کی۔ اور مکان میں نقب لگایا۔ اور اوسمیں گہس گئے
 وہاں چراغ ایک کونڈے کے نیچے رکھا ہوا تھا۔ اسوقت ہم سب کو
 فیروز پر بڑا بہرہ تھا کیونکہ ہم سب میں وہ ہی بڑا زبردست اور قوی تھا
 اوس سے ہم نے کہا اب جو کچھ کرنا ہے جلدی سے کروہ ہمارے ساتھ
 آگے بڑھا۔ اسوقت ہم ایسے موقع پر پہنچے رہے کہ پہرہ والوں کے
 اوس کے درمیان میں تھے۔ تاکہ اوسکو کچھ نقصان نہ پہونچے۔ جب وہ
 دروازہ کے قریب گیا تو اوسے بڑے زور کے خراٹوں کی آواز آئی۔
 اور دیکھا کہ آزاد وہاں بیٹھی ہوئی ہے۔ جب فیروز دروازہ پر جا کر کھڑا ہوا۔
 تو اسود کو اوس کے شیطان نے اٹھا کر بٹھا دیا۔ اور وہ اپنے شیطان
 کی طرف سے بولنے لگا۔ کہ فیروز مجھ سے اور تجھ سے کیا واسطہ ہے جو تو یہاں
 آیا ہے۔ فیروز کو اسوقت یہ اندیشہ ہوا کہ اگر اسوقت موقع کو چھوڑ کر لوٹ آیا۔
 تو وہ بھی ہلاک ہو جائے گا اور وہ عورت بھی مارے جائے گی۔

اس لئے اوس نے فرقی کی۔ اور بجلی تمام اسود سے لیٹ گیا۔ فیروز
 ایک اونٹ کی طرح لہنا جوان تھا اوس نے اسود کا سر پکڑ کر اوسے مارا اور
 گردن توڑ دی اور اوس کی پیٹھ پر اپنا گھٹنا ایسا مارا کہ اوسکی پیٹھ توڑ ڈالی
 پھراٹھا۔ کہ نخل کر باہر آئے۔ آزاد نے اوس کا دھڑکرا دامن پکڑ لیا۔ وہ یہ
 سمجھی ہوئی تھی کہ فیروز نے ابھی اوسے قتل نہیں کیا ہے۔ فیروز نے اوس سے

کہا کہ مین نے اس سے مار ڈالا ہے۔ اور تیرا بیچا اس سے چھڑا دیا ہے پہر
فیروز نکلا اور ہم سے کہا کہ مین نے اسود کو مار ڈالا۔ اس پر ہم بھی اندر دوڑ
دیکھا تو ایسے غرغر کرتا ہے کہ جیسے بیل ڈکارتا ہو۔ مین نے چہری سے اس کا
سر کاٹ لیا۔

یہ گڑ بڑ سن کر محل کے پہرہ والے دوڑے۔ اور پوچھا کہ یہ کیا ہے
آزاد نے کہا کہ پیغمبر پر وحی نازل ہوئی اس سے وہ خاموش ہو کر چلے گئے۔

۱۸ مسلمانوں کی اور اسودیوں کی
آپس میں لوٹ کھسوٹ اور صفائے مسلمانوں کا
اب مین نے اور فیروز دادویہ اور قیس نے
بیٹھ کر آپس میں مشورہ کیا کہ اپنے باقی رفیقوں

کو اس کی کیونکر خبر دیں۔ اور یہ تجویز کی کہ اس کی ندا کریں۔ جسبج ہوئی تو
ہمارے اور ہمارے اصحاب کے درمیان جو شعار تھا اس کی ندا کی۔ اس سے
مسلمان اور کافر دونوں کھبرا اٹھے۔ پہرہ نے اذان کہی۔ اور مین نے کہا
اشھد ان محمدا رسول اللہ وان عیہ لکے کذاب ریعنی
مخبر خدا تعالیٰ کے سچے رسول ہیں اور عیہ لکے جھوٹا ہے اور ان کی طرف اسود کا
سر پھینک دیا۔

اسپر اسود کے لوگوں نے اور اس کے پہرہ والوں نے جہنم گہیرا
اور لوٹنا کھسوٹنا شروع کر دیا اور بہنچے ہمارے پکڑ لئے اور مال لوٹ لیا۔ اس پر
ہم نے بھی صفادالوں سے کہدیا کہ اون کے پاس اسود کے آدمیوں میں سے
جو لوگ ہوں وہ انہیں پکڑ لیں۔ چنانچہ انہوں نے بھی پکڑ لئے۔ جب اس کے
اصحاب نکل کر باہر گئے۔ تو اون کے شر آدمی مفقود تھے۔

اس لئے اونہوں نے ہمارے پاس ادن کے دینے کا پیغام بھیجا۔ اور ہم نے بھی اپنے بچوں کے واپس کر نیکے لئے اون سے کہا۔ کہ اگر تم اونہیں چھوڑ دو گے تو ہم بھی تمہارے آدمیوں کو چھوڑ دیں گے۔ چنانچہ طرفین ایک دوسرے کے آدمی چھوڑ دے۔ اور وہ ہم سے کچھ بھی نہ لو سکے اور یہاں سے نکل کر صنعا اور نجران کے درمیان پھرنے لگے۔ اور نبی صلعم کے اصحاب اپنے اپنے علاقوں میں پہرہ بدستور سابق چلے آئے۔ اسوقت نماہمین معاذ بن جبل ٹریا کرتے تھے۔

۱۹ اسوہ کے قتل کی خبر رسول اللہ کو پہنچا۔ پھر ہم نے رسول اللہ صلعم کو یہ خیال لکھ کر بھیجا۔ یہ واقعہ آپ کے ایام حیات کا ہی تھا۔ وہ ان آپ کو اسی رات خبر پہنچ گئی تھی۔ جب ہمارے قاصد مدینہ پہنچے تو رسول اللہ وفات پا چکے تھے۔ اوسکا جواب ہمیں حضرت ابوبکر نے دیا۔ ابن عمر کہتے ہیں۔ کہ جس رات کو اسود مارا گیا تھا۔ رسول اللہ کو اللہ تعالیٰ کے یہاں سے اسی رات خبر ہو گئی تھی۔ چنانچہ آپ نے فرمایا تھا۔ کہ عنسی مارا گیا۔ اسے ایک مبارک شخص نے جو مبارک خاندان سے ہے قتل کیا ہے۔ کسی نے پوچھا کہ رسول اللہ اسوہ کس نے قتل کیا ہے آپ نے فرمایا فیروز نے۔

کہتے ہیں کہ اس عنسی کا جھگڑا اول سے آخر تک سب تین مہینے رہا۔ اور بعض نے کہا ہے کہ چار مہینے کے قریب قریب اسکا جھگڑا باقی رہا تھا۔ بشیر مدینہ میں اس کے قتل کی خبر لیکر آخر بیع الاول میں پہنچا۔ اسوقت رسول اللہ کی وفات ہو چکی تھی۔ حضرت ابوبکر کو یہ پہلی ہی بشارت پہنچی تھی۔ اسوقت وہ مدینہ میں ہی تھے۔

فیروز نے بیان کیا ہے کہ جب ہم اسود کو قتل کیا تو ہماری عمارتیں بدستور
 سابق پہر ہو گئی۔ اور ہم نے معاذ بن جبل کو بلایا۔ اور انہوں نے اگر ہم کو نماز پڑھانی
 اس وقت ہم سب خوشی منا رہے تھے کہ اب کوئی ایسی بات نہ رہی جسے ہم
 بھرا سمجھتے ہیں۔ صرف یہی چند سوار اسود کے باقی ہیں جن کو اب ہم بھکانے
 لگا دیں گے۔ مگر اسی میں ہمیں خبر آئی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا انتقال ہو گیا۔ اس
 خبر کے پہنچنے ہی تمام معاملہ درہم دبر ہم ہو گیا۔ اور تمام ملک میں گڑبڑ
 پھیل گئی۔

۲۰۔ بی بی فاطمہ اور عبداللہ بن ابی بکر کی
 وفات اور یزید گو کی تخت نشینی اور مسلم بنی عمر بن الخطاب
 الہجری میں بی بی فاطمہ بنت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی
 وفات بھی تیسری رمضان کو ہو گئی۔ اس وقت
 ادن کی عمر کوئی انتیس برس کی تھی کہتے ہیں کہ وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے تین مہینے
 بعد اور بعض کے قول کے بموجب چھ مہینے بعد مری ہیں۔ انہیں حضرت علی
 اور اسماء بنت عمیس نے غسل دیا۔ اور عباس بن عبدالمطلب نے نماز پڑھائی۔
 اور قبر میں عباس اور ادن کے بیٹے فضل اور علی نے اتارا تھا۔

اسی سن میں حضرت عبداللہ بن ابی بکر الصدیق کا بھی انتقال ہو گیا۔
 ادن کے طائف میں ایک تیرا کر لگا تھا جس کا ذکر اوپر آچکا ہے، اس وقت
 وہ رسول اللہ کے ساتھ تھے۔ یہ تیرا دن کے ابوہریرہ نے مارا تھا۔ اس وقت
 ادسی زخم نے عود کیا۔ اور شوال میں ادن کا انتقال ہو گیا۔

اسی سال میں جبیں حضرت ابوبکر خلیفہ ہوئے ہیں بلا فارس میں یزید کو
 پادشاہ ہوا تھا۔

اور اسی سنہ میں حضرت عمر بن الخطابؓ نے اپنے مولیٰ اسلام کو مکہ میں اشعر یوں سے مرل لیا تھا۔

رَدَّہ (یعنی اسلامی بغاوت) کے حالات

۲۱ حضرت ابوبکر کا وجود اسلام کیلئے ایک نیا ہیٹ
عبداللہ بن مسعود کہتے ہیں۔ کہ رسول اللہ صلیع
کے بعد ہماری ایسی حالت ہو گئی تھی کہ اگر اللہ تعالیٰ کی عنایت سے اس وقت
حضرت ابوبکر نہ ہوتے تو ہم سب تباہ و ہلاک ہو جاتے۔ حضرت ابوبکر نے یہ
ارادہ کر لیا۔ کہ ہم اونٹ کے بچوں اور دودھ کے جانوروں کے لئے نہ لڑیں
بلکہ ہم عربی کہاں نے کہا میں۔ اور اس وقت تک کہ ہمیں یقین کامل ہو دینے
مرتے دم تک ہم اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتے ہیں۔ پھر اللہ تعالیٰ نے حضرت
ابوبکر کا دل اس بات پر جمادیا کہ وہ مرتدون سے لڑیں۔ حضرت ابوبکر اذن سے
خطہ مخزومیہ اور حرب مجلیہ کے سوا اور کسی طرح راضی نہ ہوئے۔ خطہ مخزومیہ سے
یہ مطلب ہے کہ وہ لوگ اس امر کا اقرار کریں کہ جو اذن میں سے مارا گیا وہ فی النہائ
ہوا۔ اور جو ہم میں سے مارا گیا وہ جنت میں گیا۔ اور جو ہمارے آدمی ماری گئے
اونکی وہ دیت دین۔ اور جو کچھ ہم نے اون سے لیلیا ہے وہ ہمارے لئے
مباح ہے اور لوٹ میں آیا ہے۔ اور جو انہوں نے ہم سے لیا ہے وہ سب
ہمیں پہرہ دین۔ اور حرب مجلیہ سے یہ مطلب ہے کہ وہ اپنے دیار سے نکل جائیں۔
۲۲ عرب کا ارتداد اور اسد غطفان
اور طلی کا طلیح کے تابع ہونا۔
وہ اس طرح ہیں کہ جب رسول اللہ صلیع کی وفات

ہو گئی۔ اور حضرت ابو بکر نے اسامہ کے لشکر کو روانہ کیا۔ تو تمام بے مرتد ہو گئے اور ملک میں فساد کی آگ چاروں طرف پھیل گئی۔ اور قریش اور ثقیف کے سوا ہر ایک قبیلہ یا تو بالکل مرتد ہو گیا یا اس کے خاص خاص لوگ مرتد ہو گئے۔ بجز قریش اور ثقیف کے کوئی قبیلہ عرب کا ایسا نہ تھا کہ اس میں کوئی نہ کوئی مرتد نہ ہوا ہو۔ ان میں سیلہ اور طلیحہ کا معاملہ بہت بڑھ گیا۔ اور طلیحہ کے پاس طی اور اسد کے عوام لوگ جمع ہو گئے۔ اور غطفان بھی عیینہ بن حصن کے سبب مرتد ہو گئے۔ کیونکہ عیینہ کہتا تھا کہ اس کے دونوں خلیفوں اسد اور غطفان میں سے اگر کوئی نبی ہو تو قریش کے نبی سے بہت اچھا ہے سوائے اس کے محمدؐ تو مر گئے ہیں اور طلیحہ زندہ ہے۔ اسوائے عیینہ اور تابع ہو گیا۔ اور غطفان بھی اسکو دیکھ کر طلیحہ کی طرف رجوع ہو گئے تھے۔

اس وقت یامہ اور بنی اسد وغیرہ کی طرف سے نبی صلعم کے رسول آئے۔ آپ کی دفات ہو چکی تھی۔ ادنیوں نے اپنے خطوط اس لئے حضرت ابو بکر کو دے دیے۔ اور سیلہ اور طلیحہ کا سارا حال بیان کیا۔ حضرت ابو بکر نے کہا کہ ابھی تم مست جاؤ۔ اور اپنے امرا وغیرہ کے رسولوں کو بھی آنے دو۔ وہ اس سے بڑھ کر مصیبت کی خبریں لائیں گے۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ کہ ہر طرف سے نبی صلعم کے امیرون کے خطوط آئے۔ کہ عرب مرتد ہو گئے اور عموماً یا خصوصاً قبیلوں میں بغاوت پھیل گئی ہے۔ اور مسلمانوں پر ان کا تسلط ہو گیا اس پر حضرت ابو بکر نے ان سے اسی بنا پر محاربہ اور قتال کیا کہ جس پر رسول اللہ صلعم کیا کرتے تھے اور ان کے رسولوں کو اپنے حکم سے

واپس کیا۔ اور اون کے پیچھے اپنے قاصد بھی روانہ کئے۔ اور اسامہ کے آنے کا انتظار کیا۔ کہ جب وہ آجائیں تو دشمنوں سے لڑائی کجائے۔

۲۳ قضاۃ کلباء و قین اور سعد ہذیم
پر رسول اللہ کے عامل اور اسامہ کا نوٹن

رسول اللہ کے عامل میں سے قضاۃ اور کلباء
امرو القیس بن الماصع الکلبی اور قین پر عمرو
بن الحکم اور سعد ہذیم پر معاویہ الوالبی عامل تھے۔ ودیعۃ الکلبی اپنے توابع کے
ساتھ مرتد ہو گیا۔ مگر امرو القیس اپنے اسلام پر جمے رہے۔ رجیل بن قطبۃ لقی
بھی مرتد ہو گیا۔ ان میں سے عمرو اپنے اسلام میں مضبوط رہے۔ مگر معاویہ
سعد ہذیم میں سے اپنے کچھ توابع کے ساتھ مرتد ہو گیا۔ اسوا سطر حضرت
ابوبکر نے امرو القیس کو لکھا۔ جو سکینہ بنت الحسین کے نانا تھے اور امرو القیس
اون کے حکم کے بموجب ودیعہ کو ساتھ لیکر عرو کے پاس گئے۔ اور رجیل
کے مقابلہ میں جا کر قیام کیا۔ اور نیز معاویہ العذری کے پاس بھی گئے۔ وہاں
حضرت اسامہ کے سوار بلا قضاۃ میں پھونچے اور انہیں خوب لوٹا۔
اور غنیمت کے کر صحیح و سالم لوٹ آئے۔

طلیحۃ الاسدی کا حال

۲۴ طلیحہ کی نبوت اور اسکی اتباع اور موت
طلیحہ بن خویلد الاسدی نبی اسد بن خزیمہ تھے

اور رسول اللہ صلعم کے حین حیات ہی بنی بن بیٹھا تھا۔ اس لئے رسول اللہ صلعم
نے طلیحہ کے پاس مضر بن الازور کو بھیجا۔ اور بنی اسد پر انہیں عامل مقرر کیا
اور انہیں حکم دیا۔ کہ جو لوگ مرتد ہو گئے ہیں اون کا انتظام کرو۔ اس سے

طلیحہ کی قوت میں ضعف آگیا۔ اور اس میں کچھ باقی نہ رہا۔ صرف اتنی ہی رہ گئی کہ اسے پکڑ کر تلوار سے مار دیا جائے مگر تلوار نے اس پر کچھ اثر نہ کیا۔ اس سے لوگوں میں یہ مشہور ہو گیا کہ ہتیار طلیحہ پر اثر نہیں کرتے ہیں۔ اس بہت سے اسے یہ فائدہ ہوا۔ کہ لوگ اس کے پاس بکثرت جمع ہو گئے۔ اسی زمانہ میں رسول اللہ صلعم کا انتقال ہو گیا۔

اب تو طلیحہ کی ہمت بڑھ گئی۔ اور وہ کہنے لگا کہ میں اسے پاس جبریل آیا کرتے ہیں۔ اور کچھ کا ذیب بھی اپنے طرف سے جوڑ جاؤ کرادن کو مسح کیا۔ اور کہنے لگا کہ نماز میں سجدہ نہ کرو۔ اللہ تعالیٰ کو تمہارے منہوں کے خاک پر گر گرنے سے کچھ فائدہ نہیں ہوتا۔ اور نہ اس سے تمہاری پشت کے خم کرنے کی کوئی ضرورت ہے اللہ تعالیٰ کو کھڑے ہو کر یاد کرنا اور اس کی پرستش کرنا ہی کافی ہے۔ اور ابھی کتنی ہی باتیں اس طرح کی اس نے بنالی تھیں۔ اور عرب قومی عصبیت کے سبب سے اس کے ساتھ مل گئے تھے۔ یہی وجہ ہے کہ اس کی اتباع اکثر نبیؐ اور غطفان اور طی سے تھی۔

جب طلیحہ کی اتباع بکثرت ہو گئے۔ تو فزarah اور غطفان طلیحہ کے جنوب کی طرف بڑھ آئے۔ مگر طی اپنے علاقہ کے حدود پر اور اسد سمیرا میں ہی مقیم رہے۔ اور غیس اور ثعلبہ بن اسد اور مرہ ربذہ کے پاس ابرق میں مجتمع ہوئے۔ اور بنی کنانہ کے کچھ آدمی آکر ادن سے مل گئے۔ اس سے ان لوگوں کی اس ملک میں گنجائش نہ رہی۔ اور انہیں دو فریق میں منقسم ہونا پڑا۔ ایک فریق تو ابرق میں ہی ٹھہرا رہا۔ اور دوسرا فریق ذی القصبہ کو چلا آیا۔ اس فریق کی جو ذی القصبہ تھا

طلیح نے مدوکی۔ اور اپنے بھائی جبال کو اون پر بھیج دیا۔ یہ جبال ان لوگوں کا امیر تھا اور ان کے ساتھ جو لوگ دکل اور لیٹ اور دلچ کے تھے اونکا بھی امیر مقرر ہوا۔

۲۵ مرتدین کا زکوٰۃ دینے سے انکار۔ اب ان لوگوں نے مدینہ میں پیغام بھیجا۔

اور اوسے حضرت ابوبکر کا اون سے لڑنا اور نہ لڑنا کہ نماز تو پڑھیں گے مگر زکوٰۃ نہ دیں گے۔ حضرت ابوبکر نے کہا کہ اگر وہ لوگ ایک عقال کے دینے سے بھی انکار کریں گے تو میں اون پر جہاد کروں گا۔ (عقال کے معنی رسی کے ہیں۔ یعنی اگر وہ زکوٰۃ کے اونٹوں کی رسی دینے سے بھی انکار کریں گے تب بھی میں اون سے لڑوں گا۔)

مفسرین نے اس کے معنی میں اختلاف کیا ہے۔ اوسکا لکھنا یہاں کچھ ضرور نہیں ہے مگر علامہ ابن اثیر کہتے ہیں کہ عقل اس صدقہ کو کہتے ہیں جو صدقہ والوں کے ہی خیر میں آئے۔

پھر حضرت ابوبکر نے اون کے قاصدوں کو واپس کر دیا۔ اور اون کے ایلیٰ لوٹے چلے گئے۔ اور اپنے لوگوں سے جا کر کہا۔ کہ مدینہ میں لوگ بہت سخت پڑے ہیں۔ اور انہیں اس امر کی طمع دلائی۔ کہ وہ مدینہ پر حملہ کریں اور ہر جب ایلیٰ واپس چلے گئے تو حضرت ابوبکر نے مدینہ کے انصار پر حضرت علی اور طلحہ اور زبیر اور ابن مسعود کو امیر مقرر کیا۔ اور دشمن کے اور اسکی تاخت کے قرب کے خوف سے تمام اہل مدینہ کو حکم دیا۔ کہ وہ مسجد میں حاضر ہا کرین۔

تین دن ہی گزرے تھے کہ دشمنوں نے مدینہ پر شہم آ کر حملہ کیا۔ اور کچھ لوگ ذی حسی امین بھی اپنی امداد کے لئے چھوڑ آئے۔ اور راستے کے وقت

انقلاب میں چڑھ آئے۔ وہاں حضرت ابوبکر کے سپاہی موجود تھے۔ انہوں نے دشمنوں کو روکا۔ اور حضرت ابوبکر کو انکی خبر پھونچی۔ ابوبکر اہل مسجد کو واضح رہائی لانے والے اونٹوں پر سوار کر کر وہاں پہونچے۔ اور دشمنوں کو سپاہی کر کے ذی حسی تک اور کافکے کیا۔

ذی حسی میں اون کی امدادی فوج نکل پڑی۔ اور زمین پر مشکین لڑکا دین کہ جن میں انہوں نے ہوا بھر رکھی اور انہیں رسیوں سے باندھ رکھا تھا۔ اس مسلمانوں کے اونٹ بھڑک گئے جن پر مسلمانوں کے سپاہی سوار تھے۔ اونٹ اونہیں لیکر ایسے بھاگے کہ مدینہ ہی میں آکر دم لیا۔ اسوقت کوئی مسلمان مارا نہیں گیا۔ مگر کفار کے دل میں یہ خیال آگیا کہ مسلمانوں کا کام بڑ گیا۔ اس لڑائی میں انہوں نے اپنے اون آدمیوں کو جو ذی القصہ میں تھے کہلا بھیجا کہ مسلمانوں کو شکست ہو گئی۔ وہ سنتے ہی اپنے رفیقوں کے پاس کو دوڑ آئے۔

ادھر حضرت ابوبکر نے رات بھر مسلمانوں کے سپاہیوں کا انتظام کیا اور ترتیب کے ساتھ پیادہ نکلے۔ اسوقت ابوبکر کے میمنہ پر نغان بن مقرن اور میسرہ پر عبداللہ بن مقرن اور چند اول پر سوید بن مقرن تھے۔ ابھی ابھی طرح صبح ہونے بھی نہیں پائی تھی کہ مسلمان دشمنوں کے سر پر جا پھونپے۔ اور انہیں اسوقت خبر ہوئی کہ مسلمان اس ٹیلے پر پھونچ گئے جس پر کہ دشمن پڑے ہوئے تھے۔ اور انہوں نے کفار کو قتل کرنا شروع کر دیا۔ اس فرقی کا نتیجہ ہوا کہ آفتاب کی کرنیں پھوٹنے سے بھی پہلے دشمن پیٹھے پہیر کر چلے گئے اور مسلمان اون پر ایسے غارت ہو گئے کہ اون کے پیچھے رہے ہوئے مال و اسباب کو بھی لیلیا۔ اور پس ماند ہو کر

قتل کر ڈالا۔ اور پھر حضرت ابوبکر نے ذی القصد تک اون کا تعاقب کیا۔ اور وہاں جا کر قیام کیا۔ اور پھر پھل بن مقرن کو کچھ آدمی دیکر وہاں مقرر کر کے مدینہ لوٹ آئے یہ حضرت ابوبکر کی سب سے اول فتح تھی۔ اس سے مشرک بہت ذلیل و خوار ہو گئے۔ اس وقت اون سے اور تو کچھ نہ ہو سکا۔ مگر نبی عیس اور ذبیان نے اپنے قبائل کے مسلمانوں کو یکڑا۔ اور انہیں قتل کر ڈالا۔ جب یہ بات حضرت ابوبکر نے سنی تو انہوں نے قسم کھا کر کہا۔ کہ جن مشرکوں نے مسلمانوں کو قتل کیا ہے انہیں کے برابر بلکہ اون سے بھی زیادہ میں اون مشرکوں کو قتل کر ڈالوں گا۔

۲۶ اسامہ کی واپسی اور ابوبکر کا اہل بیت میں جا کر نبی عیس اور نبی ذبیان کو شکست دینا اسی وقت اون لوگوں کے پاس سے جو

وصول صدقات پر مقرر تھے اور جن میں صفوان اور زبیر بن بدر اور عدی بن حاتم بھی تھے مدینہ میں صدقہ آئے۔ اس وقت اسامہ مدینہ سے نکلے ہوئے پورے ساٹھ روزہ ہوئے تھے۔ اس سے تین روز بعد اسامہ بھی آگئے بعض نے کہا ہے کہ اسامہ کے جانے اور آنے میں چھبالیس دن لگے تھے۔ سر کا غرض جب اسامہ آگئے۔ تو حضرت ابوبکر نے انہیں مدینہ پر اپنا خلیفہ اور جو لشکر اون کے ساتھ گیا تھا اسے بھی اون کے پاس چھوڑا۔ کہ اسمیں اونکا لشکر اور لشکر کے اونٹ آرام کر لیں۔ پھر اپنے آدمیوں کو ساتھ لیکر نکلے اگرچہ مسلمانوں نے انہیں بہت کچھ منع کیا۔ اور قسمیں بھی دیں۔ مگر انہوں نے نہ مانا۔ اور کہا کہ میں خود اس کام کو اس لئے کرتا ہوں۔ کہ تم لو مجھے دیکھ کر میری اقتدا کرو۔ اور پھر ذی حسی اور ذی القصد کو لگے اور بڑا برق میں جا کر ڈیرہ ڈا

اور وہاں دشمنوں سے لڑے۔ اللہ تعالیٰ نے مشرکوں کو شکست دی۔ اور ابو بکر نے حُطَّیۃ کو قید کر لیا۔ اور نبی عیسیٰ اور نبی بکر بھاگ گئے۔ اور ابو بکر ابرق میں تین روز ٹھہرے رہے۔ اور نبی ذبیان پر ایسے غالب ہو گئے کہ اون کا ملک مسلمانوں کے قبضہ میں آ گیا۔ اور اون کے حامین مسلمانوں کے جانور چرنے لگے۔ اور اون کے صدقات بھی مسلمانوں کے ہاتھ لگ گئے۔

یہ عیسیٰ اور ذبیان جب یہاں سے بھاگے۔ تو طلحہ کے پاس پھوپھے جو اس وقت سمیرا سے نکل کر براخہ میں آ گیا تھا۔ اور وہاں ٹھہرا ہوا تھا۔ اس کے بعد حضرت ابو بکر مدینہ لوٹے۔

۲۷ حضرت ابو بکر کا فوج کو امرائے قسم جب اسامہ اور اون کے لشکر نے آرام لیا۔ اور گرد فوج سے مسلمانوں کے پاس صدقات بھی اس کثرت سے آ گئے۔ کہ اونکی ضرورتوں

بھی قائل نہ رہے تو حضرت ابو بکر نے بعوث (یعنی فوج کے دستہ) بنائے۔ اور اون کے لوا (جہنڈے) تیار کئے۔ چنانچہ اون کے گیارہ لوا ہوئے۔ اول لوا خالد بن الولید کو دیا۔ اور انہیں حکم دیا کہ طلحہ بن خویلد کی طرف جائیں اور جب وہاں سے فارغ ہو جائیں تو بطح میں مالک بن نویرہ اگر سرکشی کرے تو اسکی گوشمالی کریں۔

دوسرا لوا عکرمہ بن ابی جہل کو دیا۔ اور انہیں میلہ کی طرف روانہ کیا۔ تیسرا لوا ہاجر بن ابی امیہ کو دیکر اسود عسنی کے لشکر پہنچا۔ اور فرمایا کہ قیس بن کثوح کے مقابلہ میں آنا کی معاونت کرنا۔ (ابنا اون لوگوں کو کہتے ہیں جو یمن میں اہل فارس کی

اولاد کے لوگ تھے، اور یہ بھی اوس سے کہا۔ کہ وہاں سے آگے بنی کندہ کی طرف
 بھئی جائے جو حضرت مین تھے۔ چوتھا لوا خالہ بن سعید کا تھا۔ جسے اونہون نے
 مشا زل شام پر بھیجا تھا پانچواں لوا عمرو بن العاص کو دیا۔ اور اونہین بنی قضا عہ
 بھیجا۔ چٹھا حذیفہ بن محسن الغلفانی کو غنایت کر کے دیا کہے باشندوں کی طرف بھیجا۔
 اور ساتواں عمر فحہ بن ہرثمہ کو دیا۔ اور مہرہ مین جلنے کا اونہین حکم دیا۔ اور ان دونوں
 کو فرمایا کہ دونوں ملکر ایک دوسرے کے مشورہ سے کام لیا کریں۔ اور شمر جلیل بن
 حسنہ کو عکرمہ بن ابی جہل کے پیچھے روانہ کیا۔ اور کہا کہ جب یمامہ سے فراغت حاصل
 ہو جائے تو تم قضا عہ میں چلے جانا۔ اور اپنے سواروں کو لیکر مرتدین سے لڑنا۔
 نواں لوا معن بن حاجر کو دیا۔ اور کہا۔ کہ بنی سلیم پر چڑھو اوزن کے لوگ اون کے
 ساتھ ہیں اونکی جا کر تنبیہ کرے۔ دسواں سوید بن مقرن کو دیا۔ اور مین کے تہامہ کو
 اوسے روانہ کیا۔ گیا رہواں آخری لوا علاء بن الحضرمی کو دیکر بحرین کو جانیکا حکم دیا۔
 جبشکر اس طرح مرتب ہو گیا۔ تو ذی القصد سے ہی یہ سب امیر اپنی اپنی
 منزل مقصود کو چلے گئے۔ اور ہر ایک مہیکے ساتھ اوس کا لشکر روانہ ہوا۔ اور ہر ایک
 امیر کو حضرت ابو بکر نے نصیحتیں کر کے اون سے اون پر عمل کرنے کا عہد بھی لیا اور
 تمام مرتدین کو خواہ کسی قبیلہ اور ملک کے ہوں سب کے نام ایک ہی فرمان تحریر فرمایا
 اور اوس میں اون سے کہا۔ کہ پھر اسلام کی طرف رجوع کریں۔ ورنہ اسکا نتیجہ اچھا نہ ہوگا
 اور یہ فرمان اپنے قاصدوں کے ہاتھ اون کے پاس روانہ کئے

۲۸ خالک بنی ثلی پر جانا اور تاخت کی دہک دینا
 اور عدی کی واسطے سے اونہین پر مسلمان کرنا
 عجب س اور زبان بھاگ گئے۔ اور نبراخہ کے
 مقام پر طلحہ کے پاس پھوپھے تو اوس نے بنی

کے بطنوں جلد لپٹا اور غوشے کے پاس آدمی بھیجے۔ کہ وہ اوس سے آکر ملحق ہو جائیں۔ چنانچہ اودن مین کے کچھ لوگ جلدی جلدی اوس کے پاس جا پہنچے اور طلحہ نے اپنے لوگوں سے بھی کہا۔ کہ وہ بھی اوس کے پاس آکر شامل ہو جائیں۔ چنانچہ وہ بھی آگئے۔ اور طلحہ کے پاس جمع ہو گئے۔

ادھر حضرت ابوبکر عدی بن حاتم کو خالد سے پیشتر ہی طی کے طرف بھیج چکے تھے اب اس وقت خالد کو اوس کے پیچھے بھیجا اور نہین حکم دیا تھا۔ کہ کاروانی بنی طی سے ہی شروع کریں۔ اور اودن سے فراغت حاصل کر کے براۓ کی طرف جائیں۔ اور جب یہاں سے بھی فارغ ہو جائیں۔ تو دوسری جگہ کو جانے کے واسطے اذن حاصل کریں۔ بلا اذن نہ جائیں۔

خالد کی روانگی کے بعد حضرت ابوبکر نے یہ مشہور کیا۔ کہ وہ خود بھی لشکر لیکر خیبر کی طرف جاتے ہیں۔ کہ خالد سے جا کر مل جائیں۔ اس شہر سے دشمن کو خوف دلانا منظور تھا۔

ادھر عدی جب طی مین پہنچے۔ تو اودنوں نے جا کر اودن مین اسلام کی دعوت دی۔ اور سرکشی کے نتیجے سے خوف دلایا۔ اس لئے طی نے اودن کی بات مان لی۔ اور اودن سے کہا کہ تم خالد کے لشکر مین جاؤ۔ اور اوسے یہاں سے پیچھے ہٹا دو۔ تاکہ ہم طلحہ کے پاس سے نکلیں۔ اگر خالد کا لشکر پاس ہوگا اور ہم نکلیں گے تو طلحہ ہمیں قتل کر ڈالے گا اس واسطے خالد کے پاس گئے۔ اور اودن سے جا کر اس کا ذکر کیا۔ اور لشکر ہٹانے کے لئے اودن کو اسے دی خالد نے اپنا لشکر کچھ دور پیچھے ہٹا لیا۔ اسے طی کے لوگوں نے اپنے اودن بھائی بندوں کے پاس آدمی بھیجے جو طلحہ کے پاس

اور انہیں اپنے پاس بلالیا۔ پہر طی مسلمان ہو کر حضرت خالد کے پاس چلے آئے پھر خالد نے جدیلہ پر جانے کے ارادہ سے کوچ کیا۔ عدی نے کہا کہ ذرہ ٹھہرو۔ اور پھر عدی اون کے پاس گئے۔ اور اون سے کہا کہ مسلمان ہو جاؤ۔ نبی کیلئے نے عدی کے کہنے کو مان لیا۔ اور مسلمان ہو گئے۔ اور عدی نے آکر خالد کو اون کے مسلمان ہو جانے کی خبر دی۔ پھر ان جدیلہ کے لوگوں میں سے ہزار سو آ بھی حضرت خالد کے لشکر میں آکر شامل ہو گئے۔ عدی بنی طی کے ملک میں بیٹے اچھے شخص تھے۔ اور یہ طی کی خوش قسمتی تھی کہ وہ اون میں پیدا ہوئے تھے جس کے باعث اونکی قوم میں نہایت خیر و برکت اللہ تعالیٰ نے دی۔ (مگر آئندہ فقرہ سے قیاس چاہتا ہے کہ نبی طی کا اسلام حضرت خالد کی دانشمندی سے تھا نہ عدی کی دانائی سے عدی محض سید ہے دیندار تھے معاملہ فہم نہ تھے اور خالد حقیقت کار کو خوب جانتے تھے)

۲۹ عکاشہ و ثابیت کی شہادت اور خالد کا بنی طی سے مدد لینا اور عدی کی سادہ فزاجی ثابیت بن ارقم انصاری کو کچھہ فوج دی۔ اور طلحہ کے طور پر طلحہ کی طرف گئے روانہ کیا۔ ادھر سے طلحہ نے اپنے بھائی حبال اور اون کے مقابلہ پر بھیجا۔ اونہوں نے اسے مار ڈالا۔

جب یہ خبر طلحہ کو پہونچی کہ حبال مارا گیا۔ تو وہ خود فوج لیکر عکاشہ کے مقابلہ کو نکلا۔ اور اپنے بھائی سلمہ کو بھی ساتھ لیا۔ اور پہر لڑائی میں طلحہ نے عکاشہ کو اور اس کے بھائی سلمہ نے ثابت کو مار ڈالا۔ اور پھر اپنے مقام کم و نہولٹ گئے جب خالد اپنی فوج کو لیکر آگے گئے۔ تو معلوم ہوا کہ عکاشہ اور ثابیت دونوں

مارے گئے ہیں۔ مسلمانوں کو ان کے قتل سے بڑا رنج ہوا۔ خالد اون کو لیکر طی کے طرف واپس چلے آئے۔ اور مدد کے لئے اون سے درخواست کی۔ بنی طی نے اون سے کہا کہ بنی قیس کے مقابلہ کے واسطے تو ہم کافی ہیں اور اون سے لڑیں گے رہے بنی اسد جو طلیح کے ساتھ ہیں وہ ہمارے حلیف ہیں اون سے ہم نہ لڑیں گے۔ خالد نے کہا جس فریق سے جا ہونٹم لڑو۔ میں تمہیں تمہاری مرضی پر چھوڑتا ہوں۔ لیکن عدی نے کہا نہیں۔ اگر یہ لشکر اون لوگوں کے ساتھ کو جائے جو قریب کے رشتہ دار ہیں تو میں اپنے قریب سے ہی رشتہ داروں پر جہاد کروں گا۔ اور حلف کے سبب سے تو میں بنی اسد کے جہاد سے کبھی باز نہ رہوں گا۔ خالد (تو معاملات کی حقیقت کو سمجھتے تھے اور بڑے مدبر آدمی تھے) اونہوں نے عدی سے کہا کہ کسی فریق سے بھی لڑو جہاد دو نو بھر ہوگا۔ اس لئے تمہیں چاہئے کہ اپنی قوم کی رائے کی مخالفت نہ کرو۔ جس فریق سے وہ لڑنے کے واسطے خوش ہوں اوس سے لڑو۔

۳۰۔ خالد کی چڑائی طلیح پر اور بنی کا طلیح کی جھوٹی نبوت کو دیکھ بیٹھانے کا سبب بن گیا اور مدین کی تسکین کا سامنا ہوا۔ بنی عامر بھی وہیں قریب تھے۔ اور یہ انتظار کر رہے تھے کہ کس کی فتح و تسکین ہوتی ہے۔ انجام کار یہ بنس کا پلہ بھاری دیکھیں گے اوسی طرف ہو جائیں گے۔

پھر بنی خزیمہ بن قیس کی لڑائی ہوئی۔ عیسہ بن حسن اپنے بنی فزارہ کے سات سو آدمی لئے طلیح کے ساتھ تھا۔ جب لڑائی کی خوب گرا گری ہوئی۔

تو طلحہ اس وقت نبوت کا اظہار کر نیکے لئے چادر لپیٹ کر بیٹھا اور بولا کہ اب مجھ پر وحی آئے گی۔ اس لڑائی کی شدت کو دیکھ کر عیینہ طلحہ کے پاس گیا۔ اور اس سے پوچھا کہ کیا جبریل تیرے پاس آیا۔ طلحہ نے کہا ابھی تو نہیں۔ عیینہ نے کہا۔ تو کب تک نہیں آئے گا۔ واللہ ہمارا تو کام ہو چلا ہر لوٹ گیا اور میدان جنگ میں جا کر خوب جوش سے لڑنے لگا۔ پھر تھوڑی دیر کے بعد طلحہ کے پاس تیسرے مرتبہ آیا۔ اور پوچھا کیا اب بھی جبریل آیا یا نہیں۔ طلحہ نے کہا ہاں آیا ہے۔ پوچھا کہ کیا خبر لایا اور تجھ سے کیا کہہ گیا۔ کہا جبریل مجھ سے کہہ گیا ہے کہ **اِنَّكَ رَکِیْ عَرَاہَ وَحَدِیْثًا لَا تَنْسَاہَ** (تیرے لئے لڑائی کی سختی ایسی ہی ہوگی جیسی کہ اس (خالد) کیائے ہوگی۔ اور ایک معاملہ ایسا گزرے گا۔ کہ تو اس سے کبھی فراموش نہ کرے گا) عیینہ نے یہ سن کر اپنے لوگوں سے کہا۔ کہ اللہ جانتا ہے کہ ہم تم سے بھی ایسا ہی معاملہ گزرے گا جسے ہم کبھی نہ بھولیں گے۔ بنی فزارہ چلو اپنے گھروں کو لوٹ چلو۔ طلحہ بڑا جھوٹا ہے۔ پھر وہ لوگ لوٹ گئے۔ اور دشمنوں کو شکست ہو گئی۔

۳۔ طلحہ کا اسدا و غفغان کے اسلام لانے اور عیینہ کا گرفتار ہونا مسلمان ہوا طلحہ کی حجت حضرت عمرؓ اور عثمانؓ سے تیار کر رکھی تھی۔ جب مسلمان اس پر پہنچ گئے۔ تو وہ اپنے گھوڑے پر سوار ہوا۔ اور عورت کو بھی ساتھ لیا۔ اور بھاگ کر اون کے ہاتھ سے بچ گیا۔ اور بنی فزارہ سے کہہ گیا۔ کہ جس کسی سے ممکن ہو تو وہ ابھی ایسے ہی اپنی عورت کو لیکر اڑ جائے۔ یہ وہ شام کے ملک میں چلا گیا۔ اور کلب میں جا کر رہنے لگا۔

مگر جب اوس نے سنا کہ اسدا اور غطفان مسلمان ہو گئے تو وہ بھی مسلمان ہو گیا۔ اور حضرت ابوبکر کی وفات پانے تک وہیں کلب میں ہی رہا۔ ایک مرتبہ اسی زمانہ میں عمرہ کی نیابت سے مکہ کو جاتا تھا کہ اسی میں مدینہ کے قرب وجوار میں ہو کر اسکا گزر ہوا۔ لوگوں نے حضرت ابوبکر سے عرض کیا کہ طلحہ جاتا ہے ابوبکر نے کہا میں کیا کروں۔ وہ تو اب مسلمان ہو گیا ہے۔

پھر حضرت عمر کے زمانہ میں وہ ادن کے پاس آیا۔ اور ادن کے خلیفہ ہونے پر بیعت کرنا چاہا حضرت عمر نے کہا تو عکاشہ اور ثابت کا قاتل ہے۔ میں تو تجھ سے کبھی راضی نہیں ہوؤں گا۔ بولا کہ امیر المومنین آپ کو ادن دونوں کی طرف سے کیون غم ہوا۔ او نہیں اللہ تعالیٰ نے میرے ہاتھ سے شہید کر کے اکرام اور امتیاز بخشا اور ادن کے ہاتھ سے مجھے تباہ نہ ہونے دیا۔ اس پر حضرت عمر نے اسکی بیعت قبول کر لی اور پوچھا بولو ابھی کچھ کہانت اور بھی باقی ہے۔ کہا ایک دوسا نسین۔ پہرا بنی قوم میں لوٹ گیا۔ اور ہمیشہ انہیں میں مقیم رہا۔ اخیر وقت میں عراق کے لشکر کے ساتھ گیا۔ اور حضرت عمر کے ہی زمانہ خلافت میں جنگ نہاد میں شہید ہوا۔

جب طلحہ کے لشکر کو نہر میت ہو گئی۔ تو اس کے بعد عیینہ بن حصن گرفتار ہو گیا۔ اور حضرت ابوبکر کے پاس کپڑا آیا۔ جب مدینہ کے بچوں نے اسے دیکھا کہ مشکین بندھی ہوئی ہیں۔ اور پہلے اسکی بڑی عزت و اکرام دیکھ چکے تھے تو وہ کہنے لگے اے دشمن خدا تو ایمان لانے کے بعد پہر کافر ہو گیا یہ کیا غضب کیا اوس نے کہا میں مسلمان ہی کب ہوا تھا۔ مگر حضرت ابوبکر نے اس پر بھی اسکی

جان بخشی کر دی۔

ایک اور شخص طلحہ کے ہمراہ یونین سے پکڑا گیا تھا جو اس کے مات سے خوب واقف تھا خالد نے اس سے پوچھا کہ طلحہ اپنی نبوت کی کیا کیا باتیں کہا کرتا تھا۔ کہا جو جی اوسپرا کرتی تھی اوسمین سے ایک یہ بات بھی اوسنے کہی تھی وَالْحَمْدُ وَالْيَمُّ وَالصُّحْرُ الصَّوَامُ قَدْ ضَمِنَ قَبْلَكُمْ بِالْغَوَامِ كَيْبُلُغْنَ مَلِكُنَا الْعُرَّةَ وَالشَّامِ (قسم ہے کٹہ دار پندون اور جنگی کبوتر دن اور ترستی کی جو خشک مین مین رہتی ہو) اور چڑیوں کا شکار کرتی ہے، کہ سا لہائے دراز سے زمانہ گزشتہ میں بہہ بھر چکا ہے کہ ہمارا ملک عراق اور شام تک پھونچے گا) ان لوگوں کی لوٹ مین سے سبایا نہیں ہاتھ آئے تھے۔ کیونکہ انہوں نے پہلے ہی اپنے حرم کی حفاظت کر لی تھی۔ اور جب وہ بھاگ گئے تو اس خوف سے کہ کہیں اون کے بال بچوں کو مسلمان گرفتار نہ کر لیں وہ سب مسلمان ہو گئے۔ اور اس طرح اسلام والون کی لوٹ سے صاف بچ گئے۔

نبی عمار و ہوازن و سلیم کا ارتداد

۳۳ نبی عامر کی دورنگی اور علقمہ کا ارتداد اس زمانہ میں نبی عامر کی حالت دورنگی ہو رہی اور علقمہ کی اوس پر خاستہ اور وکیل اہل عیال کی گرفتاری تھی۔ کوئی تو اون مین مرتد ہو جاتا تھا۔ اور کوئی اون مین سے اسلام پر ہی قائم رہتا تھا اور اس بات کا وہ انتظار کر رہے تھے کہ اسد و غطفان کیا کرتے ہیں۔ اون کی جو حالت ہوگی ہم بھی خیر کو وہ ہی اختیار کریں گے۔

نبی عامر مین سے کعب اور اون کے ساتھیوں پر قرقر بن ہبیرہ سردار تھا

اور کلاب اور اون کے ساتھیوں پر علقمہ بن علاشہ سردار تھا۔ یہ علقمہ پہلے مسلمان ہو گیا تھا۔ مگر رسول اللہ صلعم کے ہی زمانہ میں مرتد ہو کر شام کو چلا گیا تھا یہ واقعہ فتح طائف سے پچھلے کا ہے۔ جب رسول اللہ کی وفات ہو گئی۔ تو بڑی تیزی اور سرعت کے ساتھ شام سے دوڑا آیا۔ اور بنی کعب میں آکر لشکر ڈالا جب اس کی خبر حضرت ابوبکر کو پہونچی تو آپ نے قعقاع بن عمرو یا قعقاع بن سور کو کچھ فوج دیکر علقمہ کی سرکونی کو روانہ کیا۔ اور کہا علقمہ پر جا کر تاخت و تعجب نہیں کہ تم اسے قتل کر ڈالو۔ یا گرفتار کر لاؤ۔

قعقاع اس شیشہ پر پہونچا جہاں علقمہ ٹپا ہوا تھا۔ اور اس پر حملہ کیا۔ علقمہ کا یہ قاعدہ تھا۔ کہ ہر وقت مستعد رہتا تھا وہ یہ دیکھتے ہی گھوڑے پر سوار ہو کر بھاگ چلا۔ اور مسلمانوں نے بھی گھوڑے جھپٹاے مگر وہ اون سے آگے نکل کر بچ گیا۔ مگر اپنے اہل و عیال کو چھوڑ گیا۔ قعقاع نے اونہیں پکڑ لیا۔ اور حضرت ابوبکر کے پاس اونہیں پکڑ لایا مگر اونہوں نے کہا کہ علقمہ نے جو کچھ کیا اونہیں ہمارا کیا قصور ہے۔ علقمہ جانے اور اس کے افعال جانیں اور اسکا جواب اس نے لیجئے۔ ہم نے تو دین اسلام سے سرمو تجاوز نہیں کیا ہے۔ ادھر یہ بھی معلوم ہوا کہ حضرت ابوبکر کے پاس اس قسم کی کوئی خبر نہیں آئی ہے۔ کہ اس کے اہل و عیال اپنے گھروں سے نکل کر کہیں گئے ہوں اس لئے حضرت ابوبکر نے اونہیں بے قصور ثابت ہونے پر چھوڑ دیا۔ پہر علقمہ مسلمان ہو گیا۔ اور ابوبکر نے اس کے اسلام کو قبول کر لیا۔

۴۴ بنی عامر اسلام اور بنی غطفان وغیرہ پر حبز راخذ الوان کو شکست ہو گئی۔ تو بنی عامر کے مجرمین کو حضرت خالد کا سر ایسے دینا۔

آگے بڑھے اور حضرت خالد کے پاس آکر کہنے لگے کہ جس دین سے ہم نکل گئے تھے اسی میں پھر داخل ہونا چاہتے ہیں۔ اور اللہ اور اس کے رسول پر ایما لاتے ہیں۔ خالد نے اون سے اوسیطح بیعت لی۔ جیسے براخدا لون سے لی تھی۔ اور اونہوں نے اسلام کی اطاعت میں اپنی گردنیں جبکا دیں۔ اونکی بیعت یہ تھی۔ کہ خالد اون سے کہتے تھے۔ اللہ تعالیٰ سے تم عہد و پیمان کرو کہ اللہ اور اس کے رسول پر تم ایمان لاتے ہو۔ اور نماز پڑھو گے۔ اور زکوٰۃ دو گے۔ اور اسی طریق پر تمہاری اولاد اور عورتیں بھی رہیں گی وہ لوگ کہتے تھے بہت اچھا ہاں ایسا ہی کریں گے۔

بنی اسد اور غطفان اور طی اور سلیم اور عامر نے روعہ کے وقت مسلمان ہو کر بڑی سختیاں کی تھیں۔ اور مسلمانوں کو جلا یا تھا اور اون کے ناک کان کاٹے تھے۔ اب جب یہ لوگ مطیع ہو گئے۔ تو حضرت خالد نے اون کی اطاعت اذیت تک قبول نہیں کی۔ کہ جب تک اونہوں نے اپنے قبائل کے اون لوگوں کو بکڑ کر حاضر نہ کر دیا۔ کہ جنہوں نے یہ زیادتیاں مسلمانوں پر کی تھیں۔ ہر چند اونہوں نے عذر رکئے۔ مگر خالد نے ایک نہ سنی۔ جب وہ مجرم لوگ پکڑے آئے تو خالد نے اون کے ناک کان کاٹے۔ اور اون کو جلا یا۔ اور اون کے پتھروں سے سر کچلے۔ ہاڑوں پر سے اونہیں گرایا۔ اور کنوؤں میں اون کو ڈالا و غرض بڑی سختیوں سے اون کو اونکی بد اعمالیوں کی سزا دی تاکہ دوسروں کے لئے عبرت ہو اور آئندہ پہر کوئی ایسا نہ کرے اور ان سب معاملات کی کیفیت بھی حضرت ابوبکر کے پاس بھیج دی۔

اور پھر قرہ بن ہبیرہ کو اور اوس کے ساتھ ورکتے ہی آدمیوں کو بانہ کر
اور بنیز ہبیرہ کو حضرت ابوبکر کے پاس روانہ کر دیا۔

۳۴ ام زمل کا ارتداد و غطت و شوکت اب ام زمل کا حال سنئے۔ اوس کے پاس
اور خالد کا لڑکھو اوس سے قتل کرنا۔

بھگوڑے آوارہ لوگ کچھ جمع ہو گئے تھے۔ اور اوس کا نام ام زمل سلمی بنت مالک
بن حذیفہ بن بدر تھا۔ اس کی ماں ام قرہ بنت ربیعہ بن بدر تھی۔ اور یہ ام زمل
اپنی ماں ام قرہ کے زمانہ میں گرفتار ہو کر آئی تھی۔ اور بی بی عائشہ کے حصہ میں
آئی تھی۔ لیکن بی بی عائشہ نے اوسے آزاد کر دیا تھا۔ اور وہ اپنی قوم میں لوٹ کر
چلی گئی تھی۔ اور وہاں جا کر مرتد ہو گئی تھی۔ اور بھگوڑے اوس کے پاس جمع
ہو گئے۔ وہ انہیں لیکر اٹھی۔ اور انہیں لڑنے کا حکم دیا۔ اس سے اوس کے
پاس آدمی بکثرت تھے۔ اہم ہو گئے۔ اور اوسکی غطت و شوکت بہت بڑھ گئی۔

جب یہ کیفیت حضرت خالد کو پہنچی۔ تو وہ اوس کی طرف روانہ ہوئے
اور جب فہتین کا مقابلہ ہوا تو بڑی سخت لڑائی ہوئی۔ اس وقت ام زمل اوس
اونٹ پر سوار کھڑی تھی۔ جو اوسکی ماں کا تھا۔ اور اوسکو بھی اس وقت وہ ہی قوت
و شوکت حاصل ہو گئی تھی جو اوسکی ماں ام قرہ کو حاصل تھی۔ آخر لڑائی میں مسلمانوں
کے آدمی اونٹ تک پہنچ گئے۔ اور اوسکی کوخیں کاٹ دیں۔ اور ام زمل کو
مار ڈالا۔ اس کے اونٹ کے گرد سو آدمی مارے گئے تھے۔ پھر جہنم
ہو گئی۔ تو اوسکا حال خالد نے حضرت ابوبکر کی خدمت میں روانہ کیا۔

۳۵ فحارہ کا ارتداد اور طیفہ کا اوسے اب فحارہ کا حال لیجئے۔ اس کا نام ایسا
گرفتار کرنا اور ابوبکر کا اوسے جلوہ نما۔

بن عبدیلیل تھا یہ حضرت ابوبکر کے پاس آیا تھا۔ اور اون سے کہا تھا کہ مجھے کچھ ہتھیار دیجئے۔ میں مرتدین پر جہاد کرونگا۔ حضرت ابوبکر نے اسے ہتھیار دے دیے اور اسے امیر بنادیا جب وہ یہاں سے نکل کر چلا گیا۔ تو جا کر مسلمانوں کے برخلاف ہو بیٹھا۔ اور فوج لیکر اہل اسلام سے لڑنے کے لئے چلا۔ اور آ کر جو مقام میں فروکش ہوا۔ اور بنی شریک کے ایک شخص ثحبہ بن ابی المیثار کو آگے روانہ کیا۔ اور مسلمانوں سے لڑنے کا اسے حکم دیا۔ اس نے آ کر اون مسلمانوں کو لوٹنا کہوٹنا شروع کیا۔ جو بنی سلیم اور عامر اور ہوازن میں اسلام لائے تھے۔ جب یہ بات حضرت ابوبکر کو معلوم ہوئی۔ تو اونہوں نے طرفیہ بن جابر کو بلایا۔ اور حکم دیا کہ اپنے آدمی جمع کرے۔ اور خجاءہ کی طرف جائے۔ اور طرفیہ کی مدد کے واسطے عبد اللہ بن قیس الحاشی کو بھی روانہ کیا۔ یہ دونوں کی طرف روانہ ہوئے۔ اور اوسکی جستجو کرنے لگے۔ لیکن اوس نے کناہہ کرنا شروع کیا۔ آخر کار جو امین ان دونوں سے جالیا۔ وہاں لڑائی ہوئی۔ نتیجہ مارا گیا۔ اور خجاءہ بھاگ گیا۔ مگر طرفیہ نے ایسی تیزی سے اوسکا تعاقب کیا۔ کہ اسے گرفتار کر لیا۔ اور قید کر کے حضرت ابوبکر کے پاس بھیج دیا۔ جب وہ مدینہ آیا تو حضرت ابوبکر نے اوس کے واسطے مصلائی مدینہ میں آگ جلوائی۔ اور ہاتھ پاؤں بند ہو کر اسے اوسمیں ڈال دیا۔

۳۵ ابوشجرہ کا ارتداد اور اسلام ابوشجرہ بن عبد العزیٰ سلمیٰ کا حال بھی سنئے

اسے ابن انحنسا بھی کہتے ہیں۔ یہ بھی سلیم کے اور آدمیوں کے ساتھ مرتد ہو گیا تھا۔ اور اون کے کچھ آدمی معن بن حاجز کے ساتھ اپنے اسلام پر

قائم رہے تھے۔ جو حضرت ابو بکر کی طرف سے اون پر امیر تھا۔ جب خالد طلحہ کی طرف گئے۔ تو اونہوں نے معن کو ایک خط لکھا۔ کہ نبی سلیم کے جو لوگ تمہارا پاس مسلمانوں سے ہیں اونہیں لیکر میرے پاس چلے آؤ معن نے اس واسطے اپنے کام پر اپنے بھائی طریفہ بن حجاز کو مقرر کیا۔ اور خود خالد کے پاس چلا آیا یہ ابو شجرہ جب مرتد ہوا ہے تو اس نے یہ شکرت کی تھی۔

صَحَّ الْقَلْبُ عَمَّ جُؤْهَوَاهُ وَأَقْصَلَ وَطَاوَعَهَا الْعَاذِلُ فَاَبْصَلَ

جس کسی کو دل کبھی جاہتا تھا اس سے سیر ہو کر اب پر گیا ہوا وراوس نے ملامت کر نیا لون کی بامانی اور پوچھا تو

أَلَا أَيُّهَا الْمَذَلُّ بِثَرَّةٍ قَوْمُهُ وَخَطَاؤُهُمْ أَنْ تَضَامَ وَتَقَهَّلَ

اور وہ شخص جسے قوم بہت کثرت سے ہوا وراوس وہ فرماتا ہو حالانکہ اون لوگوں سے اس کے نصیحتیں ہی تھیں کہ وہ لوگ دیکھ کر کہتے ہیں تو

سَلِّ النَّاسَ عَنَّا كُلَّ يَوْمٍ كَرْهِيَةً إِذَا مَا التَّقَيْنَا دَارَ عِزِّ وَحْشَلِ

تو لوگوں سے ہمارا حال اس بکروہ دن میں دیکھا کر جب کہ ہم دشمن سے زریں چنے یا بغیر زریں چنے سے مقابل ہوں

أَلَسْنَا لَغَاطُ ذَا الطَّحَاكِ لِحَامِهِ وَنَطْعُنُ فِيهِمَا إِذَا الْمَوْتُ أَقْفَ

کہا ہم اس بڑے سرسٹھور کوں کا نہیں تیرا ورجبت کا بازار گرم ہوتا یا دھنیا کو اوجا رہتی ہو تو اس سوالی میں بھی گناہیں ہوتی ہیں

فَوَيْتَ رَحْمِي مَعِيَّةِ خَالِدٍ وَإِنِّي لَأَرْجُو بَعْدَهَا زَأْعَمَلِ

میں نے شکر خالد کے خون سے اپنے عزیز کو سیراب کیا اور اگر آئندہ میں زندہ رہا تو پھر بھی بھجور اسکا اور میرے ہر مسلمان کو مثل کر دینا

یہ ابو شجرہ مسلمان ہو گیا۔ جب حضرت عمر خلیفہ ہو گئے تھے۔ تو یہ مدینہ کو آیا تھا۔ اس نے دیکھا کہ عمر مساکین کو کچھ تقسیم کر رہے ہیں۔ اس نے بھی اون کے پاس جا کر سوال کیا۔ کہ میں بھی غریب و محتاج ہوں مجھے بھی کچھ دیجئے

حضرت عمرؓ پوچھا کہ تو کون ہے۔ کہا میں ابو شجرہ بن عبد العزیٰ السلمی ہوں۔
کہا دشمن خدا تھے تو میں کچھ نہ دوں گا کیا تو نے یہ نہیں کہا تھا۔

فَوَيْتُ سُرْحَىٰ مِنْ كَيْبَةِ خَالٍ ۖ وَانِي لَا مَرْجُوَ بَعْدَهَا اِنْ اُكْتِمَا

اور پھر انہوں نے اس کے سر پر درہ اٹھایا۔ ابو شجرہ یہ
دیکھتے ہی بھاگا۔ اور دوڑ کر اپنے ناقہ پر سوار ہو گیا۔ او۔ اپنی قوم میں
جاملا۔ اور یہ کہا۔

صَنَعَ عَلَيْنَا اَبُو حَفْصٍ بَنِي اَيْلٍ ۖ وَكُلُّ فُحْتٍ بِطِيَمَالِهِ وَرَقٌ

حضرت عمرؓ نے ہم پر بنی ایل کے بھائی بنی فحہ کی طرح طیمال کے پتے سے چھڑا دیا۔ اور کہیں گے۔ کیونکہ ہر شخص اپنے پتے سے چھڑا دیتا ہے اور ایل کے پتے سے چھڑا دیتا ہے۔

عمر بن العاص کا عمان سے آنا

۳۷ قرہ کا انکار زکوٰۃ اور عمرو کا مدینہ

میں اس کے ارتداد کی خبر بیان کرنا اور علی
و عثمان وغیرہ کا خوف اور قرہ کی گرفتاری اور اسلام
عمر بن العاص کو جغیر کی طرف بھیجا تھا۔ پھر

جب رسول اللہ صلعم کا انتقال ہوا ہے تو اس وقت عمرو بن العاص مدینہ میں ہی تھے
اس کے بعد عمرو مدینہ کو چلے۔ اور راستہ میں بھڑین میں پھونپنے۔ وہاں دیکھا
تو منذر بن سادی مر رہا تھا۔

پھر اس کے بعد وہاں سے جب آگے چلے۔ تو بلاد بنی عامر میں آئے۔

اور قرہ بن ہبیرہ کے پاس فروکش ہوئے۔ اس قرہ کے آدمیوں کا حال اسوقت یہ ہو رہا تھا۔ کہ کوئی مرتد ہوتا تھا۔ اور کوئی کہتا تھا کہ میں مسلمان ہی رہوں گا اور اس کے پاس بنی عامر کے آدمیوں کا ایک لشکر تھا۔ قرہ نے عمرو کی بڑی خاطر داری کی۔ اور دعوت کے لئے اونٹ فوج کیا۔

جب عمرو چلنے لگے۔ تو قرہ اونہیں خلوت میں لے گیا۔ اور کہنے لگا کہ عرب لوگ تم کو خراج دینے سے راضی نہیں ہیں۔ اگر تم اونہیں خراج گزار سی سے معاف کر دو۔ تو وہ تمہاری باتیں مانیں اور اطاعت کریں گے اور اگر تم ایسا نہ کرو گے۔ تو وہ تمہیں چھوڑ کر الگ ہو جائیں گے۔ عمرو نے کہا۔ کہ قرہ کیا تو کافر ہو گیا۔ کیا تو عربوں سے ہمیں ڈراتا ہے۔ واللہ میں تیری مان کے بخشش میں اپنی سوار لاکر داخل کر دوں گا۔ اخلاش اون گھروں کو کہتے ہیں جہاں عورتیں نفاس کی حالت میں رہا کرتی ہیں۔

پھر عمرو مسلمانوں کے پاس مدینہ میں آئے۔ تو اونہوں نے قرہ کا حال بیان کیا۔ لوگ اس خبر کے سننے کو اون کے گرد جمع ہو گئے۔ اور پوچھنے لگے اونہوں نے کہا وہاں سے لیکر مدینہ تک ان لوگوں کی فوجیں بڑھی ہوئی ہیں۔ جب لوگوں نے مدینہ میں یہ خبر سن لی۔ تو عمرو کے پاس سے جا کر الگ الگ حلقوں میں بیٹھ گئے۔ اتنے میں حضرت عمر بھی آئے۔ کہ عمرو سے سلام علیکم کر لیں۔ اور راستہ میں اس حلقہ پر گزرے جہیں علی عثمان طلحہ زبیر عبدالرحمن اور سعد بیٹھے ہوئے تھے۔ جب حضرت عمران کے قریب پہنچے۔ تو یہ لوگ چیہو گئے۔ حضرت عمر نے پوچھا کہ تم کیا باتیں کر رہے تھے۔ اس کا اچھی خبر نہ ہوئی

سبب سے کسی نے جواب نہ دیا۔ مگر حضرت عمرؓ سمجھ گئے۔ اور انہوں نے خود بھی کہا۔ کیا تم ایسی باتیں کر رہے تھے کہ جن سے ہمیں خوف ہو کہ عرشِ قریش کو کچھ نقصان پہونچائیں گے۔ انہوں نے کہا مان ہی بات تھی۔ حضرت عمرؓ نے کہا تو تم اون سے کچھ مت ڈرو۔ واللہ مجھے تمہاری طرف سے عربوں پر اندیشہ ہے نہ کہ عربوں سے مجھے تمہارے نسبت کچھ خوف و خطہ ہے۔ اے معاشرِ قریش اگر تم کسی سوراخ میں بھی گھسو گے تو عجب لوگ تمہارے پیچھے اوس سوراخ میں گھس جائیں گے۔ اس لئے تم کو چاہئے کہ اللہ سے دعا مانگو کہ قریش ٹھیک رہیں یہ کہہ کر پھر حضرت عمرؓ چلے گئے۔

پھر جب تبصرہ بن ہبیرہ قید ہو کر حضرت ابو بکرؓ کے پاس آیا۔ تو اوس نے کہا میں مسلمان تھا۔ اور اس بات کے عمر و بن العاص گواہ ہیں۔ حضرت ابو بکرؓ نے اونہیں بلایا۔ اور اون سے پوچھا۔ انہوں نے وہ سب باتیں بیان کیں جو وہ نے اون سے کہی تھیں۔ اور کہتے کہتے وہ زکوٰۃ کے حال تک چھوئے۔ اس پر قرہ نے کہا عمر و ٹھہر جاؤ بس گواہی ہو چکی۔ انہوں نے کہا ابھی نہیں ہو چکی۔ میں وہ سب معاملہ بیان کروں گا جو گزرا ہے مگر پھر بھی حضرت ابو بکرؓ نے قرہ کی خطا معاف کر دی۔ اور اوس کا اسلام قبول کر لیا۔

بنی تمیم اور بھاح

اب بنی تمیم کا حال سنئے۔ رسول اللہؐ نے اپنے عمال کو انہیں بھیجا تھا۔ انہیں جو لوگ کہ وہاں

۳۸ بنی تمیم میں کا ارتداد اور زبیر بن جوفان کا اسلام کی تائید کرنا۔

بھیجے گئے تھے یہ یہ لوگ تھے۔ زہر قان سہیل بن منجاب قیس بن عاصم
صفوان بن صفوان سہرہ بن عمرو وکیع بن مالک مالک بن نویرہ۔

جب یہ ہمیشہ چور ہوئی کہ رسول خدا صلعم نے وفات پائی۔ تو صفوان
بن صفوان بنی عمرو کے صدقات لیکر ابوبکر کے پاس آیا۔ اور قیس بن عاصم وہیں
ٹھہرا رہا۔ اور یہ انتظار کرنے لگا کہ زہر قان اس وقت کیا کارروائی کرتا ہے۔
اوسکا ارادہ تھا کہ وہ جو کارروائی کرے گا اوس کے میں خلافت کرونگا۔ مگر جب
زہر قان اوس کے پاس آیا اور جہان اپنے مقام پر کام میں تھا وہیں رہا۔ تو
قیس نے کہا ابو العکلیہ پر افسوس (عکلیہ غالباً زہر قان کی مان کا نام ہوگا)
واللہ میں نہیں جانتا کہ اس وقت مجھے کیا کارروائی کرنا چاہیے۔ اگر میں صدقات ابوبکر
کے پاس بھیجتا ہوں۔ اور اوس سے بیعت کرتا ہوں۔ تو جو کچھ اوس کے پاس
وہ بنی سعد کو دیدیگا۔ اور انہیں وہ میرا منہ کالا کرے گا۔ اگر میں نے یہ صدقہ
بنی سعد کو دیدیا۔ تو وہ ابوبکر کے پاس چلا جائے گا۔ اور اوس کے سامنے میرا
منہ کالا کرے گا۔ اس لئے اوس نے مقاصد اور بطون پر اوس صدقہ کو تقسیم
کے بعد زہر قان بھی اپنے عمل پر سے واپس ہو کر اون کے پاس آیا۔
اور صفوان بن صفوان کا اتباع کیا اور رباب اور عوف اور ابنا کے جو تمیم کے بطن
ہیں صدقات لیکر حضرت ابوبکر کے پاس گیا۔ رباب بختہ بن اذین طاحجہ اور عدی
اوتیم اور کل اور ثور بنی عبدمنہ بن اذکو کہتے ہیں۔ غرض اس سے قیس بن
بہت سچٹا یا۔ کہ میں نے کیا کیا۔ اس لئے جب علارب بن الحضرمی کا اوس کے پاس
گزر ہوا۔ تو وہ بھی صدقات لیکر نکلا۔ اور علارب بن الحضرمی سے آکر ملا۔ اور اوس کے

ہمراہ روانہ ہوا۔

اسوقت بنی تمیم آپس میں الجھ رہے تھے۔ اور ثمامہ بن اثال انخفی کے پاس تمیم کے جانب سے مدد پہنچتی تھی۔ مگر جب یہ قصہ شہور ہوا۔ تو اس سے تمیم کو بڑی مضرت پہنچی۔ جو میلہ الکذاب سے اسوقت لڑ رہا تھا۔ اور عکرمہ بن ابی کے پہونچنے سے پہلے اس کے مقابلہ پر جا ہوا تھا۔

۳۹ سراج بنیہ کا بنی تغلب بنی نمر بنی بلان تھان تو بلا دتیم میں یہہ جھیلے ہو رہے تھے۔ بنی شیبان وغیرہ کو لیکر بلا دتیم پر آنا اور اوں کے مسلمان اوں لوگوں کے مالک اور وکیع کا ارتداد اور باب پرتا مقابلہ پر جمے تھے جو اوں سے مرتد ہو گئے

تھے یا اسلام کی طرف سے شک میں پڑے ہوئے تھے۔ کما سی میں سراج بنت الحما بن سوید بن عقیقان الیمیہ اذکی طرف آئی۔ یہ پہلے جزیرہ میں تھی۔ اور نبوت کا دعویٰ کرتی تھی۔ جزیرہ سے جب یہ آئی تو اس کے ساتھ اسکے قبیلہ والے اور اس کے نہنیا لی تغلب بھی تھے جنہوں نے کچھ ربیعہ کے غیر لوگوں کو بھی اپنے ساتھ لے لیا تھا۔ اور سراج کے ساتھ ہذیل بن عمران بنی تغلب کو لئی ہوئے تھا یہ شخص پہلے نصرانی تھا۔ مگر اپنا دین چھوڑ کر سراج کا متبع ہو گیا تھا۔ اور اس کے ساتھ عقبہ بن ہلال بنی نمر کو اور زیاد بن فلان بنی ایاد کو اور سلیل بن قیس بنی شیبان کو لئے ہوئے تھے۔ بنی تمیم میں جب یہ آئے تو ان میں جو اختلاف کی آفت برپا تھی یہ بلا اوں کے لئے اس سے بھی بڑھ کر نازل ہوئی۔

سراج کا ارادہ تھا۔ کہ حضرت ابو بکر پر چڑھائی کرے۔ پہر اسی میں اس نے مالک بن نویرہ کی طرف اپنے آدمی بھیجے۔ اور اس سے مصالحت کی درخواست کی

مالک بن نویرہ نے اوس سے صلح کر لی۔ مگر اوسکو حضرت ابوبکر پر حملہ کرنے سے روک دیا۔ اور اوسے مشورہ دیا کہ نبی مہتمم کے احیا پر تاخت کرے۔ سباج نے اسکو مان لیا۔ اور کہنے لگی میں تو نبی یربوع کی ایک عورت ہوں۔ اگر کچھ ملک ہاتھ آئیگا تو وہ تمہارے ہی لئے ہوگا۔

سباج کے خوف سے عطار دین حاجب اور نبی مالک اور خطلہ کے کنہی سردار نبی العنبر کی طرف بھاگ گئے اور وکیع نے جو اوس سے مصالحت کر لی تھی اوسے ادنیہون نے پسند نہ کیا۔ اور ایسے ہی انہیں کے اشتباہ و مثال نبی یربوع میں سے بھی اوس سے بھاگ گئے۔ اور جو طریق مالک بن نویرہ نے اختیار کیا تھا اوس کو ادنیہون نے بُرا سمجھا۔

پھر مالک اور وکیع اور سباج سب ایک جگہ جمع ہو گئے۔ اور سباج نے کچھ جمع گڑھ کرا و نہین سنائے۔ اور کہا اعدا و الרכاب واستعدوا للخصاب ثم اغيروا علی الرباب فلیس دونهم حجاب (سوار یاں تیار کرو اور نہب و غارت کے لئے مستعد ہو جاؤ۔ پھر قبائل رباب پر تاخت کرو اور وقت تمہارے اور ادن کے درمیان کوئی پردہ نہ رہے گا)

اس پر یہ لوگ تیار ہو کر قبائل رباب پر روانہ ہوئے۔ ضبہ اور عبدمناة اور سائے ہو گئے۔ اور بہت کثر سے قتل ہوئے۔ اور بہت لوگ ادن میں کے قید بھی ہو گئے۔ لیکن آخر کو باہم صلح ہو گئی۔

پھر قیس بن عاصم نے کچھ شہر کسے۔ جنہیں اوس نے اس پر اپنی خدمت کا اعلان کیا۔ کہ اوس نے صد قبائلی بکر کے پاس نہ بھیجا۔ اور انکی خدمت میں آکر شرف اندوز ہوا

پھر سحاح اپنے جزیرہ کے لشکر کو لیکر آگے بڑھی۔ اور رفتہ رفتہ بناج
سک آگئی۔ یہاں اون لوگوں پر آؤس بن خزیمہ ابھی نے بنی عمر کو لیکر تاخت کیا
اور ہذیل اور عتقہ کو گرفتار کر لیا۔ پھر فریقین نے اس امر پر اتفاق کیا کہ سحاح
قیدی چھوڑ دے جائیں۔ اور وہ اوس کے اور اون کے ساتھیوں کے
ملک میں نہ آئے۔

۴۰ سحاح کا ارادہ یا مہ پر اوسیلہ کا
اوسکی خاطر داری کرنا اور میلہ کی شریعت اور اپنے لوگوں سے یہ جمع کہا۔ علیکم بالیامہ
وذو ذیف الکمامہ فاتہا غزوۃ صرامہ لایحقکم بعدہ ملامہ (چلو چکر یا مہ کو لو
اور وہاں ایسی تیزی سے پہنچو جیسے تیز کبوتر اڑ کر جاتا ہے کیونکہ وہ بڑی
دلیری اور چالاک کی چڑھائی ہے۔ اس کے بعد پھر تم پر کچھ ملامت نہ رہیگی)
پھر اوس نے بنی ضیفہ کا قصد کیا۔ اور میلہ کو اسکی خبر چھوچی۔ تو اوسے
یہ اندیشہ پیدا ہوا۔ کہ اگر اوس نے سحاح کو روکا۔ اور اوسکی لڑائی میں مشغول ہوا
تو تمامہ اور شر جلیل بن حسنہ اور جو قبائل کہ اوس کے گرد و نواح میں رہتے ہیں
حجر پر جسے یا مہ بھی کہتے ہیں قابض ہو جائیں گے۔ اور جو کام اوسکا اسوقت
بنا ہوا ہے وہ سب بگڑ جائے گا۔ اس واسطے میلہ نے سحاح کو تحفہ اور ہدایا
بھیجے۔ اور اوسے خوش کیا۔

پھر اوس کے یاس آدمی بھیجا۔ اور درخواست کی کہ اگر مجھے امن دے
تو میں تیرے پاس بلا واسطہ ملاقات کو آتا ہوں۔ پھر جب اوس نے اوسے
امن دیدی۔ تو وہ بنی ضیفہ کے چالیس آدمی لیکر سحاح کے پاس گیا۔ اور میلہ

اوس سے کہا۔ کہ عرب کا نصف ملک ہمارا تھا۔ اور نصف قریش کا تھا۔ لیکن وہ اضافے چلتے۔ چونکہ قریش نے نصف ملک کو رد کر دیا۔ اس لئے وہ نصف اللہ تعالیٰ نے تجھے غایت کیا ہے اوسے تو لے لے۔

اس سبیلہ نے اپنے لوگوں کے واسطے یہ شرعی حکم جاری کیا تھا۔ کہ جس شخص کے ایک بیٹا پیدا ہو جائے تو وہ پھر عورتوں کے پاس اوس وقت تک نہ جائے کہ یہ لڑکا مر نہ جائے۔ اور پھر اوس کے مرتبے بعد عورتوں سے اوس وقت تک مباشرت کے کہ ایک لڑکا نہ پیدا ہو جائے۔ جب کوئی لڑکا پیدا ہو جائے تو پھر عورتوں سے مخالطت چھوڑ دے۔

۴۱ سباج کا حملہ یا مرد پر اور سبیلہ نکاح مگر بعض لوگ کہتے ہیں۔ کہ مسیلہ سباج کے اور اوس کا مہر اور آخری قسین اور سکا انے پر تخصن ہو گیا تھا سباج نے اوس سے کہا کہ قلعے سے نکل کر میرے پاس آ اوس نے کہا۔ کہ تو اپنے آدمیوں کو الگ کر دے تو میں آتا ہوں۔ جب اوس نے اپنے آدمیوں کو الگ کر دیا۔ تو مسیلہ آیا۔ اور اوس کے واسطے قبہ نصب کرایا۔ اور وہاں بخور سلگائے۔ اور خوشبو سے اونہیں معطر کیا کہ جس سے جماع کے خیال کو تحریک ہو۔ پھر وہاں اوس ملاقات کی۔ سباج نے اوس سے پوچھا۔ کہ تجھ پر اللہ تعالیٰ نے کیا وحی نازل کی ہے کچھ آدمین سے مجھے سنا۔ سبیلہ نے کہا اَلْوَرَّاءُ اِلٰی سَبَّاحٍ کَیْفَ فَعَلَ بِالْحَمَلِ اَخْرَجَ مِنْهَا نَسْمَةً تَسْبَعُ بِاَصْفَادٍ وَحَشَى (کیا تو اپنے پروردگار کو نہیں دیکھتا ہے کہ حاملہ عورتوں سے کیا کام کرتا ہے۔ اوس سے چلتے پھرتے جاندا نکالتا ہے جو نکلنے وقت پر دون اور جھیلون کے درمیان ہوتے ہیں) اس پر سباج

کہا۔ بھلا اور بھی کچھ سنا۔ میلہ نے کہا۔ اِنَّ اللّٰهَ خَلَقَ لِلنِّسَاءِ اَفْرَاجًا
وَجَعَلَ الرِّجَالَ لِهِنَّ اَزْوَاجًا فَوَلَّجَ فِيْهِنَّ اِيْلَاجًا ثُمَّ خَرَجْنَا
اِذَا نِسَاءٌ اَخْرَجًا فَيَنْتَحِنْنَ كَذٰلِكَ سَخَّرْنَا لِكُلِّ اُنْثَا جَا (اللہ تعالیٰ نے عورتوں
کو ذمّی سرج پیدا کیا ہے۔ اور مردوں کو اون کا جوڑا بنایا ہے۔ پس وہ
اون کی فرج میں اچھا دخول کرتے ہیں۔ پھر ہم جب چاہتے ہیں اون سے
اولاد کو نکالتے ہیں۔ اور وہ عورتیں ہمارے لئے نئے نئے بچے جنمیتی ہیں)
اسپر وہ اٹھ بولی۔ کہ اَشْهَدُ اَنْكَ بِنْتٌ (میں گواہی دیتی ہوں کہ تو نبی ہے)
میلہ نے کہا۔ تو اچھا ہم تم نکاح کر لیں اور میں اپنی قوم والوں اور تیری قوم کو
لیکر تمام عرب کو کہا جائیں۔ سچا نے کہا اچھا۔ تب میلہ نے ان نساء میں
اپنا مطلب چاہا۔

اَلَا فَرِحْتِ بِالنِّكَاحِ	فَقَدْ هَمَمْتَ بِالْمُضْغِ
-----------------------------	-----------------------------

تو اچھا ہم بستی کے واسطے اٹھ۔ بستر تیرے لئے تیار ہے

فَاَنْشَيْتِ فِی الْبَيْتِ	وَاَنْشَيْتِ فِی الْمَخْدَعِ
----------------------------	------------------------------

اگر تو چاہتی ہے تو گہر میں کرین گے۔ اور اگر تجھے منظور ہے تو چھوٹے کمرے میں چل

وَاَنْشَيْتِ سَلْقَانَ	وَاَنْشَيْتِ عَلٰی اَرْبَعِ
------------------------	-----------------------------

اور جو تو چاہے تو بیت لٹا کر اور اگر تو چاہے تو چار ہاتھ پر دون پر کھڑا کر کے

وَاَنْشَيْتِ بِثَلَاثٍ	وَاَنْشَيْتِ بِاَیِّ حِجِّ
------------------------	----------------------------

اور اگر تو کہے تو دو و ثلاث اوس کا (اندر کروں) اور اگر تو چاہے تو سب کا سب

سجاح بولی کہ سب کا سب۔ کیونکہ سب بہت بڑی چیز ہے میلہ نے کہا ہاں یہی تو مجھ پر وحی آئی ہے۔ پھر وہ اوس کے پاس تین روز رہی۔ اس کے بعد وہ اپنی قوم کے پاس لوٹ گئی۔

ادنیہوں نے پوچھا کہ کس طرح گزری۔ سجاح نے کہا کہ میلہ کو مین نے حق پر پایا۔ اس لئے اوس کا مین نے اتباع کیا۔ اور اوس سے نکاح کر لیا۔ ادنیہوں نے کہا۔ تو تجھے کچھ مہر بھی دیا۔ کہا کچھ نہیں۔ کہا تو تو اوس کے پاس پہر جا اور اپنا مہر اوس سے مانگ۔ سجاح اس لئے لوٹ کر آئی۔ مگر میلہ نے دیکھتے ہی حصن کا دروازہ بند کر لیا۔ اور پوچھا کہ کیون آئی ہے۔ سجاح نے کہا میرا مہر دے۔ میلہ نے کہا تیرا موزن کون ہے۔ کہا شبت بن ربیع الراجی میلہ نے اسے بلایا۔ اور کہا۔ کہ اپنے لوگوں میں جا کر یہ منادی کر دے۔ کہ میلہ رسول اللہ نے وہ دو نمازین فجر اور عشاء آفرہ کی جو محمد خدا کے یہاں سے لایا ہے تم کو معاف کر دیں۔ جب یہ مہر ادا ہو گیا تو وہ لوٹ گئی۔ اور اوس کے ساتھ اوس کے اصحاب بھی لوٹ گئے۔ جنہیں عطار دین حاجب اور عمرو بن اللہیم اور غیلان بن خرشہ اور شبت بن ربیع بھی تھے۔ اس پر عطار دین حاجب نے کہا۔

اَمْسَمْتُ بِنَيْتِنَا اَنْتَیْ نَطُوْفُهَا
وَاَصْبَحْتُ اَنْبِیَاءُ النَّاسِ ذُکْرِ اَنَا

ہماری بنیت تو ایک عورت ہے جس کے گرد ہم گھوما کرتے ہیں اور مخلوق کے انبیاء مرد ہوا کرتے ہیں

اور میلہ نے اوس سے اس بات پر صلح کر لی۔ کہ وہ یامہ کا ایک سال کا غلہ نصف تو آپ لے لے۔ اور کسی شخص کو اوس کے پاس چھوڑ جائے جو وہاں سے

باقی نصف غلہ وصول کر لے۔ سیاح نے نصف غلہ تولے لیا اور جزیرہ کو لوٹ گئی اور ہذیل اور عتقہ اور زیادہ کو چھوڑ گئی۔ کہ وہ باقی نصف غلہ لے لین۔ پہراؤ بچہ یکایک یہ خبر ملی۔ کہ خالد اون کے پاس آچھونچے۔ اس لئے وہ سب کچھ چھوڑ چھاڑ کر چلے۔

پھر اس کے بعد سیاح نبی تغلب میں رہی۔ اور کہیں نہ گئی۔ جب حضرت معاویہ کا زمانہ آیا۔ تب اونہوں نے ان لوگوں کو عام المجامع میں وہاں علیحدہ کیا۔ اس وقت سیاح بھی اون کے ساتھ آئی۔ اور یہ سب لوگ اچھے مسلمان ہو گئے اور وہ بھی پکی مسلمان ہو گئی۔ اور بصرہ کو چلی گئی۔ اور وہیں مر گئی۔ اس کے جنازہ کی نماز سمرقہ بن جندب نے پڑھی تھی۔ جو حضرت معاویہ کی طرف سے وہاں کا عامل تھا۔ اس وقت تک زیادہ خراسان سے وہاں کا آکر عامل نہ ہوا تھا۔ اور بعض لوگوں نے یہ بھی بیان کیا ہے۔ کہ جب سبیلہ مارا گیا۔ تو سیاح اپنے ننہیاں میں یعنی نبی تغلب میں چلی گئی تھی جو جزیرہ میں رہتے تھے۔ وہیں وہ مر گئی۔ اور اس کے بعد اس کا کسی نے کچھ ذکر نہیں سنا۔

مالک بن نویرہ

۴۲ مالک کی پیشانی اور وکیع و سماعہ کا مکر اسلام میں داخل ہونا اور سوچ میں ہوا کہ اب کیا کرے۔ اور وکیع اور سماعہ بھی اپنے کئے کی خرابی کو جان گئے۔ اس لئے وہ بھی نیکی کی طرف رجوع ہوئے۔ اور ضد و نفسانیت

جب سیاح جزیرہ کو لوٹ گئی تو مالک بن نویرہ کے خیالات پیٹے۔ اور کئے پریشان ہوا

کو چھوڑ دیا۔ اور صدقات لئے۔ اور حضرت خالد کے پاس دو نو آئے۔

۴۳ انصار کی نافرمانی خالد کی بعد اس کے خالد جب سوارہ غطفان سے
الطاعت سے اور بدولی سے ساتھ جانا اور طلی سے فارغ ہو گئے تو انہوں نے

بطاح کا ارادہ کیا۔ جہاں کہ مالک بن نویرہ تھا۔ اور جو اپنے معاملہ میں متروک
ہو رہا تھا۔

اس وقت انصار جو حضرت خالد کے لشکر میں تھے انہیں چھوڑ کر الگ ہو گئے

اور کہنے لگے۔ کہ خلیفہ نے ہم سے یہ کہا ہے کہ جب ہم بزاخہ سے فارغ ہو جائیں

تو وہاں اس وقت تک ٹھہریں۔ ہیں۔ کہ خلیفہ ہمارے پاس کوئی دوسرا

حکم نہ بھیجیں۔ خالد نے کہا کہ انہوں نے مجھ سے کہا ہے کہ میں آگے جاؤں

میں تم پر امیر ہوں تم میرا حکم مانو۔ اگرچہ خلیفہ کا فرمان نہیں آیا ہے۔ مگر یہ

فرصت اور موقع کا وقت انتظار کرنے میں ہاتھ سے نکل جائے گا اگر میں خلیفہ

کو اس کی اطلاع دیتا تو خلیفہ کے پاس سے فرمان ضرور آ جاتا۔ لیکن میں نے

انہیں اطلاع نہیں دی۔ اس لئے کوئی حکم نہیں آیا ہے۔ اگر ہم پر کوئی بلا

ناگہانی آپڑے۔ کہ جس میں خلیفہ نے کوئی حکم نہ دیا ہو تو کیا اس وقت جو بہتر

ہم کو معلوم ہو گا وہ ہم نہ کریں گے۔ اور اسی واسطے میں اور جو لوگ میرے

ساتھ ہیں مالک کی طرف جاتے ہیں اور انصار پر ہم زبردستی نہیں کرتے۔

انہیں اختیار ہے چاہے جائیں چاہے نہ جائیں۔ یہ کہا اور خالد چلے گئے

اس کے بعد انصار دلوں میں نادام ہوئے۔ اور کہنے لگے کہ اگر ان لوگوں کی

فتح ہوئی تو جو مال غنیمت ملے گا اس سے ہم محروم رہیں گے۔ اور اگر ان کی

شکست ہو گئی۔ تو لوگ ہم سے بے اعتبار ہو جائیں گے۔ اور ہم سے الگ بھاگیں گے۔ اس لئے انصار بھی اون سے جا ملے۔

۴۴ خالد کا بطاح میں جانا اور مالک کا اپنی فوج توڑ دینا۔

پھر خالد چلے۔ اور رفتہ رفتہ بطاح میں پھونچے۔ لیکن انہیں کوئی لڑائی والا نہ ملا کیونکہ انہیں مالک بن نویر نے متفرق کر دیا۔ اور اون کو جمع ہونے سے منع کر دیا تھا۔ اور کہا تھا کہ بنی ربیع ہم سے اسلام میں داخل ہونے کو کہا گیا تھا۔ مگر ہم نے اوسمیں شامل ہونے میں دیر کی۔ جس سے ہم ترقی میں پیچھے رہ گئے۔ میں نے اس معاملہ میں غور کیا ہے۔ تو اوس سے مجھے معلوم ہو گیا ہے کہ اہل اسلام کا کام خود بخود بنتا چلا جاتا ہے۔ اور جب تم دیکھو کہ تمہارے لوگ کام پر جی نہیں لگاتے تو پھر اوس قوم کا مقابلہ کرنا نہ چاہئے کہ جس کا کام بن رہا ہے۔ اس لئے تمہیں چاہئے کہ متفرق ہو جاؤ۔ اور انکی شریعت میں داخل ہو جاؤ۔ اس واسطے وہ لوگ متفرق ہو گئے تھے۔

۴۵ مالک کی گرفتاری اور ایک دھوکے سے اوس کا قتل۔

جب خالد بطاح میں پہنچ گئے۔ تو انہوں نے چاروں طرف فوجیں بھیجاں شروع کیں۔ اور انہیں حکم دیا کہ مخلوق کو اسلام کی طرف بلائیں۔ اور جو لوگ ملین اور نہیں ہاگے یا س لے آئیں۔ اگر کوئی آنے سے انکار کرے تو اسے قتل کر دیں۔ حضرت ابو بکر نے اون لوگوں سے کہدیا تھا کہ جہاں کہیں تم جاؤ وہاں دیکھو کہ وہ لوگ اذان دیتے ہیں یا نہیں۔ اگر وہ لوگ اذان دیتے ہوں۔ تو ان سے کچھ ہمت کہو۔ اور اگر اذان کی آواز وہاں نہ سنو تو ان سے قتال کرو۔ اور ان پر تاخت کرو۔

اگر وہ اس طرح اسلام کو مان لیں۔ تو اون سے زکوٰۃ طلب کرو۔ اگر وہ اسپر راضی ہوں تو اونکا اسلام قبول کرلو۔ اور اگر اس پر راضی نہوں تو اون سے لڑائی لڑو۔

چنانچہ اسی قاعدہ کے بموجب خالد نے لڑائی کرنا شروع کی۔ اور ان کے سوار مالک بن نویرہ وغیرہ بنی ثعلبہ بن یربوع کے کچھ لوگوں کو کپڑا لائے۔ جہاں سریہ گئے ہوئے تھے۔ ان سرہوں میں ابوقادہ بھی تھا (اور یہ انہیں انصار میں سے تھا جنہوں نے خالد کی نافرمانی کی تھی اور بددلی سے اون کے ساتھ گئے تھے) اور نیزہ اون گواہوں میں سے تھا جنہوں نے کہا تھا کہ مالک بن نویرہ کے ساتھیوں نے اذان دی اور نماز پڑھی تھی۔ جب ان گواہوں میں اختلاف ہوا اور کسی نے کہا اذان دی تھی اور کسی نے کہا کہ نہیں دی تھی۔ تو خالد کے آدمیوں نے انہیں سردی کی رات میں جہاں کوئی مقام کا بجاؤ نہ تھا قید کر دیا۔ پھر خالد کے حکم سے منادی نے یہ ندا کی۔ کہ **دٰثُوا اسرا کھو اپنے اپنے قیدیوں کو گرم کپڑے پہناؤ** مگر اس کے اصطلاح بنی کنانہ میں یہ معنی تھے۔ کہ قیدیوں کو قتل کر دو۔ چونکہ یہی لوگ اون کے اکثر نگران تھے۔ انہوں نے سمجھا کہ خالد نے اون کے قتل کا حکم دیا ہے حالانکہ انہوں نے (ازراہ ترجمہ) صرف گرم کپڑے پہنانے کو کہا تھا۔ اس واسطے قیدیوں کے محافظوں نے قیدیوں کو قتل کر دیا۔ ضراب بن الازور (کنانی) نے مالک کو قتل کیا تھا۔ جب خالد نے اس قتل کا شور و غوغا سنا تو وہ فوراً مکان سے نکلے۔ کہ دیکھیں یہ کیا بلا پیش آئی ہے۔ مگر جب معلوم ہوا۔ تو اسوقت لوگ انہیں مار چکے تھے۔ اس لئے خالد نے کہا۔

اللہ کو جو کام کرنا ہوتا ہے تو وہ پھر ہو ہی کر رہتا ہے۔ جب مالک مارا گیا تو خالہ نے اوس کی بی بی ام تمیمہ سے نکاح کر لیا۔

۴۶ مالک کے قتل کے باعث عمر کی (خالہ حضرت عمر کے قریبی رشتہ دار تھے۔ شکایت خالہ کی نسبت اور خالہ کا عذر

جب اونہون نے یہ حال سنا تو اس خیال سے کہ بداندیش خالہ کے گناہ کی معافی کو حضرت عمر کے دباؤ پر محمول نہ کریں۔ اور اس اسلام میں کوئی فساد نہ پیدا کر دین اور اونہون نے خود اس معاملہ کو ہاتھ میں لیا اور عمر نے ابوبکر سے کہا۔ کہ خالہ کی تلوار مسلمانوں پر چل رہی ہے۔ اور اس باب میں حضرت ابوبکر سے بہت جوش کے ساتھ گفتگو کی۔ اور جب اس معاملہ میں اونکا مبالغہ حد سے گزر گیا۔ تو حضرت ابوبکر نے کہا۔ کہ خالہ نے اس معاملہ میں کچھ بدیل کی ہوگی۔ اور اوس میں اوس نے خطا کی ہے۔ خالہ کی نسبت تم اپنی زبان کو رکھو جس تلوار کو اللہ تعالیٰ نے کفار پر نکلوایا ہے میں اوسے میان میں کبھی نہ ڈالوں گا اور مالک کے وارثوں کو اوس کی ویت دیدی۔ اور خالہ کو اپنے پاس بلایا۔

جب خالہ آئے تو مسجد میں داخل ہوئے۔ وہ اسوقت ایک قبا پہنی ہوئے اور غلامہ میں تیر لگاے ہوئے تھے۔ وہاں عمر آئے۔ اور اٹھ کر اون کے تیر نکالے اور اونہیں توڑ ڈالا۔ اور اون سے کہا کہ تو نے ایک سلمان کو قتل کر ڈالا۔ اور پھر اوس کی عورت سے مجامعت کی۔ واللہ میں تیر سے بھی پیہروں سے تجھے سنگسار کروں گا۔ خالہ اسوقت خاموش تھے۔ زبان سے کچھ نہ کہتے تھے۔ وہ جانتے تھے کہ ابوبکر کی رائے بھی ایسی ہی ہوگی۔

پھر وہ ابوبکر کے پاس پہنچے۔ اور جو حال تھا وہ سب اونہیں سنایا۔

اور جو کچھ غدر تھا وہ سب اُن کے روبرو بیان کیا۔ حضرت ابو بکر نے اُن کا غدر قبول کیا۔ اور اُن کے قصور سے تجاوز کیا۔ مگر اس تزویج پر اُن کو ملامت کی۔ جسے ایامِ حرب میں عرب لوگ کراہیت کی نگاہ سے دیکھتے تھے۔ پھر اس کے بعد خالد ابوبکر کے پاس سے باہر نکلے۔ عمر دروازہ پر بیٹھے ہوئے تھے۔ خالد نے اُنہیں دیکھ کر کہا۔ ”اے ابنِ ام سلمہ کیا کر سکتے ہو؟“ اس سے عمر جان گئے کہ ابو بکر اُن سے راضی ہو گئے۔ اس لئے غم نہ اُنہیں کچھ جواب نہ دیا۔

بعض لوگوں نے اس روایت کو اس طرح بھی بیان کیا ہے۔ کہ جب مسلمانوں نے ایک رات میں جا کر مالک کو اور اس کے اصحاب کو گھیرا تو اُنہوں نے بھی ہتیار اٹھائے۔ سپہراؤں کو لوگوں نے کہا ہم تو مسلمان ہیں۔ مالک کے لوگوں نے کہا کہ ہم بھی مسلمان ہیں۔ خالد کے آدمیوں نے کہا تو ہتیار رکھ دو پھر جب اُنہوں نے ہتیار رکھ دیے۔ اور نماز پڑھی اس حالت میں خالد نے اس کے قتل کی سبقت جو غدر کیا وہ یہ تھا کہ مالک بن نویرہ نے اُنہیں گفتگو میں کہا میں نہیں خیال کرتا کہ تمہارے صاحب نے ایسا ایسا کیا ہو (صاحب سے مراد اسکی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہے) اس پر خالد نے کہا کہ کیا تو اُن کو ہمارا صاحب بتاتا ہے اور اپنا صاحب نہیں کہتا۔ کیا وہ تمہارے صاحب نہ تھے۔ اسی پر اس کی گردن مار دی۔

۴۷ ابو بکر کا متمم کو دیت دینا اور
حضرت عمر کا اس کی تسلی کرنا۔

متمم بن نویرہ ابو بکر کے پاس آیا۔ اور اپنے بھائی کے خون کا دعویٰ کیا۔ اور جو سبایا اس کی قوم کے تھے وہ اُن سے طلب کیے۔ حضرت ابو بکر نے سبایا کی واپسی کا حکم دیدیا۔ اور متمم کو اس کے بھائی کے قتل کی ہیبتِ المال سے دیت دلائی۔

جب یہ متم حضرت ع کے پاس آیا۔ تو ادھون نے اوس سے پوچھا کہ تجھے اپنے بھائی پر کس قدر رنج ہوا۔ کہا مجھے ایک برس اوس پر روتے گزر گیا جب تک میری چھوٹی ہوئی آنکھ نے میری اچھی آنکھ کو رونے میں مدد دی میں برابر ادھر روتا ہی رہا۔ میں جب کبھی کہیں راستہ میں آگ جلتی دیکھتا ہوں تو حسرت سے میں قافلہ کے پیچھے رہ جانے کے قریب ہو جاتا ہوں کیونکہ وہ ہمیشہ رات کو اس غرض سے آگ جلائے رہتا تھا کہ کہیں کوئی مسافر آوے اور اندھیری رات کے سبب اوس کے مکان تک نہ پہنچ سکے۔ حضرت ع نے کہا کہ مالاک کے کچھ اوصاف بیان کرو۔ متم نے کہا اوس کی عادت تھی وہ بڑے سرکش گھوڑوں پر سوار ہوتا۔ اور ایک اونٹ پر دو طلب توشہ دان لادتا جنہیں کھانا مچاچ بھرا ہوتا تھا۔ اور سردی کی راتوں میں ایک چھوٹا سا شملہ باندھے اور خطی نیزہ ناگ کے نیچے دبائے رکھتے پہر کرتا تھا۔ اور کھانا لوگوں میں تقسیم کیا کرتا تھا اور صبح لوٹ آتا تھا اور اوس کا چہرہ چاند کا تکرار تھا۔ حضرت ع نے کہا اوس کی نسبت کچھ تو نے اشعار کہے ہوں تو مجھے سنا۔ اس پر اوس نے اپنا یہ مرثیہ سنایا۔

وَمَا كَدُّ مَا نَجِدُ مِمَّا حَبَبَةٌ مِمَّا لَدَّهِ حَرْقٌ قَلِيلٌ لِّتَصَدَّقَا

اور ہم وہ جو بھائی خرید کر وہ دونوں بیون کی طرح ایک مدد راز تک ساتھ ساتھ رہا کرتے تھے کہ اگر کچھ تھوڑا کچھ جدا نہ ہوں گے

فَلَمَّا تَفَرَّقَا كَانَا وَمَا لَنَا لَطُولُ الْجَمَاعِ لَوْ نَبِتُ لِكَلِمَةٍ مَعَا

مگر جب تک ایک اجتماع اور ساتھ رہنے کے بعد جدا ہو گئے۔ تو ایسی ہو گئے کہ میں ادا کا کبھی ایسا نہ بھی ساتھ نہیں ہو سکتے

اس پر حضرت ع نے کہا کہ اگر مجھے شعر کہنا آتا تو میں بھی اپنے بھائی زید کا

مرثیہ کہتا۔ متم نے کہا امیر المومنین میرے اور آپ کے بھائی کی برابری نہیں ہو سکتی۔ اگر میرا بھائی بھی اسی طرح مارا جاتا جیسا آپ کا بھائی مارا گیا ہے تو میں اوس پر کبھی نہ روتا۔ حضرت عمنے کہا جس طرح تو نے میری تسلی کی ہے آج تک کسی نے میری تسلی نہیں کی۔

اس لڑائی میں ولید اور ابو عبیدہ عمارۃ بن الولید کے دو فبیٹے مارے گئے تھے جو خالد کے بھائی کے بیٹے تھے۔ اور رسول اللہ کے اصحاب میں سے تھے۔

میلہ اور اہل مملہ

۴۸ عکرمہ کی شکست میلہ سے اور ابوبکر کا اسے اور شرجیل کو دشمنوں پر بھیجنا یہ ہم اور پر بیان کر آئے ہیں کہ میلہ نبی صلعم کے پاس آیا تھا۔ پھر جب نبی صلعم نے وفات پائی اور حضرت ابوبکر نے مزیدین پر فوجیں بھیجیں تو عکرمہ بن ابی جہل کو لشکر دیکر میلہ کی طرف روانہ کیا۔ اور شرجیل بن حسنہ کو بھی اوس کے پیچھے بھیجا۔ عکرمہ نے اس وقت بڑی جلدی کی۔ اور اون سے لڑ پڑا۔ جس سے دشمنوں نے اوسے شکست دیدی۔ جب یہ خبر شرجیل کو معلوم ہوئی تو راستہ میں جہان تھا وہیں ٹھہر گیا۔ اور عکرمہ نے ابوبکر کو لکھا کہ یہاں ایسا حال گزرا ہے۔ حضرت ابوبکر نے اوسے لکھا۔ کہ میں تجھے ہرگز دیکھنا نہیں چاہتا اور نہ تجھے چاہئے کہ مجھے تو دیکھے۔ تو اگر یہاں لوٹ کر آئیگا تو لوگوں کو شکستہ دل کر دیگا۔ چاہئے کہ تو آگے جا کر خدیفہ اور عرقہ سے مل جائے اور عمان اور مہرہ والوں سے لڑے۔ پھر تو اور تیرا لشکر ان لوگوں سے الگ ہو کر آگے بڑھے۔ اور جا کر مین اور حضرموت میں مہاجر بن ابی امیر سے مل جائے۔

اور شرجیل کو حکم لکھ بھیجا کہ خالد کے آنے تک وہیں راستہ میں ٹھہرا رہے۔ اور جب یلیہ سے فراغت ہو جائے تو عمر بن العاص کے پاس جا کر بنی قضاء کے مقابلہ میں انہیں مدد دے۔

۴۹ خالد کی روانگی میلہ پر اور شرجیل کی میلہ سے شکست اور اہل بدر کی غفلت

پھر جب حضرت خالد بطاح سے لوٹ کر حضرت ابوبکر کے پاس آئے اور ان سے اپنے الزام کا عذر کیا۔ تو اسے ابوبکر نے قبول و منظور کر لیا۔ اور ان سے راضی ہو گئے اور انہیں میلہ کی طرف روانہ فرمایا۔ اور ہاجرین اور انصار کو کثرت سے اون کی مدد کے لئے بھیج دیا۔ یہ وقت انصار پر ثابت بن قیس بن شماس اور ہاجرین پر ابو حذیفہ اور زید بن الخطاب امیر تھے۔

جب تک یہ مدد خالد کے پاس پہنچی۔ اس وقت تک وہ بطاح میں قیام پذیر رہے۔ پھر جب یہ لوگ اون کے پاس پہنچ گئے تو وہ یہاں سے روانہ ہوئے۔ بنی حنیفہ کی تعداد اس وقت بہت بڑی تھی۔ چالیس ہزار سپاہی تک اور اس جمع ہو گئے تھے۔

(مگر عکرمہ کی طرح شرجیل نے بھی دشمن کی قوت کا اندازہ نہ کیا) اور شرجیل نے بھی جلدی کی۔ اور خالد کے آنے سے پہلے ہی میلہ سے لڑائی کی ٹھہرا دی۔ میلہ نے اسے بھی نچا دکھایا۔ خالد نے شرجیل کو اس پر ہلاکت کی۔ اور ابوبکر نے خالد کے لئے مدد بھیجی۔ اور سلیط کو آدمی دیکرا اون کے پاس بھیجا۔ کہ اون کی تائید کے لئے پیچھے رہے۔ تاکہ دشمن خالد کے پیچھے سے کچھ تکلیف نہ پہنچائے۔ حضرت ابوبکر کہتے تھے کہ میں بدر والوں کو لڑائی کے لئے نہیں بھیجوں گا۔

اونہیں اس سے اس وقت تک الگ رکھوں گا۔ کہ وہ اپنے نیک اعمال کے لیے خدا تعالیٰ سے جا کر نزل جائیں۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ اُن کے اور نیز اور صالحین کی جو سے اکثر آفات و مصائب کو رفع کویتا ہے۔ اور لڑائی میں اُن کے انتصار کی اس قدر ضرورت نہیں ہے۔ مگر حضرت عمرؓ کی رائے تھی کہ اُن کو لشکر وغیرہ کی امارت پر مقرر کیا جائے۔

۵۰ مسیلہ کی نبوت کیلئے ہمارا رجال مسیلہ کے ساتھ ہمارا رجال باحیم بابا کا غنفہ کی گواہی اور مسیلہ کی نبوت کی باتیں۔ بھی تھا جو پہلے بنی صلعم کے پاس ہجرت کر کے آیا تھا۔ اور قرآن پڑھ گیا اور مسائل فقہ بھی سیکھ گیا تھا۔ اور رسول اللہ نے اسے یمامہ والوں کے پاس بطور معلم کے بھیجا تھا۔ اور خیال کیا تھا کہ وہ مسیلہ کے بڑھلا لوگوں کو بڑھکاے گا۔ مگر اس شخص نے بنی حنیفہ میں مسیلہ سے بہت زیادہ فتنہ برپا کیا اُس نے جا کر دمان گواہی دی۔ کہ محمد صلعم کہتے تھے کہ مسیلہ نبوت میں میرا شریک ہے۔ اس کی گواہی کو بنی حنیفہ نے سچ سمجھا اور مسیلہ کی نبوت کو اس واسطے مان لیا۔ اور اسی وجہ سے مسیلہ اس کا بہت کچھ کہنا مانتا تھا۔ اور مسیلہ کا موزن عبد اللہ بن النواجہ تھا۔ اور جو شخص اوسکی اقامت کیا کرتا اوس کا نام حمیر بن عمیر تھا۔ حمیر کہا کرتا تھا۔ اَشْهَدُ اَنْ مَسِيْلَةَ يَزْعُمُ اَنْهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ رَيْنِ گواہی دیتا ہوں کہ مسیلہ اپنے آپ کو رسول اللہ سمجھتا ہے) اس پر مسیلہ نے اوس سے کہا کہ اُفْضَحْ مُحَمَّدًا فَلَيْسَ فِي الْجَنَّةِ حَيْدَرٌ حمیر صاف صاف کہو بات کے اول بدل کر کہتے ہیں کچھ عمدگی نہیں ہوتی) یہ الفاظ سب سے پھلو اسی نے کہے ہیں۔ اور جو باتیں مسیلہ بیان کیا کرتا اور کہتا کہ یہ مجھ پر وحی نازل ہوئی ہے اُن میں سے ایک یہ تھی

يَا ضَفَدْعُ بِنْتُ ضَفَدْعٍ نَقَى مَا تَنْقَيْنَ أَمَّا لَكَ فِي الْمَاءِ رَاسُفَاكُ
فِي الطِّينِ لَا الشَّارِبَ تَمْنَعِينَ وَلَا الْمَاءَ تَمَكَّدِينَ راس
مینڈ کی مینڈ کی کی بیٹی تو صاف کراوے جسے تو صاف کرتی ہے۔ تیرا اوپر جی حصہ
تو پانی میں ہے اور نیچے کا حصہ مٹی میں ہے۔ نہ تو پانی پینے والے کو منع کرتی ہے
اور نہ تو پانی کو گدلا کرتی ہے (اور یہ بھی اوسے کا قول ہے وَالْمُبْدِيَاتِ ذُرْعًا
وَالْحَاصِدَاتِ حَصْدًا وَالذَّارِيَاتِ ذَحًّا وَالطَّاحَاتِ طَحًّا
وَالخَائِزَاتِ خُبْزًا وَالنَّارِدَاتِ ثَرْدًا وَاللَّاقِمَاتِ لُقْمًا
إِهَالَةً وَسَمًا لَقَدْ فَضَّلْتُهُ عَلَى أَهْلِ الْوَبْرِ وَمَا سَبَقُوا أَهْلَ الْمَدِينِ
رَبِّكَرًا فَامْنَعُوهُ وَالْمَعْنَى فَأَوْدُوهُ وَالْبَاغِي فَتَأَوُّوهُ (قسم ہے کہیتی
کرنے والوں کی اور قسم ہے کہیتی کاٹنے والوں کی اور قسم ہے بھوسہ صاف
کرنے کے لے گیہوں کو ہوا میں اور آنے والوں کی اور قسم ہے آٹا پسینے والوں کی
اور قسم ہے روٹی پکانے والوں کی اور قسم ہے سالن پکانے والوں کی اور قسم ہے
تیل اور گھی کے لقمہ لینے والوں کی کہ تم کو صوف والے (بادیہ نشین یا بدوے)
عربوں پر فضیلت دے گئی ہے۔ اور مٹی (سے مکان بنانے) والے (شہری
عرب بھی) تم سے بڑھ کر نہیں ہیں۔ تم اپنی سوکھی روٹی کی جو بے سالن کے جو
حفاظت کرو۔ اور عاجز در ماندہ کو پناہ دو۔ اور طالب اور مانگنے والے کو اپنی پاس ٹھہرائی
ایک مرتبہ ایک عورت میل کے پاس آئی۔ اور کہنے لگی ہمارے نخلستان میں بنبری
نہیں رہی اور کنوے خشک ہو گئے ہیں۔ تو اللہ تعالیٰ سے ہمارے پانی اور
نخلستان کیلئے دعا مانگ۔ جیسے کہ محمد صلعم نے نہران کے رہنے والوں کے واسطے

دعائمانگی تھی۔ میلے نے نہار سے پوچھا۔ کہ کیا محمدؐ نے ہزمان والون کے واسطے
 دعائمانگی تھی اور مانگی تھی تو کیسی دعائمانگی تھی۔ اوس نے کہا۔ ہان بنی صلی اللہ علیہ وسلم
 نے دعائمانگی تھی۔ اور اودن کے کنوؤن کے پانی کو لیکر اوس سے منہ میں غرغہ کیا
 اور پھر کنوؤن میں کلی کر دی تھی۔ اوس سے کنوؤن میں سے پانی ابل پڑا تھا۔
 اور خرما کے ہر ایک درخت میں شاخیں پھوٹ آئیں۔ اور اوس کے چھوٹے
 چھوٹے پودوں میں کلیان نکل پڑیں۔ میلے نے بھی یہ سنکر ایسا ہی کیا۔ اس
 کنوؤن کا پانی اور گھٹ گیا۔ اور خرما کے درخت سوکھ گئے۔ مگر یہ بات اوس کے
 ہلاکت کے بعد ظاہر ہوئی۔

نہار نے میلے سے کہا تھا۔ کہ محمدؐ صلی اللہ علیہ وسلم بچوں پر ہاتھ پیرا کرتے
 تھے۔ تو بھی بنی حنیفہ کی اولاد پر ہاتھ پیرا کر۔ چنانچہ میلے نے اوس کے کہنے کے
 مطابق بچوں کے سر دھوئے اور اونکی تہوڑیوں پر ہاتھ پیرا۔ مگر بجائے برکت کے
 اس کے برخلاف اثر ہوا۔ یعنی جس جس لڑکے کے سر پر اوس نے ہاتھ پیرا
 وہ سب گنچ ہو گئے اور جس جس لڑکے کی حقوڑی کو چھوا وہ تھلائے لگا۔ مگر یہ بات
 بھی اوس کے ہلاکت کے بعد ہی ظاہر ہوئی۔

کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ اوس کے پاس طلحہ النمری آیا تھا۔ اور اوس سے
 اوس کی نبوت کا حال پوچھا تھا میلے نے کہا میرے پاس شب کی تاریکی میں ایک
 شخص آیا کرتا ہے۔ طلحہ نے کہا میں گواہی دیتا ہوں کہ تو جھوٹا ہے۔ اور محمدؐ سچا
 مگر ربیعہ کا جھوٹا بنی مضر کے سچے بنی سے میرے لئے محبوب ہے یہ شخص میلے کے ساتھ
 جنگ عقر بارمین کا فرہی مارا گیا۔

۵۱ خالد کا میلہ کے پاس پہنچنا غرض جب میلہ کو معلوم ہوا۔ کہ خالد اوس کے قریب آ پہنچے تو اوس نے بھی اپنا لشکر اور مجاہدہ کو گرفتار کر لینا۔

عقربار (مقام واقع یامہ) میں لاکر ڈالا۔ اور لوگ اوس کے پاس آئے۔ اور مجاہدہ بن مرارہ ایک سر یہ لیکر نکلا۔ کہ بنی عامر میں جو اوس کا خون چاہئے ہے اس کا انتقام اون سے لے۔ مسلمانوں نے اسے پکڑ لیا۔ اور اوس کے ساتھیوں کو بھی گرفتار کر لیا۔ حضرت خالد نے اوس کے ہمراہیوں کو قتل کر دیا۔ مگر مجاہدہ کی شرافت کے سبب جو اس سے بنی حنیفہ میں حاصل تھی نہ مارا۔ یہ لوگ جنہیں خالد نے قتل کیا شمار میں چالیس سے لیکر ساٹھ تک تھے۔

اور میلے اپنے اموال اپنی پشت کی طرف چھوڑے تھے۔ میلہ کا بیٹا شرجیل بھی لڑائی میں تھا۔ اور لوگوں سے کہنا جاتا تھا۔ اسے بنی حنیفہ آج تم اپنی شرم وغیرہ کے واسطے لڑو۔ کیونکہ اگر تم بھاگ گئے۔ تو تمہاری عورتیں لڑائی بنائی جائیں گی۔ اور بغیر خطبہ اور رسومات شادی کے اون کو دشمن گھروں میں ڈال لین گے۔ اس لئے چاہئے کہ تم اپنے ننگ و ناموس کے واسطے لڑو۔ اور اپنی عورتوں کو بچاؤ۔ چنانچہ عقربار میں اونہوں نے لڑائی شروع کر دی۔

۵۲ لڑائی کا آغاز درشت خون کشی سے ہوا۔ مہاجرین کا راہیت اوس وقت سالم کے پاس جو ابو حذیفہ کے مولیٰ تھے۔ اور اون سے پہلے راہیت عبداللہ بن حفص بن غانم کے پاس تھا جو قتل ہو گیا تھا۔ اس لئے لوگوں نے سالم سے کہا۔ کہ ہمیں تمہاری جان کا اندیشہ ہے۔ اونہوں نے کہا۔ اگر اس وقت مجھے اپنی جان کا اندیشہ ہو تو میں حامل اور حافظ القرآن ہونا (بیکار ہی نہیں بلکہ) بہت بُرا ہو جائے گا۔ اور انصافاً

کا رایت ثابت بن قیس بن شماس کے پاس تھا۔ اور عرب کے قبائل کے رایت اپنے اپنے قبائل کے سرداروں کے پاس تھے۔

غرض فریقین کا مقابلہ ہوا۔ اور سب سے اول مسلمانوں کے مقابلہ میں نہار الرجال بن عنفہ نکلا۔ اور مارا گیا۔ اسے زید بن الخطاب نے قتل کیا۔ اور لڑائی اس قدر شدت سے ہوئی کہ ایسی آج تک مسلمانوں سے کبھی لڑائی نہیں ہوئی تھی اور آخر کو مسلمانوں کو پیچھے ہٹنا پڑا۔ اور بنی حنیفہ کو تنہا خالدا اور مجاعہ پر جانے کا موقع مل گیا۔ اور خالدا اپنا خیمہ چھوڑ کر پیچھے ہٹا۔ اور بنی حنیفہ ان کے خیمہ میں داخل ہوئے۔ اس وقت مجاعہ ان کے خیمہ میں ان کی بی بی کے پاس تھا۔ خالدا اسے اپنی بی بی کے حوالہ کر آئے تھے۔ بنی حنیفہ نے چاہا کہ ان کی بی بی کو قتل کر دیں۔ مجاعہ نے کہا کہ اسے قتل نہ کرو میں اس کا جارہوں۔ بنی حنیفہ نے اس لئے اونکی بی بی کو چھوڑ دیا۔ اور مجاعہ نے ان سے کہا کہ مردوں کی جا کر خبر لو۔ اور انہوں نے خیمہ کے ٹکڑے ٹکڑے کر دیے۔ مسلمانوں نے آپس میں ایک دوسرے کو آواز دی۔ اس پر ثابت بن قیس نے کہا اے مسلمانو تمہاری کیسی بری عادت ہو گئی ہے۔ اے اللہ یہ لوگ یعنی پیامہ والے جو کام کر رہے ہیں میں اس سے بیزار ہوں اور یہ لوگ ایسے مسلمان جو کام کر رہے ہیں اونکی طرف سے میں غدر کرتا ہوں۔ پھر جا کر لڑائی میں گھس گیا۔ اور مارا گیا اور زید بن الخطاب نے کہا۔ اب رجال کے بعد کسی کو ذبح نہیں کروں گا واللہ میں اس وقت تک کسی سے نہ بولوں گا کہ دشمنوں کو شکست نہ دیدوں یا خود مارا نہ جاؤں۔ تب اس وقت میں اللہ تعالیٰ سے جا کر باتیں کروں گا اور اپنی حجت

بیان کروں گا۔ اسے لوگوں کو تم اپنی آنکھیں بند کرو۔ اور دانت میچ لو۔ اور دشمنوں کو مارو اور آگے بڑھتے چلے جاؤ۔ اور ایسے ہی ابو خذیفہ نے کہا اسے قرآن دالو قرآن اپنے نیک اعمال سے زینت دو۔ اور پہر خالد نے حملہ کیا۔ اور دشمنوں کو جہان کھے وہاں سے بھی پیچھے ہٹا دیا۔ اور لڑائی خوب جوش خروش سے ہونے لگی۔ نبی خذیفہ نے بھی آپس میں ایک دوسرے کو لڑائی پر برا بکھینچتے کیا۔ اور خوب شدت سے لڑائی کی۔ اس وقت کبھی تو مسلمانوں کا پلہ بھاری ہو جاتا۔ اور کبھی کافروں کا۔ اور اسی پلے پھلے میں سالم اور ابو خذیفہ اور زید بن الخطاب وغیرہ بڑے بڑے اولی البصائر شہید جب خالد نے لوگوں کی یہ حالت دیکھی۔ تو حکم دیا کہ لوگو کوئی ایسا نشان قائم کرو جس سے یہ معلوم ہو جائے کہ کس حی پر بلا آئی ہے۔ اور کہ ہر سے یہی نقصان پہنچ رہا ہے۔ اس واسطے انہوں نے نشان قائم کیا اس وقت لڑائی میں اہل البوادى مہاجرین اور انصار کے ساتھ ساتھ تھے۔ اور مہاجرین اور انصار دونوں کے ساتھ ساتھ تھے جب انہوں نے نشان قائم کیا۔ تو انہوں نے آپس میں ایک دوسرے سے کہا۔ کہ فرار سے آج حیا کرنا چاہئے۔ اس روز حبشی مصیبت مسلمانوں پر پڑی تھی ایسی کبھی انہوں نے اب تک نہیں دیکھی تھی اور یہ نہ معلوم ہوتا تھا کہ فیقتین میں کس پر بڑی سختی پڑ رہی ہے۔ صرف وقت تک اتنا ہی معلوم ہوا تھا کہ مہاجرین اور انصار اور اہل القرى میں قتل بہت ہوا اور ان میں اہل البوادى بہت مارے گئے۔

۵۳ حضرت خالد کی دانائی اور باوجود اس سخت ہنگامہ کے میلہ میدان میں دلاوری سے میلہ کی تسکوت۔

ثابت قدم رہا۔ اپنی جگہ سے ذرہ نہیں ہلا۔

دشمن کی فوج اوس کے گرد خوب جمع تھی۔ اور اچھی طرح وہاں لڑ رہی تھی۔ اس سے خالد نے یہ جان لیا کہ جب تک میلہ کو قتل نہ کیا جائے تب تک دشمن ٹھنڈے نہ پڑیں گے اور اون کا جوش رنج نہ ہوگا۔ بنی حنیفہ کے لوگ گو بہت ماری گئے مگر مگر اونہوں نے اپنے مقتولوں کی کچھ پروا نہ کی تھی۔

پھر خالد نکلے۔ اور میدان جنگ میں اپنا مبارز طلب کیا۔ اور اپنے شعا کا نعرہ مارا۔ اون کا شعار یا فتحی کا تھا۔ پھر اون کے مقابلہ میں جو کوئی میدان میں آیا اسے قتل کر ڈالا۔ اور مسلمان کو غلبہ ہو گیا۔ خالد نے میلہ کو پکارا۔ میلہ نے اون کا جواب دیا۔ خالد نے چند باتیں جو وہ میلہ سے چاہتے تھے اوس کے رو برو پیش کیں۔ اس وقت بات کے جواب دینے میں اوس کا طرزیہ تھا۔ کہ جواب دیجئے وقت وہ منہ پھیر کر اپنے شیطان سے پہلے مشورہ لے لیتا تھا۔ چنانچہ جب اس نے اپنے شیطان سے میدان میں نکلنے کا مشورہ لیا تو اوس سے منع کیا۔ اس سے اوس نے منہ پھیر لیا خالد سوار ہو کر اوس کی طرف چلے۔ اور اوسے لڑائی کے لئے مجبور کرنا چاہا۔ مگر وہ بیٹھے پھیر کر چل دیا۔ اور اوس کے اصحاب اپنی جگہ چھوڑ کر ہٹ گئے۔ ادھر خالد نے اپنے لوگوں کو آواز دیا۔ اور وہ سوار ہو کر چلے۔ کہ اسی میں دشمن کو شکست ہو گئی۔

۵۴ میلہ کا باغ میں پناہ لینا اور اس وقت بنی حنیفہ نے میلہ سے کہا۔ کہ توجو ہم سے وعدہ کرتا تھا وہ سب کہاں گئے۔ اوس نے

میلہ اور حکم الیامہ کا مارا جانا۔

کہا۔ کہ تم کو چاہئے اپنے تنگ و ناموس کے لئے لڑو۔ اور محکم نے پکار کر کہا اب بنی حنیفہ باغ یعنی باغ کی طرف چلو۔ اور اوس کی پناہ لو۔ اس واسطے وہ سب ایک باغ میں

گھس گئے (جس کا نام حقیقۃ الرحمان تھا) اور اوس کا دروازہ بند کر لیا۔

برابر بن مالک جو اسد بن مالک کا بھائی تھا اوس کا یہ قاعدہ تھا کہ جب کبھی وہ لڑائی میں جاتا تو اسے کپ کپی چڑھ جاتی تھی اور اوس کے دفع کے واسطے اس پر آدمی چڑھکر بیٹھا کرتے تھے۔ پہرہ پیشاب کر دیتا تھا۔ جب اوس کو پیشاب آ جاتا تو اسے جوش چڑھتا تھا۔ جیسے شیر کو جوش اٹھا کر تارہے۔ چنانچہ اس وقت بھی اسے کپ کپی چڑھ گئی۔ پہرہ جب اوس نے پیشاب کر لیا۔ تو اٹھا۔ اور کہا لوگو! دہراؤ۔ میں برابر بن مالک ہوں۔ چلو چلو میسرے پاس کو آؤ۔ اور بڑے جوش سے لڑائی شروع کر دی۔ جب بنی حنیفہ باغ میں جا گئے۔ تو برابر نے کہا اے مسلمانو مجھے تم اس باغ کے اندر ڈال دو۔ اور نہون نے کہا ہم تو تمہیں اندر دشمن کے ہاتھوں میں کبھی نہ ڈالیں گے۔ برابر نے انہیں متم دلائی کہ مجھے تم ضرور اندر ڈال دو۔ اس واسطے اسے اٹھا کر دیوار پر چڑھا دیا۔ اور وہاں سے وہ اندر کو کود گیا۔ اور باغ کے دروازہ میں جا کر لڑنے لگا۔ اور دروازہ پر قبضہ کر کے اسے مسلمانوں کے اندر گھوسنے کو واسطے کہول دیا۔ جس سے مسلمان اندر گھس گئے۔ وہاں نہایت ہی سخت لڑائی ہوئی اور دونوں طرف کے لوگ بکثرت مارے گئے۔ خصوصاً بنی حنیفہ تو بہت ہی مارے گئے۔ اور اس وقت تک برابر لڑتے رہے کہ میلہ نہ مارا گیا۔

میلہ کے قتل میں دو شخص شریک ہوئے تھے۔ ایک تو وحشی مولیٰ جبنہ بن مطعم کا تھا۔ اور دوسرا ایک انصاری تھا وحشی نے تو اس پر نیزہ مارا تھا۔ اور انصاری نے اپنی تلوار ماری تھی۔ ابن عسکرتے ہیں کہ ایک شخص نے چلا کر کہا

کہ اوسے تو ایک حبشی غلام نے مار ڈالا۔

پھر جب وہ مارا گیا تو بنی حنیفہ بھاگ گئے۔ اور چاروں طرف سے ادن پر تلوار پڑنے لگی۔ اور حضرت خالد کو بھی خبر پھونچی کہ میلہ مارا گیا۔ اس پر خالد نے میلہ کی لاش کی تلاش کا ارادہ کیا۔ اور مجاہد کو جو زنجیر وین میں بند ہوا تھا ساتھ لیا۔ کہ وہ میلہ کی لاش کو پہچان کر بتائے۔ چنانچہ مقتولوں کی دیکھ بھال کرنے لگے اور رفتہ رفتہ محکم الیامہ کی لاش پر پھونچے۔ جو ایک وضع دار آدمی تھا۔ خالد نے پوچھا کہ کیا یہی میلہ ہے مجاہد نے کہا نہیں۔ واللہ یہ تو بہت اچھی شکل کا شخص ہے۔ اور اوس سے ہزار درجہ بہتر ہے۔ یہ محکم الیامہ ہے پہرہ باغ کے اندر پہونچے۔ دیکھتے کیا ہیں۔ کہ ایک کمزور درنگ اور چٹائی ناک والا شخص پڑا ہے مجاہد نے کہا جسے تم دھونڈتے ہو وہ یہ ہے۔ تم نے اوس کا کام تمام کر دیا ہے۔ اب اس کا کچھ لٹکا نہیں رہا۔ خالد نے کہا ابھی حضرت بنی جنہون نے تم سے ایسے ایسے کام کرائے ہیں۔ محکم الیامہ کو عبد الرحمن بن ابی بکر نے قتل کیا تھا۔ انہوں نے ایک تیسرا اوس کی گردن میں اوس وقت مارا تھا جب کہ وہ کھڑا ہوا خطبہ کر رہا اور بنی حنیفہ کو لڑائی کے لئے تخریص و اشتعال دیر ہا تھا۔ اس تیسرے وہ مارا گیا۔

۵۵ مجاہد کا اپنی قوم کی ہمدردی کے واسطے
خالد کو دھوکا دیکر نرم شراب پر صلح کرانا۔
پھر مجاہد نے خالد کو دھوکا دیا۔ اور ادن سے فریبتے کہا کہ جن لوگوں سے اب تک آپ

لڑے ہیں۔ یہ وہ لوگ ہیں جو جلدی جلدی لڑنے کے لئے آگے دوڑ آئے ہیں۔ ابھی بنی حنیفہ کی فوجین کی فوجین باقی ہیں۔ اور ادن سے قلعہ اور حصن مہرے

ہوے ہیں۔ آپ کو چاہئے کہ اون لوگوں سے جلدی صلح کے پیغام سلام کیجئے اور جس طرح ہو سکے اپنی خط جان کے لئے اون سے صلح کر لیجئے۔ اور کہا کہ میں اون کے پاس جاتا ہوں اور اون سے مشورہ کرتا ہوں۔ چنانچہ وہ اون کے پاس گیا۔ اس وقت قلعوں میں بجز عورتوں بچوں اور شیوخ فانیہ اور کمزور مردوں کے اور کوئی نہ تھا۔ اوس نے جا کر اونہیں ہتیاروں سے مسلح کیا۔ اور عورتوں سے کہا کہ اپنے بال کہول دین اور طلحے اور چڑھ جائیں۔ اور اس وقت تک کہ وہ مسلمانوں کے پاس سے لوٹ کر نہ آئے ایسے ہی رہیں (اور یہ اوس نے اس لئے کیا تھا۔ کہ مسلمانوں کو یہ نہ معلوم ہوا کہ قلعوں میں جنگی آدمی نہیں ہیں)

پھر وہ خالد کے پاس آیا۔ اور کہا۔ کہ قلعہ والے تو آپ کی شرائط کو نہیں مانتے۔ خالد کو اس وقت یقین ہو گیا تھا۔ کہ قلعوں میں سپاہ بھجے ہوئے ہیں۔ اور مسلمان لڑتے لڑتے اس وقت لپٹ ہو گئے تھے اور لڑائی کو ایک عرصہ گزر گیا تھا۔ کہ روز روز ہوا کرتی تھی۔ خالد کی فوج کے آدمی چاہتے تھے۔ کہ اس فتح کے بعد لوٹ چلیں۔ اور اونہیں یہ نہ معلوم تھا۔ کہ دنیا میں کیا ہو رہا ہے۔ مہاجرین اور انصار مدینہ کے تین سو ساٹھ آدمی مارے جا چکے تھے۔ اور مدینہ کے سوا دوسرے مہاجرین میں سے تین سو آدمی شہادت پی چکے تھے اور ثابت بن قیس بن شماس بھی مارا گیا تھا۔ ایک مشرک نے اسکی ٹانگ کاٹ ڈالی تھی۔ ثابت نے اپنی ٹانگ ہی لیکر اوس کے ایسی ماری کہ اپنے قاتل کو قتل کر دیا اور بنی خنیفہ کے عقب بارہین سات ہزار آدمی مارے گئے تھے اور باغ میں بھی اتنے ہی آدمی اور اسی کے قریب قریب اور ادھر ادھر کپڑا دیکڑی میں ماری گئے تھے۔

اس لئے خالد نے اس طرح صلح کر لی۔ کہ جس قدر دشمنوں کے پاس سونا چاندی اور ہتھیار ہیں وہ سب دیدین اور اون کے نصف آدمی اور ایک قول کے بموجب چارم آدمی لونڈی غلاموں میں لے لئے جائیں

پھر جب صلح کے بعد دشمنوں نے قلعہ کھول دے۔ اور خالد وہاں گئے تو معلوم ہوا۔ کہ وہاں تو بچوں عورتوں اور کمزور آدمیوں کے سوا اور کوئی نہیں ہے خالد نے مجاہد سے کہا۔ کہ تو نے کینخت مجھے دھوکا دیا۔ کہا ہاں بے شک یہ لوگ میری قوم کے لوگ ہیں۔ جو کچھ مجھ سے اون کے لئے ہو سکا وہ میں نے کر دیا۔ اسی میں حضرت ابوبکر کے پاس سے فرمان آیا۔ کہ جس قدر دشمنوں کے آدمی ہاتھ آئیں اور وہ تابع ہوں انہیں قتل کر دیا جائے۔ مگر چونکہ خالد صلح کر چکے تھے انہوں نے اوس کے خلاف کو عذر سمجھا اور صلح کے شرائط کو پورا کیا۔

جب لوگ لوٹ کر مدینہ آئے۔ تو حضرت عمرؓ نے اپنے بیٹے عبداللہؓ سے جو ان لوگوں کے ساتھ لڑائی میں گئے تھے کہ زید تو مارے گئے تو زندہ ہے۔ زید سے پہلے تو کیوں نہیں مارا گیا۔ جا میسہ سامنے سے چلا جا۔ عبداللہ نے کہا کہ زید نے اللہ تعالیٰ سے شہادت کی درخواست کی تھی۔ اللہ تعالیٰ نے اوسکی دعا قبول کی۔ اور انہیں شہادت نصیب کی۔ میں نے بھی کوشش کی کہ مجھے بھی شہادت ملے مگر مجھے نہ ملی۔ میں اوس سے محروم رہا۔

۵۶ حضرت ابوبکر کا قرآن کو جمع کرانا اس پیامہ کی لڑائی کے بعد حضرت ابوبکر نے

حکم دیا کہ قرآن شریف کو جمع کیا جائے۔ کیونکہ صحابہ بہت قتل ہو گئے تھے۔ اور یہ اندیشہ ہو گیا تھا۔ کہ کہیں قرآن ہی دنیا سے نہ جاتا رہے۔ اس کا بیان تفصیل کے ساتھ ہم

س۳ ہجری میں کرین گے۔

۵۷ اکابر صحابہ کے نام جو بارہ کی لڑائی میں شہید ہوئے اور جو لوگ صحابہ میں سے یمامہ کی لڑائی میں شہید

ہوئے اور ان میں سے عباد بن بشر انصاری تھے جو بدر وغیرہ کی لڑائیوں میں شریک رہے تھے۔ اور عباد بن الحارث الانصاری بھی اس میں مارے گئے تھے۔ یہ بھی احد کی لڑائی میں شریک تھے۔ عمیر بن اوس بن عتیک الانصاری بھی اس میں مارا گیا تھا۔ یہ بھی جنگ احد میں شریک تھا۔ اور عامر بن ثابت بن سلمہ الانصاری بھی اس میں مارا گیا تھا اور عامر بن حزم الانصاری جو عمرو کا بھائی تھا اور بدری تھا وہ بھی اس میں مارا گیا تھا۔ اور باقی اوروں کے نام حسب ذیل ہیں۔

علی بن عبید اللہ بن الحارث جو بنی عامر بن لوی سے تھا اور رسول اللہ کی صحبت میں رہا تھا۔ عائذ بن معص الانصاری جسے بعض لوگ کہتے ہیں کہ بدر معونہ کی لڑائی میں مارا گیا تھا۔ فروہ بن النعمان جس کا نام بعض نے ابن الحارث بن النعمان انصاری بھی بتایا ہے اور جو احد کی لڑائیوں میں بھی موجود تھا۔

قتیس بن حارث بن عدی الانصاری جو براء بن عازب کا چچا تھا۔ اور جسے بعض لوگ کہتے ہیں کہ جنگ احد میں مارا گیا تھا۔ سعد بن جاز انصاری۔ جو جنگ اقدین بھی شریک تھا۔ ابو دجانہ انصاری جو بدری تھا۔ لیکن بعض کہتے ہیں کہ وہ اس وقت نہیں مارا گیا تھا۔ بلکہ اس کے بعد بھی ایک مدت تک زندہ رہا۔ اور جنگ صفین میں حضرت علی کے طرفداروں میں تھا و اللہ اعلم۔ سلمہ بن مسعود بن الانصاری نائب بن عثمان بن مظعون الحجازی جو مہاجرین حبش سے تھا اور بدر میں موجود تھا۔ نائب بن العوام جو زبیر کا حقیقی بھائی تھا۔ طفیل بن عمرو الدوسی جو خیبر کی لڑائی میں

شریک تھا۔ زرارہ بن قیس الانصاری جو رسول اللہ کی صحبت میں رہا تھا۔ مالک بن
 عمرو السلمی حلیف نبی عبد شمس جو بدری تھا۔ مالک بن امیہ السلمی یہ بھی بدری تھا۔
 مالک بن عوس بن عتیک الانصاری جو احد میں شریک تھا۔ مغن بن عدی
 بن الجہا البلوی حلیف الانصار جو عقبہ اور بدر وغیرہ میں موجود تھا۔ مسعود بن
 سنان الاسود حلیف بنی غنم جو احد میں موجود تھا۔ نعمان بن عسیر یا عسیر بن
 الربیع البلوی بدری۔ صفوان اور مالک عمر و السلمی کے دو نویٹے جو بدری تھے
 ضرار بن الازور الاسدی جس نے خالد کے حکم سے مالک بن نویرہ کو قتل کیا
 تھا۔ عبد اللہ بن الحارث بن قیس بن عدی السہمی جس کی نسبت کہتے ہیں کہ یہ
 عبد اللہ اور اوس کا بھائی سائب طائف میں قتل ہوئے تھے۔ عبد اللہ بن
 نحرمة بن عبد العزی العامری عامر قیس جو بدر وغیرہ میں شریک رہا تھا۔ عبد اللہ
 بن عبد اللہ بن ابی بن سلول جو بدری تھا۔ عبد اللہ بن عتیک الانصاری جو
 ابن ابی الحقیق کا قاتل تھا۔ اور بدری تھا۔ شجاع بن ابی وہب الاسدی اسد خزیمہ
 جو بدری تھا۔ ہرثم بن عبد اللہ المطہی القرشی اور اوس کا بھائی جو اوہدہ بن
 عبد شمس بن المنیقہ المخزومی جو خالد کے چچا کا بیٹا تھا۔ ورقہ بن ایاس بن
 عمرو الانصاری بدری۔ زید بن اوس حلیف بنی عبد الدار جو فتح مکہ کے روز
 مسلمان ہوا تھا۔ ابو حبیہ بن غزیہ الانصاری جو احد میں موجود تھا۔ ابو حنیئہ البلوی
 جو حلیف الانصار اور بدری تھا۔ ابو قیس بن الحارث بن قیس بن عدی السہمی
 جو حبش کے مہاجرین سے تھا اور جنگ احد میں شریک تھا۔ زید بن ثابت جو
 زید بن ثابت کا بھائی تھا۔

اہل کھربین کی ارتداد

۵۸ بحرین کے قبیلہ بکر اور عبد القیس کا جب جبار و بن المعلی العبدی نبی صلعم کے پاس ارتداد اور جبار کو سب سے عبد القیس کا مسلمان بنوا نے اسے اس کی قوم عبد القیس میں واپس بھیج دیا تھا۔ جس وقت رسول اللہ کا انتقال ہوا ہے تو یہ وہیں تھا۔ اس وقت منذر بن ساوی العبدی بیمار تھا۔ اور رسول اللہ کی وفات کے چند روز بعد مر گیا تھا۔ جب منذر مر گیا تو اس کے بعد کھربین والے مرتد ہو گئے۔

ان مرتدین میں قبیلہ بکر کے لوگ تو اپنے ارتداد پر قائم رہے۔ مگر عبد القیس کے قبیلہ کو جبار و بن نے جمع کیا۔ چونکہ انہوں نے مشہور کیا تھا۔ کہ اگر محمد خدا کے سچے نبی ہوتے تو وہ مرتد نہیں۔ اس لئے جب یہ لوگ جمع ہو گئے تو جبار و بن نے ان سے کہا کہ تمہیں یہ بات معلوم ہے یا نہیں کہ محمد سے پہلے بھی اللہ تعالیٰ نے نبی دنیا میں بھیجے ہیں۔ انہوں نے کہا ہاں بھیجے ہیں۔ جبار و بن نے پوچھا تو پہرہ کیا ہوئے۔ انہوں نے کہا وہ مر گئے۔ جبار و بن نے کہا تو محمد بھی ایسے ہی مر گئے جیسے سب انبیاء پہلے مر گئے ہیں۔ میں تو یہ گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ اور محمد خدا کے رسول ہیں۔ اس واسطے وہ سب مسلمان ہو گئے اور اپنے اسلام پر جم گئے۔

۵۹ بحرین کے مشرکین اور مرتدین کی مسلمانوں کو محصور کرنا اور ان کا ابو بکر سے مدد مانگنا اصحاب پر مرتدین نے محاصرہ ڈالا۔ جس سے

آخر کار علامہ ابن الحضر می نے ادنیٰ میں آکر نجات دلائی۔ اور چاروداد اور اوس کے متبعین کے سوا سب کے اور لوگ بحرین میں مرتد ہو کر فراہم ہوئے۔ اور بولے کہ ہم بیان کی حکومت پر منذر بن النعمان بن المنذر کو دین گے۔ جسے غرور کہا کرتے تھے۔ اور جب یہ مسلمان ہو گیا تو اپنے آپ کو مغرور یعنی دہو کہتے آیا ہوا کہا کرتا تھا۔ اور کہتا تھا کہ میرا نام غرور نہیں ہے۔

اور عظم بن صبیع نے جو بنی قیس بن ثعلبہ میں سے تھا بکر بن وائل کو لیا۔ اور جو لوگ پھلے ہی سے مشرک تھے اور مرتدین میں سے نہ تھے ادنیٰ میں اکٹھا کیا۔ اور بغاوت کے لئے آمادہ ہو گیا۔ اور قطیف اور بھجڑ میں آکر قیام کیا۔ اور مقام خط کے قوم زط اور سباجہ کے لوگوں کو بیڑ کا یا۔ اور دارین مقام پر فوج بھیجی جو اٹا مقام میں بھی کچھ لشکر کو روانہ کیا جس نے جا کر مسلمانوں کو وہاں گھیر لیا اور اودن پر نہایت سختی کے ساتھ محاصرہ کیا۔ جس سے بھوکے مارے مسلمان مرنے لگے۔ تب ادنیٰ سے عبداللہ بن خذفہ نے یہ اشعار حضرت ابو بکر کی خدمت میں لکھ کر بھیجے۔

الا ابلغ اباہم رسولاً وفتیان المدینۃ اجمعینا

حضرت ابو بکر کے پاس کوئی جا کر یہ پیغام کہہ دے اور تمام جو انان مدینہ کو ہمارے حال کی خبر سنا دے

فعل لکوا لی قوم کرام فعود فی جوائنا محصرینا

کیا تمہیں ایک قوم کرام کی بھی کچھ یاد ہے۔ جو جو اٹا میں محصور پڑے ہوئے ہیں +

کان دماءہم فی فصل فح شعاع الشمس تفسد الناضرینا

اور اودن کے خون گئی کو چون میں ایسے بھر رہے ہیں جیسے آفتاب کی کرنیں ناضرین کی گاہوں کو ڈھانپ لیتی ہوں

توکلنا علی الرحمن انا وجدنا النصر للثوق لیلنا

ہم نے تو اپنے اللہ رحمن و رحیم پر توکل کر لیا ہے اور ہم جانتے ہیں کہ وہ متوکلین کی نصرت کیا کرتا ہے

۶۰ حضرت ابوبکر کا علا کو مرتدین بھڑون کے دھوکے لئے بیٹھا اور بآب ودانہ یابان مین سے اون کا گزر۔ علا بن الحضر می نے جو بھڑون کے مسلمانوں کو جا کر چھڑایا اوس کا حال اس طرح پر ہے۔ کہ حضرت ابوبکر نے علا کو مرتدین بھڑون کی لڑائی کے واسطے متعین کیا تھا۔ جب وہ عامرہ کے حوالی مین پہنچے۔ تو ثناء بن آثال الحنفی بھی نبی حنیف کے مسلمانوں کو لیکر اون سے آئے۔ اوقین بن عاصم المنقرمی بھی اون سے مل گیا۔ اور جو کچھ اوس نے رسول اللہ کی وفات کے بعد صدقہ اپنے لوگوں مین تقسیم کر دیا تھا اوس کا بدلہ آکر دیا۔ اور جس قدر قوم علا کے پاس تھی اس قدر لوگ اون کے پاس قبائل عمرو اور ابنا اور سعد بن تمیم اور رباب کے بھی آکر ملحق ہو گئے۔

تب اونہون نے ان سب لوگوں کو لیا۔ اور دھنہا کے طرف روانہ ہوئے (جو نجد مین ایک رزمین کا نام ہے جو تین منزل تک طول مین چلی گئی ہے۔ اور اوس کے سات پہاڑ ہیں۔ اور اون پھاڑوں کے درمیان مین سبز بٹیاں ہیں۔ جو خزان مینوع سے ریگستان بیرین تک چلی گئی ہیں۔ مگر باقی اس تمام زمین مین کہیں پانی کا نام نشان تک نہیں ہے) اور رفتہ رفتہ اوس کے درمیان جا کر قیام کیا۔ اور راستے کے وقت وہاں لوگوں کو قیام کرنے کا حکم دیا۔ مگر وہاں ایک عجیب اتفاق ہوا۔ کہ اون کے لڑے لڑے اونٹ سب بھاگ گئے۔ جس سے اون کے پاس نہ تو کوئی اونٹ ہی رہا۔ اور نہ دانہ پانی ہی رہا۔ اس مسلمانوں کو ایسی تشویش ہوئی۔ کہ جس کا حال اللہ تعالیٰ ہی خوب جانتا ہے اور انہیں اپنی تباہی کا کامل یقین ہو گیا۔ اور آپس مین ایک دوسرے کو مستحق

کرنے لگے۔

جب علانے یہ حال دیکھا۔ تو اون سب کو اکٹھا کیا۔ اور اون سب کو کہا کہ آپ لوگوں کو اس قدر کیون بچ و غم ہو رہا ہے۔ اونہوں نے کہا غم کیون ہو کل صبح ہوتے ہوتے آفتاب گرم ہونے نہیں پائے گا۔ کہ ہم سب اس جہان سے رخصت ہو جائیں گے۔ علانے کہا تم لوگ سلمان ہو اور اللہ کے کام کو جاتے ہو۔ اور اوس کے انصار ہو۔ ہرگز کچھ اندیشہ نہ کرو۔ اللہ تعالیٰ تم کو کبھی نہ بھولے گا خوش ہو جاؤ۔ یہ غم و غصہ سب دور کر دو۔

پھر صبح ہوئی اور اونہوں نے ناز پڑھی تو علانے اللہ تعالیٰ سے دعا مانگی۔ اور سب لوگوں نے بھی اللہ تعالیٰ کی خباب میں التجا کی۔ کہ اسی میں اونہیں ایک طرف کو پانی کا ایک چشمہ نظر آیا۔ اور وہ اُدھر گئے اور پانی پیا اور نہائے دھوے۔ ابھی کچھ بہت دن نہیں چڑھا تھا کہ اون کے اونٹ بھی اُدھر اُدھر آنا مشہور ہوئے۔ اور سب اکٹھے ہو گئے۔ لوگوں نے اون کو بٹھایا اور اونہیں پانی پلایا۔

انہیں لوگوں میں ابو ہریرہ بھی تھے۔ جب اس مقام سے لشکر نے کوچ کیا۔ تو ابو ہریرہ نے ایک شخص منجاب بن راشد سے پوچھا۔ کہ اس پانی کے مقام کو تو جانتا ہے۔ اوس نے کہا ہاں میں خوب جانتا ہوں۔ ابو ہریرہ نے کہا تو اچھا مجھے اوس چشمہ تک لے چل۔ منجا کہتے ہیں۔ کہ میں اونہیں وہاں لیگیا وہاں جا کر ہم دیکھیں تو تالاب تو ہے۔ مگر پانی کا ایک قطرہ بھی نہیں۔ میں نے اون سے کہا۔ کہ اگر یہاں تالاب بھی نہ ہوتا تب بھی میں اس مقام سے

اچھا واقف ہوں کہ میں اس مقام کا آپ کو نشان دے سکتا تھا۔ میں نے یہاں پانی کبھی بھی اس سے پہلے نہیں دیکھا۔ اسی میں نظر جوڑی تو معلوم ہوا کہ وہ پانی کا ایک برتن بھی پانی سے بہا رکھا ہے ابو ہریرہ نے کہا۔ واللہ وہ یہی مقام ہے جہاں سے ہم نے پانی پیا تھا۔ میں نے بھی اس سے پہلے کبھی نہیں دیکھا۔ اور اسی واسطے میں تجھے لیکر بیان آیا ہوں۔ اور اپنا برتن اسی سے بہر کرتا لا کے کنارہ رکھ گیا ہوں۔ اور میں نے دل میں کہا ہے کہ یا تو

یہ ہم پر من و سلویٰ کی طرح نازل ہوا ہے جو حضرت موسیٰ علیہ السلام کے زمانہ میں نازل ہوا تھا۔ یا کوئی چشمہ ہی ہوگا۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے من و سلویٰ کا حال ہے۔ پہرا و نہوں نے اللہ تعالیٰ کا شکر کیا۔ اور لوٹ کر اپنے لشکر میں گئے اور جا کر ہجرت اوس کے محل

۶۱ علا کا حطہ ہجر پر اور وہاں سے
مسلمانوں کو چڑانا اور دشمنوں کو قتل کرنا

جب علماء ہجرت میں پہنچ گئے تو وہاں نہوں نے جبارود کے پاس حکم بھیجا۔ کہ عبدالقیس کے لوگوں کو لیکر حطم کے مقابلہ کو نکلین۔ اور اوس طرف سے حملہ کریں جو اون کے قریب ہے۔ جبارود اپنے آدمیوں کو لیکر نکلے اور جبکہ جانب آکر اون کے سامنے قیام کیا۔ اور مشرکین تمام حطم کے ساتھ جمع ہوئے۔ صرف دارین کے لوگ الگ رہ گئے۔ اور مسلمان علار کے پاس آکر سب اکٹھے ہو گئے اور مسلمانوں نے اپنے گرد خندق کھود لی۔ اور مشرکین نے بھی ایسا ہی کیا۔ اور تھوڑی تھوڑی آدمی باری باری سے نکلتے۔ اور دشمنوں سے لڑتے۔ اور پہر لوٹ کر اپنے خندق میں پناہ گیر ہو جاتے تھے اسی طرح ایک مہینہ گزر گیا۔

اسی میں ایک روز مسلمان نے دشمن کے لشکر میں ایک شور سنا کہ یہ
 بھاگ پڑ گئی ہو۔ یا کوئی لڑائی ہوتی ہو۔ علائقے اپنے لشکریوں سے کہا کہ لو
 ایسا ہے جو دشمنوں کے اس ہنگامہ کی جا کر خبر لائے عبداللہ بن حذاف ایک شخص تھا
 اوس نے کہا میں جاتا ہوں اور اس کی خبر لاتا ہوں۔ پہر وہ اپنے لشکر سے نکلا۔
 اور دشمنوں کے خندق کے پاس پہنچا۔ وہاں دشمنوں نے اوسے پکڑ لیا۔
 عبداللہ کی ماں عجل قبیلہ کی عورت تھی۔ اور وہاں دشمنوں کے لشکر میں عجل اور
 تیمم اللات وغیرہ کے لوگ چاروں طرف تھے جہی دشمنوں نے اسے پکڑا تو اس نے
 دہائی دی۔ یا ابحجوا ابحج بن حبیب بن کردوڑا۔ اور اوسے پہچان لیا۔ اور
 عبداللہ سے پوچھا کیا بات ہے۔ اوس نے کہا میں اس واسطے یہاں آیا ہوں۔
 اور کچھ بہانہ کر دیا۔ ابحج نے اوسے چہرہ دیا۔ اور اوس سے کہا کہ تو بہت بڑا بہانہ
 ہے جو تو اپنے ماموں کے پاس ایسے وقت رات میں آیا ہے کہ یہ باتیں تو
 اس وقت مت کر میں بھوکا ہوں اور بھوکے مارے تیرے پاس آیا ہوں۔
 مجھے تو کچھ کھانے کو دے۔ ابحج نے اوسے اس واسطے کھانے کو دیا۔ جب اوس نے
 پیٹ بھر کر کھا لیا۔ تو اوس سے کہا مجھے کچھ زاد راہ بھی دے۔ اور واپس
 جانے کے لئے سواری بھی دے۔ ابحج نے لگا کہ یہ شخص نشہ میں ہے۔ پہراؤ
 اسے ایک اونٹ دیا اور زاد راہ بھی عنایت کیا۔ اور لشکر سے باہر نکال دیا۔
 عبداللہ وہاں سے نکل کر آیا۔ اور مسلمانوں کو آکر خبر دی۔ کہ دشمن اس وقت نشہ
 پی کر بدست ہو رہے ہیں۔ یہ بہت ہی اچھا موقع ہے۔ اون پر فوراً چڑھائی
 کرنا چاہئے۔

یہ سنتے ہی مسلمان دوڑے اور اون مدہوشوں کو جس طرح چاہا تو اسے
 کاٹ پھینکا اور کفار نخل کر بھاگے۔ مگر جاتے کہاں۔ کچھ تھوڑے ہی تو ادھر
 ادھر ہٹک بٹکا کر بچ گئے۔ باقی یا توقید ہو گئے یا قتل کر دیے گئے۔ اور تمام
 دشمن کے لشکر گاہ پر مسلمانوں کا قبضہ ہو گیا۔ اگر کوئی شخص اون سے بچا تو صرف
 اپنی جان ہی لیکر بچ گیا۔ ان میں سے ابھر تو نخل گیا ہاتھ نہ آیا۔ مگر حطم مارا گیا۔
 اور سکا پہلے تو عقیف بن المنذر ممتیسی نے یا نو کاٹ دیا تھا پھر اسے قیس بن
 عاصم نے مار ڈالا۔

پھر مسلمانوں نے مفرورون کا تعاقب کیا۔ اور عقیف بن المنذر بن النعمان
 بن المنذر الغزوہ گرفتار ہو کر آیا۔ اور مسلمان ہو گیا۔
 پھر جب صبح ہوئی۔ تو علانے مال غنیمت تقسیم کیا۔ اور جن لوگوں نے
 بڑے بڑے کام کئے تھے اونہیں انعام میں کیڑے بھی دیے۔ چنانچہ تمام
 بن اثال الحنفی کو ایک کبل دیا جو حطم کا تھا اور جس پر کچھ نقش و نگار تھے اور حطم کو
 اس پر بڑا فخر تھا۔ جب تمامہ دارین کی فتح کے بعد لوٹ کر آیا تو بنی قیس بن
 ثعلب نے اسے دیکھا اور اس سے پوچھا کیا تو نے حطم کو مارا ہے۔ اونہوں
 نے کہا میں نے تو نہیں مارا۔ مگر میں نے یہ مکمل مال غنیمت سے مول لیا ہے۔
 مگر قیس کے لوگ اون پر دوڑ پڑے اور اونہیں قتل کر دیا۔

۶۲ علا کا سمندر کو پایا بعبور پھر دشمن کے بھگوڑے کثرت سے دارین کی
 کر کے دارین پر قبضہ کرنا۔ طرف کو چلے اور شتیون میں سوار ہو کر وہاں
 پھونچ گئے اور باقی لوگوں نے اپنے قبائل میں جا ملے۔ اسی لئے علانے بکر

بن وائل کے اون لوگوں کو جو اپنے اسلام پر قائم رہے تھے اور جن میں عقیلہ بن النہاس اور شعیب بن حارثہ وغیرہ بھی تھے لکھا۔ کہ دشمن کے جھگڑے اور مرتد لوگ جہان کہیں ملیں انکی خبر لیں۔ چنانچہ انہوں نے اس کی تعمیل کی۔ اور اپنے قاصدوں کے ہاتھ یہ حال علاقے پہنچا۔ پھر انہوں نے اون لوگوں کو اپنے پیچھے آنے کا حکم دیا۔ اور لوگوں کو دایرین کی طرف چلنے کی منادی کر دی گئی۔ اور اون سے کہا۔ کہ خشکی میں خدا تعالیٰ نے اپنی رحمت کی نشانی تم پر ظاہر کر دی ہے۔ تاکہ تم اسے دریائین بھی یاد رکھو۔ اس لئے چاہئے کہ تم دشمنوں کی طرف چلو۔ اور انہیں دریائین بھی چلکر لو۔

اور خود کوچ کر دیا۔ اور لوگ بھی اون کے ساتھ روانہ ہوئے۔ اور گھوڑا اور اونٹ اور گدھے وغیرہ جانور سمندر میں ڈال دئے۔ اور پیدل بھی اون کے ساتھ ہوئے۔ اور اللہ تعالیٰ سے علاقے اور اون کے ہمراہیوں نے دعا مانگی۔ اور ان کی دعا کے اس وقت یہ کہلاتے تھے۔ یا ارحم الراحمین یا کریم یا حلیف یا احد یا صمد یا سخی یا قیوم لا الہ الا انت یا سربنا چنانچہ وہ اس خلیج سے گزر گئے۔ اور اللہ تعالیٰ کے حکم سے بار ہو گئے۔ اور اس سمندر میں سے ایسے گئے۔ جیسے کوئی ایک ٹیلہ پر جاتا ہو جس پر کچھ پانی آگیا ہو۔ اور اونٹوں کے سمون تک نقطہ پانی آتا تھا۔ اور ساحل سمندر سے دایرین تک تیان ایک دن رات میں پہنچتی تھیں۔ وہاں جا کر دشمنوں سے مقابلہ ہوا اور خوب شدت سے لڑائی ہوئی۔ مسلمانوں کو اللہ تعالیٰ نے فتح و ظفر عنایت کی اور مشرک بھاگ گئے۔ اور مسلمانوں نے انہیں جو قتل کیا۔ یہاں تک کہ انٹوں

اتنا ہی کوئی نہ بچا جو ان کو اپنے لوگوں کو خبر بھی دے۔ اور اون کا تمام مال ہنسٹا لوٹ لیا۔ اور باقیوں کو لوٹڈی غلام بنالیا۔ پھر جب اون سے فارغ ہو گئے تو لوٹے۔ اور سمندر پر عبور کر آئے۔ اور وہاں اسلام خوب پھیل گیا۔ پھر علانے حضرت ابو بکر کو ایک عرضی لکھی۔ کہ مرتدین کی شکست ہو گئی اور حطم مار گیا۔

۶۳۔ ایک راہب کا اسلام لانا۔ اس وقت مسلمانوں کے ساتھ ایک راہب تھا

جو حج کے باشندوں میں سے تھا وہ مسلمان ہو گیا۔ کسی نے اس سے پوچھا تو کیون مسلمان ہو گیا۔ تو کہا تین چیزوں کے سبب مجھے یہ اندیشہ پیدا ہوا کہ اگر میں مسلمان نہ ہوا تو میری صورت اللہ تعالیٰ مسخ کر دے گا۔ ایک تو یہ کہ رگستان اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو پانی دیا۔ دو کہ سمندر کی موجیں مسلمانوں کے سمندر میں جانے کے وقت ہموار ہیں۔ تیس کہ وقت اون کے لشکر میں سے ایک دعا کی آواز آئی جس کے الفاظ یہ تھے اَللّٰهُمَّ اَنْتَ الْوَخْزُ الرَّحِيْمُ لَا اِلٰهَ غَيْرُكَ وَالْبَدِيعُ فَلَيْسَ قَبْلَكَ شَيْءٌ وَالْاَدَا اَوْ غَيْرُ غَافِلٍ اَحَى الَّذِي لَا يَمُوتُ وَخَالِقُ مَا يَرَى وَمَا لَا يَرَى وَصَلَّ عَلَى يَوْمٍ اَنْتَ فِشَانٍ عَلِمْتَ كُلَّ شَيْءٍ غَيْرِ يَعْلَمُ اس لئے میں نے جانا کہ جس قوم کی اعانتہ شریعت کرتے ہیں وہ ضرور حق پر ہوتی ہے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب اس سے یہ باتیں مدتہائے دراز تک کہلاتے اور سنا کرتے تھے۔

عمان و مہرہ والوں کی آراء

۶۴۔ مذکورہ اڑا ہونے کی تاریخ اور زمانہ کی فتح بڑھیکہ مسلمان جوان مرتدین سے لڑے ہیں اس کی

سایح کی نسبت علما کا اختلاف ہے ابن اسحاق تو کہتا ہے کہ پیامہ اور یمن اور بحرین کی فتح اور شام پر لشکر کشی ۲۱ھ میں ہوئی ہے۔ اور ابو معشر اور یزید بن عیا اور جہدہ اور ابو عبیدہ بن محمد بن عمار بن یاسر کا قول ہے کہ حضرت خالد وغیرہ تمام فتوحات مرتدین پر ۲۱ھ میں ہوئی ہیں۔ صرف ایک ربیعہ بن بکیر کا معاملہ ۲۳ھ کا ہے۔

اور اس کا قصہ اس طرح ہے کہ حضرت خالد کو خبر ملی کہ ربیعہ مضیع اور حصید میں ہے۔ اور اس کے ساتھ مرتدین کچھ فراہم ہو گئے ہیں۔ خالد اس سے لڑے اور انہیں لوٹ لیا۔ اور بکڑ کر لونڈی غلام بنالیا۔ اور ربیعہ کی ایک بیٹی بھی بکڑ لی۔ اور اسے حضرت ابوبکر کی خدمت میں بھیج دیا۔ ابوبکر نے وہ لڑکی علی بن ابی طالب کو دیدی۔

۶۵ حضرت ابوبکر کا لقیط کے ذبیحہ کیلئے
 خلیفہ اور عکرمہ کو حبشہ اور عیاض کی مدد کے واسطے
 بھیجنا اور عمان کی فتح۔ ۶۶ ۶۷ ۶۸ ۶۹ ۷۰ ۷۱ ۷۲ ۷۳ ۷۴ ۷۵ ۷۶ ۷۷ ۷۸ ۷۹ ۸۰ ۸۱ ۸۲ ۸۳ ۸۴ ۸۵ ۸۶ ۸۷ ۸۸ ۸۹ ۹۰ ۹۱ ۹۲ ۹۳ ۹۴ ۹۵ ۹۶ ۹۷ ۹۸ ۹۹ ۱۰۰ ۱۰۱ ۱۰۲ ۱۰۳ ۱۰۴ ۱۰۵ ۱۰۶ ۱۰۷ ۱۰۸ ۱۰۹ ۱۱۰ ۱۱۱ ۱۱۲ ۱۱۳ ۱۱۴ ۱۱۵ ۱۱۶ ۱۱۷ ۱۱۸ ۱۱۹ ۱۲۰ ۱۲۱ ۱۲۲ ۱۲۳ ۱۲۴ ۱۲۵ ۱۲۶ ۱۲۷ ۱۲۸ ۱۲۹ ۱۳۰ ۱۳۱ ۱۳۲ ۱۳۳ ۱۳۴ ۱۳۵ ۱۳۶ ۱۳۷ ۱۳۸ ۱۳۹ ۱۴۰ ۱۴۱ ۱۴۲ ۱۴۳ ۱۴۴ ۱۴۵ ۱۴۶ ۱۴۷ ۱۴۸ ۱۴۹ ۱۵۰ ۱۵۱ ۱۵۲ ۱۵۳ ۱۵۴ ۱۵۵ ۱۵۶ ۱۵۷ ۱۵۸ ۱۵۹ ۱۶۰ ۱۶۱ ۱۶۲ ۱۶۳ ۱۶۴ ۱۶۵ ۱۶۶ ۱۶۷ ۱۶۸ ۱۶۹ ۱۷۰ ۱۷۱ ۱۷۲ ۱۷۳ ۱۷۴ ۱۷۵ ۱۷۶ ۱۷۷ ۱۷۸ ۱۷۹ ۱۸۰ ۱۸۱ ۱۸۲ ۱۸۳ ۱۸۴ ۱۸۵ ۱۸۶ ۱۸۷ ۱۸۸ ۱۸۹ ۱۹۰ ۱۹۱ ۱۹۲ ۱۹۳ ۱۹۴ ۱۹۵ ۱۹۶ ۱۹۷ ۱۹۸ ۱۹۹ ۲۰۰ ۲۰۱ ۲۰۲ ۲۰۳ ۲۰۴ ۲۰۵ ۲۰۶ ۲۰۷ ۲۰۸ ۲۰۹ ۲۱۰ ۲۱۱ ۲۱۲ ۲۱۳ ۲۱۴ ۲۱۵ ۲۱۶ ۲۱۷ ۲۱۸ ۲۱۹ ۲۲۰ ۲۲۱ ۲۲۲ ۲۲۳ ۲۲۴ ۲۲۵ ۲۲۶ ۲۲۷ ۲۲۸ ۲۲۹ ۲۳۰ ۲۳۱ ۲۳۲ ۲۳۳ ۲۳۴ ۲۳۵ ۲۳۶ ۲۳۷ ۲۳۸ ۲۳۹ ۲۴۰ ۲۴۱ ۲۴۲ ۲۴۳ ۲۴۴ ۲۴۵ ۲۴۶ ۲۴۷ ۲۴۸ ۲۴۹ ۲۵۰ ۲۵۱ ۲۵۲ ۲۵۳ ۲۵۴ ۲۵۵ ۲۵۶ ۲۵۷ ۲۵۸ ۲۵۹ ۲۶۰ ۲۶۱ ۲۶۲ ۲۶۳ ۲۶۴ ۲۶۵ ۲۶۶ ۲۶۷ ۲۶۸ ۲۶۹ ۲۷۰ ۲۷۱ ۲۷۲ ۲۷۳ ۲۷۴ ۲۷۵ ۲۷۶ ۲۷۷ ۲۷۸ ۲۷۹ ۲۸۰ ۲۸۱ ۲۸۲ ۲۸۳ ۲۸۴ ۲۸۵ ۲۸۶ ۲۸۷ ۲۸۸ ۲۸۹ ۲۹۰ ۲۹۱ ۲۹۲ ۲۹۳ ۲۹۴ ۲۹۵ ۲۹۶ ۲۹۷ ۲۹۸ ۲۹۹ ۳۰۰ ۳۰۱ ۳۰۲ ۳۰۳ ۳۰۴ ۳۰۵ ۳۰۶ ۳۰۷ ۳۰۸ ۳۰۹ ۳۱۰ ۳۱۱ ۳۱۲ ۳۱۳ ۳۱۴ ۳۱۵ ۳۱۶ ۳۱۷ ۳۱۸ ۳۱۹ ۳۲۰ ۳۲۱ ۳۲۲ ۳۲۳ ۳۲۴ ۳۲۵ ۳۲۶ ۳۲۷ ۳۲۸ ۳۲۹ ۳۳۰ ۳۳۱ ۳۳۲ ۳۳۳ ۳۳۴ ۳۳۵ ۳۳۶ ۳۳۷ ۳۳۸ ۳۳۹ ۳۴۰ ۳۴۱ ۳۴۲ ۳۴۳ ۳۴۴ ۳۴۵ ۳۴۶ ۳۴۷ ۳۴۸ ۳۴۹ ۳۵۰ ۳۵۱ ۳۵۲ ۳۵۳ ۳۵۴ ۳۵۵ ۳۵۶ ۳۵۷ ۳۵۸ ۳۵۹ ۳۶۰ ۳۶۱ ۳۶۲ ۳۶۳ ۳۶۴ ۳۶۵ ۳۶۶ ۳۶۷ ۳۶۸ ۳۶۹ ۳۷۰ ۳۷۱ ۳۷۲ ۳۷۳ ۳۷۴ ۳۷۵ ۳۷۶ ۳۷۷ ۳۷۸ ۳۷۹ ۳۸۰ ۳۸۱ ۳۸۲ ۳۸۳ ۳۸۴ ۳۸۵ ۳۸۶ ۳۸۷ ۳۸۸ ۳۸۹ ۳۹۰ ۳۹۱ ۳۹۲ ۳۹۳ ۳۹۴ ۳۹۵ ۳۹۶ ۳۹۷ ۳۹۸ ۳۹۹ ۴۰۰ ۴۰۱ ۴۰۲ ۴۰۳ ۴۰۴ ۴۰۵ ۴۰۶ ۴۰۷ ۴۰۸ ۴۰۹ ۴۱۰ ۴۱۱ ۴۱۲ ۴۱۳ ۴۱۴ ۴۱۵ ۴۱۶ ۴۱۷ ۴۱۸ ۴۱۹ ۴۲۰ ۴۲۱ ۴۲۲ ۴۲۳ ۴۲۴ ۴۲۵ ۴۲۶ ۴۲۷ ۴۲۸ ۴۲۹ ۴۳۰ ۴۳۱ ۴۳۲ ۴۳۳ ۴۳۴ ۴۳۵ ۴۳۶ ۴۳۷ ۴۳۸ ۴۳۹ ۴۴۰ ۴۴۱ ۴۴۲ ۴۴۳ ۴۴۴ ۴۴۵ ۴۴۶ ۴۴۷ ۴۴۸ ۴۴۹ ۴۵۰ ۴۵۱ ۴۵۲ ۴۵۳ ۴۵۴ ۴۵۵ ۴۵۶ ۴۵۷ ۴۵۸ ۴۵۹ ۴۶۰ ۴۶۱ ۴۶۲ ۴۶۳ ۴۶۴ ۴۶۵ ۴۶۶ ۴۶۷ ۴۶۸ ۴۶۹ ۴۷۰ ۴۷۱ ۴۷۲ ۴۷۳ ۴۷۴ ۴۷۵ ۴۷۶ ۴۷۷ ۴۷۸ ۴۷۹ ۴۸۰ ۴۸۱ ۴۸۲ ۴۸۳ ۴۸۴ ۴۸۵ ۴۸۶ ۴۸۷ ۴۸۸ ۴۸۹ ۴۹۰ ۴۹۱ ۴۹۲ ۴۹۳ ۴۹۴ ۴۹۵ ۴۹۶ ۴۹۷ ۴۹۸ ۴۹۹ ۵۰۰ ۵۰۱ ۵۰۲ ۵۰۳ ۵۰۴ ۵۰۵ ۵۰۶ ۵۰۷ ۵۰۸ ۵۰۹ ۵۱۰ ۵۱۱ ۵۱۲ ۵۱۳ ۵۱۴ ۵۱۵ ۵۱۶ ۵۱۷ ۵۱۸ ۵۱۹ ۵۲۰ ۵۲۱ ۵۲۲ ۵۲۳ ۵۲۴ ۵۲۵ ۵۲۶ ۵۲۷ ۵۲۸ ۵۲۹ ۵۳۰ ۵۳۱ ۵۳۲ ۵۳۳ ۵۳۴ ۵۳۵ ۵۳۶ ۵۳۷ ۵۳۸ ۵۳۹ ۵۴۰ ۵۴۱ ۵۴۲ ۵۴۳ ۵۴۴ ۵۴۵ ۵۴۶ ۵۴۷ ۵۴۸ ۵۴۹ ۵۵۰ ۵۵۱ ۵۵۲ ۵۵۳ ۵۵۴ ۵۵۵ ۵۵۶ ۵۵۷ ۵۵۸ ۵۵۹ ۵۶۰ ۵۶۱ ۵۶۲ ۵۶۳ ۵۶۴ ۵۶۵ ۵۶۶ ۵۶۷ ۵۶۸ ۵۶۹ ۵۷۰ ۵۷۱ ۵۷۲ ۵۷۳ ۵۷۴ ۵۷۵ ۵۷۶ ۵۷۷ ۵۷۸ ۵۷۹ ۵۸۰ ۵۸۱ ۵۸۲ ۵۸۳ ۵۸۴ ۵۸۵ ۵۸۶ ۵۸۷ ۵۸۸ ۵۸۹ ۵۹۰ ۵۹۱ ۵۹۲ ۵۹۳ ۵۹۴ ۵۹۵ ۵۹۶ ۵۹۷ ۵۹۸ ۵۹۹ ۶۰۰ ۶۰۱ ۶۰۲ ۶۰۳ ۶۰۴ ۶۰۵ ۶۰۶ ۶۰۷ ۶۰۸ ۶۰۹ ۶۱۰ ۶۱۱ ۶۱۲ ۶۱۳ ۶۱۴ ۶۱۵ ۶۱۶ ۶۱۷ ۶۱۸ ۶۱۹ ۶۲۰ ۶۲۱ ۶۲۲ ۶۲۳ ۶۲۴ ۶۲۵ ۶۲۶ ۶۲۷ ۶۲۸ ۶۲۹ ۶۳۰ ۶۳۱ ۶۳۲ ۶۳۳ ۶۳۴ ۶۳۵ ۶۳۶ ۶۳۷ ۶۳۸ ۶۳۹ ۶۴۰ ۶۴۱ ۶۴۲ ۶۴۳ ۶۴۴ ۶۴۵ ۶۴۶ ۶۴۷ ۶۴۸ ۶۴۹ ۶۵۰ ۶۵۱ ۶۵۲ ۶۵۳ ۶۵۴ ۶۵۵ ۶۵۶ ۶۵۷ ۶۵۸ ۶۵۹ ۶۶۰ ۶۶۱ ۶۶۲ ۶۶۳ ۶۶۴ ۶۶۵ ۶۶۶ ۶۶۷ ۶۶۸ ۶۶۹ ۶۷۰ ۶۷۱ ۶۷۲ ۶۷۳ ۶۷۴ ۶۷۵ ۶۷۶ ۶۷۷ ۶۷۸ ۶۷۹ ۶۸۰ ۶۸۱ ۶۸۲ ۶۸۳ ۶۸۴ ۶۸۵ ۶۸۶ ۶۸۷ ۶۸۸ ۶۸۹ ۶۹۰ ۶۹۱ ۶۹۲ ۶۹۳ ۶۹۴ ۶۹۵ ۶۹۶ ۶۹۷ ۶۹۸ ۶۹۹ ۷۰۰ ۷۰۱ ۷۰۲ ۷۰۳ ۷۰۴ ۷۰۵ ۷۰۶ ۷۰۷ ۷۰۸ ۷۰۹ ۷۱۰ ۷۱۱ ۷۱۲ ۷۱۳ ۷۱۴ ۷۱۵ ۷۱۶ ۷۱۷ ۷۱۸ ۷۱۹ ۷۲۰ ۷۲۱ ۷۲۲ ۷۲۳ ۷۲۴ ۷۲۵ ۷۲۶ ۷۲۷ ۷۲۸ ۷۲۹ ۷۳۰ ۷۳۱ ۷۳۲ ۷۳۳ ۷۳۴ ۷۳۵ ۷۳۶ ۷۳۷ ۷۳۸ ۷۳۹ ۷۴۰ ۷۴۱ ۷۴۲ ۷۴۳ ۷۴۴ ۷۴۵ ۷۴۶ ۷۴۷ ۷۴۸ ۷۴۹ ۷۵۰ ۷۵۱ ۷۵۲ ۷۵۳ ۷۵۴ ۷۵۵ ۷۵۶ ۷۵۷ ۷۵۸ ۷۵۹ ۷۶۰ ۷۶۱ ۷۶۲ ۷۶۳ ۷۶۴ ۷۶۵ ۷۶۶ ۷۶۷ ۷۶۸ ۷۶۹ ۷۷۰ ۷۷۱ ۷۷۲ ۷۷۳ ۷۷۴ ۷۷۵ ۷۷۶ ۷۷۷ ۷۷۸ ۷۷۹ ۷۸۰ ۷۸۱ ۷۸۲ ۷۸۳ ۷۸۴ ۷۸۵ ۷۸۶ ۷۸۷ ۷۸۸ ۷۸۹ ۷۹۰ ۷۹۱ ۷۹۲ ۷۹۳ ۷۹۴ ۷۹۵ ۷۹۶ ۷۹۷ ۷۹۸ ۷۹۹ ۸۰۰ ۸۰۱ ۸۰۲ ۸۰۳ ۸۰۴ ۸۰۵ ۸۰۶ ۸۰۷ ۸۰۸ ۸۰۹ ۸۱۰ ۸۱۱ ۸۱۲ ۸۱۳ ۸۱۴ ۸۱۵ ۸۱۶ ۸۱۷ ۸۱۸ ۸۱۹ ۸۲۰ ۸۲۱ ۸۲۲ ۸۲۳ ۸۲۴ ۸۲۵ ۸۲۶ ۸۲۷ ۸۲۸ ۸۲۹ ۸۳۰ ۸۳۱ ۸۳۲ ۸۳۳ ۸۳۴ ۸۳۵ ۸۳۶ ۸۳۷ ۸۳۸ ۸۳۹ ۸۴۰ ۸۴۱ ۸۴۲ ۸۴۳ ۸۴۴ ۸۴۵ ۸۴۶ ۸۴۷ ۸۴۸ ۸۴۹ ۸۵۰ ۸۵۱ ۸۵۲ ۸۵۳ ۸۵۴ ۸۵۵ ۸۵۶ ۸۵۷ ۸۵۸ ۸۵۹ ۸۶۰ ۸۶۱ ۸۶۲ ۸۶۳ ۸۶۴ ۸۶۵ ۸۶۶ ۸۶۷ ۸۶۸ ۸۶۹ ۸۷۰ ۸۷۱ ۸۷۲ ۸۷۳ ۸۷۴ ۸۷۵ ۸۷۶ ۸۷۷ ۸۷۸ ۸۷۹ ۸۸۰ ۸۸۱ ۸۸۲ ۸۸۳ ۸۸۴ ۸۸۵ ۸۸۶ ۸۸۷ ۸۸۸ ۸۸۹ ۸۹۰ ۸۹۱ ۸۹۲ ۸۹۳ ۸۹۴ ۸۹۵ ۸۹۶ ۸۹۷ ۸۹۸ ۸۹۹ ۹۰۰ ۹۰۱ ۹۰۲ ۹۰۳ ۹۰۴ ۹۰۵ ۹۰۶ ۹۰۷ ۹۰۸ ۹۰۹ ۹۱۰ ۹۱۱ ۹۱۲ ۹۱۳ ۹۱۴ ۹۱۵ ۹۱۶ ۹۱۷ ۹۱۸ ۹۱۹ ۹۲۰ ۹۲۱ ۹۲۲ ۹۲۳ ۹۲۴ ۹۲۵ ۹۲۶ ۹۲۷ ۹۲۸ ۹۲۹ ۹۳۰ ۹۳۱ ۹۳۲ ۹۳۳ ۹۳۴ ۹۳۵ ۹۳۶ ۹۳۷ ۹۳۸ ۹۳۹ ۹۴۰ ۹۴۱ ۹۴۲ ۹۴۳ ۹۴۴ ۹۴۵ ۹۴۶ ۹۴۷ ۹۴۸ ۹۴۹ ۹۵۰ ۹۵۱ ۹۵۲ ۹۵۳ ۹۵۴ ۹۵۵ ۹۵۶ ۹۵۷ ۹۵۸ ۹۵۹ ۹۶۰ ۹۶۱ ۹۶۲ ۹۶۳ ۹۶۴ ۹۶۵ ۹۶۶ ۹۶۷ ۹۶۸ ۹۶۹ ۹۷۰ ۹۷۱ ۹۷۲ ۹۷۳ ۹۷۴ ۹۷۵ ۹۷۶ ۹۷۷ ۹۷۸ ۹۷۹ ۹۸۰ ۹۸۱ ۹۸۲ ۹۸۳ ۹۸۴ ۹۸۵ ۹۸۶ ۹۸۷ ۹۸۸ ۹۸۹ ۹۹۰ ۹۹۱ ۹۹۲ ۹۹۳ ۹۹۴ ۹۹۵ ۹۹۶ ۹۹۷ ۹۹۸ ۹۹۹ ۱۰۰۰

بنی بن گئے تھے وہ بھی اسی طرح کی لن ترانیاں مارنے لگا تھا۔ اور مرتد ہو کر عمان پر قابض ہو گیا تھا۔ اور حبشہ اور عیاض (جو مسلمان تھے) پھاڑوں میں جا کر پناہ گیر ہوئے تھے۔ اور حبشہ نے اس سب حال کو حضرت ابوبکر کے پاس لکھ کر بھیجا اور اون سے مدد چاہی تھی۔

حضرت ابوبکر نے اس واسطے خلیفہ بن محسن الخلفانی کو حمیر یون میں اپنے عہدے کے لئے روانہ کیا۔ خلیفہ کو حکم دیا کہ عمان کو جا

اور عرنبہ کو حکم دیا کہ مہر کی طرف کوچ کرے۔ اور اودن سے کہا کہ دونوں ملکر کاروائی کریں۔

جب یہ لوگ عسکان کے قریب پہنچے۔ تو اودنہوں نے جیفیر کو اپنے وہاں پہنچنے کی اطلاع دی۔ اس لئے جیفیر عسکان کو روانہ ہوا۔

اس سے پیشتر ذکر ہو چکا ہے کہ حضرت ابوبکر نے عکرمہ بن ابی جہل کو پیام کی طرف بھیجا تھا۔ اور وہاں اسے شکست ہوئی تھی۔ اب اودنہوں نے اودن کو لکھا۔ کہ اپنے آدمیوں کو لیکر حذیفہ اور عرنبہ سے جا کر مل جائے اور عسکان اور مہرہ کے مقابلہ میں اودنہیں مدد دے۔ اور جب یہاں سے فراغت ہو جائے تو یمن کو جائے اس لئے عکرمہ اودن دونوں سے جا کر عسکان کے قریب مل گیا۔ جب یہ لوگ رجامین پہنچے جو عسکان کے قریب ہے تو اودنہوں نے جیفیر اور عیاد کو اپنے حال سے اطلاع دی۔ اور لقیطہ نے بھی اپنی فوجیں جمع کیں اور دبا میں آکر لشکر ڈالا۔ اور جیفیر اور عیاد بھی نکلے۔ اور صحار میں مورچہ چمکے۔ اور حذیفہ اور عکرمہ اور عرنبہ کو اپنے پاس بلایا۔ یہ فوراً وہاں پھونچے اور لقیطہ کے روستا اور سرداروں سے مراسلت کی۔ اور لقیطہ کو چھوڑ دیا۔

بھردبا میں فیستین کا سامنا ہوا۔ اور خوب شدت سے قتال ہوا۔ پہلے تو لقیطہ کو غلبہ ہو گیا۔ اور مسلمانوں کی جماعت میں خلل کے آثار نظر آنے لگے۔ اور مشرکوں نے جان لیا کہ اودن کی فتح ہوگی۔ اسی میں یکایک بنی ناجیہ کی ایک بڑی جماعت اودن کے امداد کو آگئی۔ جس کا خربت بن راشد مقتدر اور زینر عبد القیس کے لوگ بھی کچھ آگئے جن کے سبجان بن صوحان وغیرہ امیر اور سردار تھے۔

اس سے مسلمانوں کو بڑی قوت ہو گئی۔ اور شریکین پیٹھے پہیر کر چلے گئے۔ اور میدان جنگ میں دس ہزار آدمی اپنے مقتول چھوڑ گئے۔ پہر مسلمانوں نے افکار کیا۔ کیا۔ اور انہیں خورق مل گیا اور بچوں کو کپڑا کر لونڈی غلام بنایا۔ اور مال غنیمت کو لوٹ کر آپس میں تقسیم کر لیا۔ اور غرض کہ ہمراہ خمس غنائم حضرت ابو بکر کی خدمت میں روانہ کیا۔ اور حذیفہ وہ بنی عمان میں رہے۔ تاکہ لوگوں کو تسکین دین

۶۶ عکرمہ کا سحریت کو مسلمان کرنا اور اٹھارہ کا حال سنئے۔ جب عکرمہ بن ابی اہل

مصبح کو نکست دیکر ہر مین اسلام پہلایا۔ کو عمان سے فراغت حاصل ہو گئی۔ تو وہ اونکی

طرف روانہ ہوئے اور جو لوگ ناجیہ اور عبدالقیس اور راسب اور سعد کے اونکی

مدد کو آئے تھے انہیں بھی اپنے ساتھ لیا۔ اور اون کے بلاد میں تاخت کی

دہان اون کو اور دو شخصوں سے معاملہ پڑا۔ ایک تو اون میں سحریت تھا جو ہر

میں سے تھا اور دوسرا مصبح تھا جو بنی حمار سے تھا۔ اور بہت لوگ اسی کے

ساتھ تھے۔ اور یہ دونوں آپس میں بھی ایک دوسرے کے دشمن تھے۔ عکرمہ

نے سحریت سے مراسلت کی۔ جس سے وہ مسلمان ہو گیا اس کے بعد انہوں نے

مصبح سے درخواست کی۔ مگر اوس نے نہ مانا۔ اس سے عکرمہ اوس سے لڑا

اور خوب لڑائی کے بعد مرتدین بھاگ گئے۔ اور اونکا سردار مارا گیا۔ پھر مسلمانوں

نے اون کا تعاقب کیا۔ اور جسے چاہا اوسے قتل کر ڈالا۔ اور جس قدر چاہا اونکا

مال و اسباب لوٹ لیا۔ بعد ازان سحریت کے ہاتھ غنیمت کے مال سے خمس حصہ شری

ابو بکر کی خدمت میں روانہ کیا۔ پھر عکرمہ کی قوت بڑھ گئی۔ اور اون کے پاس مال و متاع اور اونٹ

بہت کثرت سے ہو گئے۔ اور عکرمہ نے وہاں قیام کیا۔ کہ لوگوں کو اپنی خواہش کے موافق اکٹھا کریں۔ اور ان سے اسلام کی بیعت لیں۔ چنانچہ انہوں نے اسلام قبول کیا اور مسلمان ہو گئے۔

یمن کا ارتداد

۶۷۔ عک اور اشعرئین کا ارتداد اور عثمان اور عقیقہ کو شکست دینا۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وفات پائی۔ تو مکہ اور اس کے گرد و نواح پر عتاب بن اسید آپ کے عامل تھے۔ اور عک اور اشعرئین پر طاہر بن ابی مالہ اور طاہر عثمان بن ابی العاص اور مالک بن عوف النضری یعنی عثمان تو شہرہ ون کی نگرانی کرتے اور اہل البوہرہ پر مالک تھے۔ اور صنعا میں فیروز اور دادویہ اسکا مددگار تھا اور قیس بن مکشوح بھی وہاں کا عامل تھا اور جند پر لیلی بن امیہ تھا۔ اور مارب میں ابو موسیٰ تھے۔ اور وہ حالات جو ان لوگوں سے اور اسود عسی سے گزرے ہیں اس کا ذکر اوپر ہم نے کر دیا ہے۔ جب اللہ تعالیٰ نے اسود عسی کو تباہ و ہلاک کر ڈالا تو اس کے اصحاب میں سے کچھ لوگ ایسے رہ گئے جو صنعا اور بخران کے درمیان ادھر ادھر ہینکتے پھرتے تھے اور کسی کے پاس جمع نہیں ہوتے تھے۔ اسی میں نبی صلعم نے وفات پائی۔ اس وقت وہاں کے لوگ مرتد ہو گئے۔

عتاب بن اسید نے حضرت ابو بکر کو ایک عرضی بھیج کر یہ اطلاع دی۔ کہ فلاں فلاں لوگ ادن کے علاقہ میں مرتد ہو گئے۔ اور نیز عتاب نے اپنے بھائی خالد کو تہا والون کی طرف بھیجا۔ جہاں مدح اور خزا عہ اور ابنائے کنانہ کے کچھ لوگ جمع ہو گئے تھے

کنانہ کا سردار جندب بن سلمہ تھا۔ ابارق مین دو نو فریق کا مقابلہ ہوا۔ خالد نے
 او نہیں خوب مارا۔ اور متفرق و پراگندہ کر دیا۔ مگر انہیں سے جندب بچ کر لوٹ گیا
 ادھر عثمان بن ابی العاص نے بھی کچھ فوج بنی شنوہ کی طرف بھیجی جہاں
 ازبہ بن جلیہ اور خثعم کے کچھ لوگوں نے سراٹھایا تھا۔ اور ان کا سردار حمضہ بن النعمان
 تھا۔ اور عثمان نے اس فوج کا سردار عثمان بن ابی ربیعہ کو کیا تھا فریقین کا شنوہ
 مین مقابلہ ہوا۔ اور کفار پٹ کر بھاگ نکلے۔ اور ادھر ادھر منتشر ہو گئے۔ اور حمضہ
 نے دو علاقہ مین بھاگ کر جان بچائی۔

۶۸ طاہر کا مکہ شکست دینا اور بخران ابن اب عاک کی اخابت کا حال سنئے۔ یہی عاک
 کے معاہدہ کی تجدید و تجدید کے فساد کا فروزا اور اشعری ہیں۔ کہ جنہوں نے تہامین سے
 اول نبی صلعم کے بعد فساد پہلایا تھا۔ اور اکٹھے ہو کر اعلاب مقام مین ڈیر و ڈالے
 تھے۔ ان کی طرف طاہر بن ابی مالہ روانہ ہوئے۔ اور ان کے ساتھ مسروق
 اور انکی قوم عاک کے وہ لوگ تھے جو مرتد نہیں ہوئے تھے۔ اعلاب پر وقت مین
 سامنا ہوا۔ عاک اور ان کے ساتھی بھاگے۔ اور بہت کثرت سے مارے گئے۔
 یہ مسلمانوں کو ایک عظیم الشان فتح حاصل ہوئی تھی۔

حضرت ابو بکر نے ایفہ رمان لکھ کر طاہر کو بھیجا تھا۔ جس مین انھوں نے
 او نہیں عاک سے لڑائی کا حکم دیا تھا۔ اور اس مین او نہیں اخابت کی لفظ سے
 تعبیر کیا تھا۔ اور ان کے طریق کو طریق الا خابت کہا تھا۔ اس سے یہ نام ان کا
 اس وقت تک چلا جاتا ہے۔

اب رہے بخران والے۔ جب انہوں نے سنا کہ رسول اللہ صلعم نے

وفات پائی۔ تو انہوں نے ایک ایچی اپنا ہیجا۔ کہ حضرت ابوبکر کے ساتھ عہد نامہ کی تجدید کر لے۔ حضرت ابوبکر نے اس باب میں انہیں ایک عہد نامہ لکھ دیا۔ بنی بجیلہ کا یہ حال ہوا۔ کہ حضرت ابوبکر نے جریر بن عبد اللہ کو واپس کر کے حکم دیا۔ کہ اوسکی قوم کے جو لوگ اسلام پر باقی رہ گئے ہین انہیں فراہم کر کے اوس سے لڑے جو اسلام سے مرتد ہو گئے ہین۔ اور خثعم کی بھی خبر لے اور جو کوئی سرا و مٹھائے اوس کا سر کچل دے۔ انہیں ذی النحاصہ کے مفسدین کے سبب سے غصہ آ رہا تھا۔ جریر حسب الحکم دہان سے روانہ ہوا۔ اور حکم کے موافق تعمیل کی۔ مگر چند آدمیوں کے سوا اوس کے سامنے کوئی نہ آیا۔ ان چند مفسدین کو اوس نے قتل کیا۔ اور ان کا تعاقب کر کے انہیں منتشر کر دیا۔

مین کا مکر ارتداد

۶۹ قیس کامرتد ہو کر دادویہ کو قتل کرنا اور فیروز حبش کا بچ کر نکل جانا۔ ایک قیس بن عبد لغوث بن کشوح بھی تھا۔

یہ اس طرح ہے۔ کہ جب اوس نے سنا۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وفات پائی۔ تو اوس نے فیروز حبش کے قتل کی تدبیر کی۔ اور حضرت ابوبکر نے غزوہ بدر اور سعید ذی زود اور ذوالکلاع اور حوشب ذی ظلم و رشہ ذی نیا فک کے پاس فرمان بھیجے کہ اپنے دین اسلام پر قائم رہین۔ اور اللہ تعالیٰ کے احکام بجا لائین۔ اور انہیں حکم دیا۔ کہ انبا کی معاونت کریں۔ اور جو کوئی اوس سے مزاحمت کرے اوس کے مقابلہ میں انہیں مدد دیں۔ اور فیروز کی اطاعت کریں۔ مگر اس نے

فیروز اور دادویہ سب آپس میں ایک دوسرے کے متنازع اور معاون تھے۔
 جب قیس نے یہ حال سنا تو اس نے ذوالکلاع اور اس کے اصحاب کو لکھا
 کہ آؤ انا کو مارڈالیں۔ اور انہیں مین سے نکال دیں۔ مگر انہوں نے اس کی
 بات نہ مانی۔ اور نہ انا کو ہی کچھ مدد دی۔ اس لئے قیس ان کے خلاف پرستعد ہوا
 اور اسود کے اصحاب سے خفیہ مراسلت کی جو ملک مین ادھر ادھر پھرتے تھے۔ اور
 ان سے کہا۔ کہ میرے ساتھ ملکر کارروائی کرو۔ اس سے وہ اس کے شریک
 ہو گئے۔ اور صفادالے بھی ان سے مل گئے۔

قیس نے فیروز اور دادویہ سے ملاقات کی۔ اور دہوکہ دہی کیلئے
 ان سے اپنے باب میں مشورہ لیا کہ وہ اس کے پھندے میں پھنس جائیں۔
 چنانچہ وہ اس کے دافون میں آ گئے۔ اور نہ سمجھے کہ وہ دہوکہ دیتا ہے پھر قیس نے
 دوسرے روز کہا نا پکوا یا۔ اور دادویہ اور فیروز اور حبش کو بلایا۔ دادویہ اس کے
 یہاں گیا۔ جبھی وہ اس کے گھر میں گیا ہے کہ قیس نے اس سے مار ڈالا۔ پھر فیروز
 بھی وہاں پہنچا۔ جبھی اس کے مکان کے قریب گیا ہے تو اس نے دو عورتوں
 کو باتیں کرتے سنا جن میں سے ایک نے کہا کہ یہ بھی دادویہ کی طرح مارا جائے گا۔
 اس لئے وہ وہاں سے چل دیا۔ اور قیس کے آدمی اس کی تلاش میں دوڑے۔ یہ بھی
 دکتا دکتا چلا۔ اور حبش کو بھی راستہ سے لٹا دیا۔ اور دونوں ملکر جبل خولان کی طرف
 روانہ ہوئے۔ اور وہ فیروز کے مامون تھے۔ پھر وہ دونوں پہاڑ پر چڑھ گئے۔ اور
 قیس کے سوار لوٹ گئے۔ اور اسے خبر دی کہ فیروز حبش نکل گئے۔ پھر قیس صنعا پر چڑھ ڈڑا
 اور اس کے گرد فوج پر بھی تاخت و تاراج کی۔ اور اس کے پاس اسود کے سوار بھی آئے

۷۰۔ فیروز کو عقل اور عا کے مدد ملنا اور فیروز کے پاس بھی کچھ لوگ جمع ہو گئے اور فیروز کا قیس کو شکست دینا۔ اور اوس نے حضرت ابوبکر کو اسکی اطلاع

اور قیس کے پاس بھی قبائل کے عوام لوگ آئے۔ پھر جب اون کے روسا کی پاس ابوبکر کے فرامین پہونچے۔ تو روسا نے اونہیں چھوڑ دیا۔ اور قیس نے اپنا کے قتل یا اخراج کا ارادہ کیا۔ اور اون کو تین فرقوں میں منقسم کیا۔ ایک تو وہ جنہوں نے یمن میں قیام کرنا چاہا۔ اون کی اولاد تو اوس نے اونہیں کے پاس چھوڑ دی۔

دوسرے وہ لوگ تھے کہ جو فیروز کے ساتھ چلے گئے تھے۔ اونکی اولاد اوس نے دو فرقہ کئے۔ ایک فریق کو اوس نے عدن کو بھیج دیا۔ کہ وہاں سے اونہیں جہازوں میں سوار کر کے یمن سے خارج کر دیا جائے۔ اور باقی تیسرے فرقہ کو اوس نے خشکی میں اپنے ساتھ لے لیا۔ اور ان سبے کہ دیا۔ کہ تم لو اپنے اپنے ملکوں کو چلے جاؤ۔

جب فیروز کو اس بات کو خبر ہوئی۔ تو اوس نے قیس کی لڑائی میں کوشش کی۔ اور خود لڑنے کے لئے اکیلا ہی تیار ہو گیا۔ اور بنی عقیل بن ربیعہ بن عامر سے امداد چاہی۔ اور عا کے بھی مدد کی درخواست کی۔ عقیل دوڑے اور قیس بن عامر کے سامنے آئے۔ جن کے ساتھ قیس نے اپنا کے بال بچوں کو روانہ کیا تھا۔ اور اون سے اون کے بال بچوں کو چھین لیا۔ اور قیس کے سواروں کو قتل کر ڈالا اور ایسے ہی عا کے بھی چھینے۔ اور اونہوں نے اون کے بال بچوں کے دوسرے گروہ کو دشمن سے چھڑا لیا۔ اور قیس کے آدمیوں کو مار ڈالا۔ اور عقیل اور عا نے

فیروز کی مدد کی۔ اور اس سے اپنی قوم کے آدمی دے۔

جن قبیلہ روز کو یہ مدد مل گئی۔ اور پہلے سے بھی اس کے پاس کچھ آدمی جمع ہو گئے تھے۔ تو اس نے ان سب کو لیا اور قیس کی طرف نکلا۔ صنعا کے قریب یقین کا سامنا ہوا۔ اور ایک اچھی لڑائی ہوئی۔ جس میں قیس اور اس کے ساتھی شکست کھا کر بھاگے۔ اور غنی کے اصحاب جن کے ساتھ قیس بھی تھے صنعا اور مران کے درمیان متذبذب پھلتے پھرتے گئے۔

۱۱۱۱ فردہ کا اسلام اور عمرو کا ارتداد کہتے ہیں کہ فردہ بن مسیک نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور عمرو اور مہاجر کا مرتدین کے ذخیہ کو جانا کے پاس مسلمان ہو کر آیا تھا۔ اور اسے اد قیس اور عمرو کا گرفتار ہو کر پھیلان ہونا نبی صلعم نے مراد کے اور نیز ان لوگوں کے صدقات پر جو مراد کے حلیف اور ان کے ملک میں رہتے بستے تھے عامل مقرر کر دیا تھا۔ اور عمرو بن معدی کرب الزبیدی اپنی قوم سعد العشرہ کو چھوڑ کر الگ ہو گیا تھا۔ اور مراد میں بھاگ کر آ رہا تھا اور انہیں کے ساتھ آ کر مسلمان ہو گیا تھا۔ جب اسود غنی مرتد ہوا۔ اور منجج نے اس کا اتباع کیا۔ تو عمرو بھی مرتد ہو گیا۔ اس وقت تاہم خالد بن سعید بن العاص کے پاس رہا کرتا تھا۔ جب مرتد ہو گیا تو خالد اس کے پاس آئے۔ اور اس سے ملے۔ اور اس کے کندھے پر ایک تلوار ماری جس سے عمرو بھاگ کر بچ گیا۔ مگر خالد نے اس کی تلوار صمصامہ اور اس کا گھوڑا لے لیا۔

غرض جب عمرو مرتد ہو گیا۔ تو اسود غنی نے اسے فردہ کے مقابلہ پر متعین کیا۔ یہاں کچھ ایسا موقع آ پڑا۔ کہ فردہ اور عمرو ایک دوسرے کے مقابل

پڑے رہے۔ اور ایک دوسرے کے خوف سے کہیں نہ جا سکے۔ اسی میں عکرمین
 ابی جہل مہرہ سے آئین میں آئے۔ جن کا ذکر مہرہ سے لڑائی لڑنے کا ہم ادب بیان
 کر چکے ہیں۔ اس وقت عکرمہ کے ساتھ مہرہ وغیرہ کے بہت کترے ہر دم تھے
 ادھر مہاجر بن ابی امیہ بھی نجران کی طرف آئے۔ ادن کے ساتھ مکہ اور
 طائف کے لوگ تھے۔ اور بجلیہ بھی جریر کی ہمراہی میں ادن کے ساتھ تھے۔
 یہاں پر فروہ بن میک المرادی بھی ادن کے ساتھ جا ملا۔

جب لماون کی اس طرح جمعیت خوب ہو گئی۔ تو عمرو بن معدی کرب
 چپ کر مہاجر بن ابی امیہ کے پاس آیا اور امان بھی پہلے سے حامل نہ کی۔
 اس واسطے مہاجر نے اسے باندھ لیا۔ اور نیز قیس کو بھی گرفتار کر لیا پھر ان دونوں
 کو حضرت ابوبکر کی خدمت میں بھیج دیا۔

جب یہ دونوں حضرت ابوبکر کے پاس پہنچے۔ تو انہوں نے قیس سے کہا
 کہ تو نے بندگان خدا کو قتل کیا۔ اور مرتدین کو تو نے اپنا دوست بنایا اور مومنین کو
 چھوڑ دیا۔ پھر قیس نے کہا کہ مجھے دادویہ کا کچھ بھی حال معلوم نہیں ہے میں نے
 اسے نہیں مارا ہے۔ اس نے اسے چپ کر مارا تھا ابوبکر کو اس کا کچھ
 ثبوت نہ ملا اس لئے انہوں نے اس کے خون کو اس سے چھوڑ دیا۔
 اور عمرو سے کہا کہ تجھے اس سے شرم نہیں آتی۔ کہ ہر روز تو جگہ جگہ
 بھاگتا پھرتا اور کپڑا جاتا ہے۔ اگر تو دین خدا کی نصرت کرتا تو خدا تعالیٰ تجھے بڑی
 عزت دیتا۔ عمرو نے کہا۔ تو اب میں اس دین میں آتا ہوں اور اب کبھی نہیں ہرجا
 بعد از ان یہ دونوں اپنے اپنے قبائل کو لوٹ گئے۔

پھر مہاجر خیران سے چلے۔ اور راستہ میں اونکی فوج کو عنسی کے لوگ ملے۔ اور ان سے امن مانگی۔ مگر انہوں نے امن نہ دی اور جہان پایا انہیں قتل کر دیا۔ پھر وہاں سے وہ صنعا پہنچے۔ اور اوسمیں داخل ہو گئے۔ اور حضرت ابو بکر کو یہ سب لکھ کر بھیج دیا۔

حضرت اور کندہ کا ارتداد

۷۲ مہاجر رسول اللہ کی ناراضی جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا انتقال ہوا اور پھر انہیں کندہ پر عامل مقرر کرنا۔ تو اسوقت بلا حضرت موت آپ کے قبضہ میں تھا

اور آپ کی طرف سے زیاد بن لبید انصاری حضرت موت پر اور عکاشہ بن ابی امیہ کندہ اور سکون پر اور مہاجر بن ابی امیہ کندہ پر عامل تھے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مہاجر کو عامل تو مقرر کیا تھا۔ مگر مدینہ سے بھی روانہ ہونے نہیں پائے تھے۔ کہ رسول اللہ کا انتقال ہو گیا۔ اس واسطے حضرت ابو بکر نے انہیں مین والون کے قتال کے واسطے مقرر کیا۔ اور حکم دیا۔ کہ امن چین ہو جانے کے بعد وہ اپنے کام پر جائیں یہ مہاجر اسوقت رسول اللہ کے ساتھ سے رہ گئے تھے۔ جب کہ آپ تبوک کے غزوہ کو تشریف لے گئے تھے۔ جب رسول اللہ صلعم وہاں سے لوٹے تو مہاجر سے ناخوش ہوئے۔ ایک روز اتفاق سے بی بی ام سلمہؓ سوال اللہ کا سر دھو رہی تھیں۔ انہوں نے موقع پا کر رسول اللہ سے کہا۔ کہ مجھے آرام چین جو یہ میسر ہے اس سے میرا دل کس طرح خوش ہو۔ آپ تو میرے بھائی سے ناراض ہیں۔ رسول اللہ کو اونکی عاجزانہ باتیں اپنے بھائی کی سفارش کی نسبت سن کر رقت لگئی

اور دل بھج آیا۔ بنی بی ام سلمہ نے فوراً اپنے خادم کو اشارہ کیا۔ کہ وہ جا کر مہاجر کو بلا لائے۔ مہاجر نے آکر رسول اللہ سے غدر و معذرت کی۔ اور بہت منت و سما کر کے رسول اللہ کو راضی کر لیا۔ اور آپ نے اسے کندہ پر عامل مقرر کر دیا۔ اسی میں بنی سلمہ نے وفات پائی۔ اور مہاجر ابھی تک مدینہ سے چلنے بھی پا رہے تھے۔ پہر اس کے بعد وہ وہاں کو گئے۔

۳۷۔ کندہ کا حضورِ مہاجر سے بار بردار کا مان لینے کا سبب کہ جس سے بنی سلمہ نے اونٹ طلب کرنا اور اس پر فساد اٹھانا اون کے چار ملوک پر لعنت کی تھی یہ ہوا تھا کہ جب وہ سلمان ہوئے۔ تو رسول اللہ نے مصلحتاً یہ حکم دیا تھا۔ کہ صدقات جو حضرات سے وصول ہوتے ہیں اون میں سے کچھ صدقات کندہ میں دے جائیں اور کندہ کے کچھ صدقات حضرات میں دے جائیں۔ اور ایسے ہی کچھ صدقات حضرات کے سکون میں اور سکون کے کچھ صدقات حضرات میں دے جائیں۔

اسپر کندہ کے بطن بنی ولیعہد میں سے کسی نے حضرات و لون سے کہا کہ ہمارے پاس بار برداری کے اونٹ نہیں ہیں۔ اگر آپ صدقات کے کاموں کے لئے ہمیں اونٹ دیدیں تو بہت بہتر ہو۔ حضورِ مہاجر نے کہا اچھا تمہیں گے اگر تمہارے پاس اونٹ نہ ہوئے تو ہم تمہیں اونٹ دیں گے۔

پھر جب رسول اللہ صلعم کا انتقال ہو گیا۔ تو بنی ولیعہد نے اون سے کہا کہ تم نے جو رسول اللہ صلعم سے اونٹوں کا وعدہ کیا تھا اسے پورا کرو۔ حضورِ مہاجر نے اون سے کہا کہ تمہارے پاس کار و بار کے لئے اونٹ تو ہیں۔ اون پر صدقات

اٹھایا گیا کرو۔ اسپر کندہ نے زیاد سے کہا کہ تو بھی حضرموت والوں کے ساتھ ہے اور ہمارے برخلاف ہے غرض حضرموتیوں نے اونٹ دینے سے انکار کیا اور کندہ والوں نے اوس کے لینے میں اصرار کیا۔ اور بات بڑھ گئی۔ اور وہ لوگ اپنے گھروں کو لوٹ گئے۔ اور اس معاملہ میں مشورہ کرنے لگے۔ زیاد کو چونکہ مہاجر کا انتظار ہو رہا تھا اوس نے اس معاملہ میں تامل کیا۔ اور خاموش رہا۔ مہاجر مدینہ میں رکا ہوا تھا۔ اور اوس نے زیاد کو اپنے کام پر متعین کر دیا تھا۔ پھر مہاجر صنعا سے اپنے عمل کی طرف روانہ ہوا۔ اور عکرمہ بن ابی جہل بھی مد کیلئے آئے ایک تو اون میں سے اسود کے مقابلہ میں بڑا۔ اور دوسرا بنی داکل کی تنبیہ کو جوع ہوا۔

۷۴ زیاد کے ایک اونٹنی صدقہ میں کٹینے کی زیاد بن ولید کندہ کے نبی عمرو بن معاویہ کے دھبہ سیخی معاویہ کا نارا من ہو کر صدقہ کا کرنا صدقات وصول کرنے پر متعین تھا۔ جب وہ اون کے پاس آیا۔ تو سب سے اول جو بنی عمرو کا آدمی اوس کے پاس آیا اوس کا نام شیطان بن حجر تھا۔ زیاد نے اون سے ایک جوان اونٹنی لی۔ اور اون پر صدقہ کی علامت لگا دی۔ اس کے بعد معلوم ہوا کہ وہ اونٹنی عدنا بن حجر کی ہے جو شیطان کا بھائی ہے۔ جب اوس نے اونٹنی کو باہر نکالا تھا تو اس سے یہی وہم پیدا ہوا تھا۔ اس اونٹنی کا نام شذرہ تھا۔ مگر زیاد کو یہ نہ معلوم ہوا۔ اوس نے سمجھا تھا کہ یہ اور کوئی اونٹنی ہے۔ عدنا نے کہا کہ یہ تو میری اونٹنی ہے۔ شیطان اوس کی تصدیق کی۔ اور زیاد سے کہا کہ اسے چھوڑ دے۔ اور کوئی اونٹنی لے لے۔ اس پر زیاد نے شیطان پر کفر کی تہمت لگائی۔ اور کہا کہ تو اسلام

خارج ہو گیا ہے۔ یہ سن کر دونو بہائی بگڑ گئے۔ اور بولے کہ ہم تو اوٹنی نہ دین گے زیادہ نے کہا کہ وہ تو اب اللہ کا مال ہو گئی۔ مگر انہوں نے کچھ نہ سنا اور اوٹنی کے لینے پر اصرار کیا۔ زیادہ نے کہا کہ میں شذرہ تمہارے لئے بسوس کی طرح نہ ہو جائے عدالتے دہائی دسی۔ یا آل عمر و زیادہ ظلم کر رہا ہے۔ وہ شخص بڑا ذلیل ہے جو میری آواز سن کر گھر میں بیٹھ کر چپکا کھانا کھائے۔ اور میری فریاد کو نہ آئے۔ اور حارثہ بن سراقہ بن معدی کرب کو آواز دیا۔

وہ سنتے ہی زیادہ کے پاس آیا۔ اور کہنے لگا کہ اس شخص کی اوٹنی چھوڑ دے اور اور کوئی لے لے۔ زیادہ نے کہا یہ تو میں کبھی نہ کر دوں گا۔ حارثہ نے کہا تو تو یہ ہو ہو گیا۔ اور اوٹنی کا دھنگنا کہو لے آیا اور اسے ماناک کر بیچ میں کھڑا ہو گیا۔ زیادہ نے حضرموت اور سکون کے جوانوں کو حکم دیا۔ اور انہوں نے جھپٹ کر حارثہ کو روکا۔ اور اسے اور اس کے ساتھیوں کو پکڑ کر مشکین باندھ لیں اور اوٹنی کو بھی پکڑ لیا۔

پھر نبی کندہ نے دہائی مچا دی۔ اور حارثہ کی گرفتاری کے سبب سے نبیؐ بہت ناراض ہوئے اور کہلہم کہلا باغی ہو گئے۔ ادھر حضرموت اور سکون کو زیادہ کی طرفدار میمن غصہ آیا۔ اور ان دونوں کے طرفداروں کے بڑے بڑے لشکر ہو گئے۔ مگر نبی معاویہ نے اس سبب سے کچھ نہ کہا۔ کہ زیادہ کے پاس ادن کے قیدی گرفتار تھے۔ اور اس سبب سے زیادہ کے لوگوں کو بھی کوئی حجت نہ ملی۔ کہ وہ ادن کے برخلاف کوئی کارروائی کرائیں۔ زیادہ نے نبی معاویہ سے کہا کہ ہتیار رکھ دو۔ مگر انہوں نے ہتیار نہ رکھے۔ بلکہ اپنے قیدیوں کو طلب کیا۔ زیادہ نے

اونہیں نہ چھوڑا۔ اور رات میں اون پر چھاپا مارا۔ اور اون کے کچھ آدمی قتل کر کے
 اونہیں پراگندہ کر دیا۔ جب وہ پراگندہ ہو گئے تو حارثہ کو اور اس کے ساتھیوں
 کو چھوڑ دیا۔ جب یہ قیدی چھوٹ کر اپنی قوم میں آ گئے تو اونہوں نے اونہیں
 جاکر لڑائی کے واسطے بھڑکایا۔ اور کہا کہ زیاد اور اس کے رفیقوں سے
 اسکا انتقام لینا چاہئے۔ جس سے اون کے ساتھ بہت بڑا لشکر جمع ہو گیا۔
 اور اونہوں نے اپنے درمیان ندا کر دی۔ کہ کوئی صدقہ نہ دے۔ پھر زیاد نے
 حصین بن نمیر کو بھیجا۔ اور اون میں سے بھی ایک نے دوسرے کو تسکین دی۔
 جس سے کچھ دنوں کے واسطے وہ خاموش بیٹھے رہے۔

۵۷ زیاد کا بنی معاویہ پر شب خون
 مارنا اور چاروں لوگوں کو قتل کرنا۔
 جاکر اترے۔ مجاہدان کے حمار یعنی رکھیا
 ہوئے مرغزاروں کو کہتے ہیں۔ اون میں سے حمد ایک مجاہدین اور مخصوص دوسرے
 مجاہدین اور شرح تیسرے مجاہدین اور البضعہ چوتھے مجاہدین اور تری یہی وہ چاروں
 لوگ اور بنی عمرو کے رؤسا ہیں کہ جن پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لعنت کی
 تھی۔ اور جن کا ذکر اوپر آچکا ہے۔ اور بنی حارث بن معاویہ اپنے مجاہدین اتر
 اشعث بن قیس ایک مجاہدین اور سمط بن الاسود ایک اور مجاہدین جاکر ٹھہرے۔
 اور جبنی بنی معاویہ تھے اون سب نے صدقہ دینے سے انکار کر دیا۔

صرف ایک شریل اور اس کے بیٹے نے اس سے انکار نہ کیا۔ اونہوں
 نے بنی معاویہ سے کہا۔ کہ اپنی بات سے پہر جانا احمار کے لئے نہا قیسیج ہے
 جو لوگ کرام الناس سے ہیں وہ ایک شبہ کی بات سے بھی اچھی بات کی طرف

بدل جانے کو وضع کے خلاف سمجھتے ہیں اور اسے عار جانتے ہیں۔ چہ جائے کہ ایک نیک کام اور حق بات سے باطل اور قبیح بات کی طرف رخ کیا جائے۔ یہ تو بہت بری بات ہے۔ ہم تو اس بات میں قوم کی مدد نہیں کرتے۔ اور ان سے الگ ہو گیا۔ اور زیادہ کے پاس چلا آیا۔ اور ان کے ساتھ امر القیس بن عباس بھی تھا۔

ان دونوں نے زیادہ سے کہا۔ کہ ان لوگوں پر رات کو چہا پا مارنا چاہئے۔ کیونکہ سکا سکا اور سکون کے لوگ بھی کچھ ان میں جا ملے ہیں۔ اور حضرت کے بھی کچھ متفرق آدمی ان میں شامل ہیں۔ اگر تم ان پر چہا پانہ مارو گے تو ہمیں خوف ہے کہ ہمارے بہت آدمی ہم سے الگ ہو کر ان میں جا ملین گے۔ اس واسطے زیادہ نے اس بات کو منظور کر لیا۔ اور پھر سب اکٹھے ہوئے۔ اور ان کے حاکم میں جا کر ان پر بخون مارا جا کر دیکھیں تو وہ لوگ اپنے اپنے الاؤں کے گرد اگر دمزدہ میں بیٹھے ہوئے ہیں۔ اگر چہ بنی معاویہ تعداد میں بہت اور شوکت میں بہت بڑے تھے۔ مگر انہوں نے جا کر انہیں پانچ طرف سے لیا۔ اور تباہ و برباد کر ڈالا۔ شرج مجنوس۔ حماد اور البتہ اور ان کی بہن عمروہ سب مار گئے اور بنی صلی اللہ علیہ وسلم کی لعنت نے اپنا اثر دکھایا۔ دشمن بہت کثر سے مار گئے اور جن کو موقع ملا انہوں نے بھاگ کر جان بچائی۔

۷۱ اشعث کا بھتیجہ بن ہناہ گیر ہونا
اور مسلمانوں کا قلعہ کو فتح کرنا۔ پ
سچر زیادہ بن لبید مال و اسباب غنیمت اور لوٹ
علاموں کو لیکر واپس ہوا اور اشعث کے اوپر
ہو کر اس کا گزر ہوا۔ اشعث یہ دیکھ کر اپنی قوم کے لوگوں کی طرف جھپٹا۔ اور

ادھین مسلمانوں سے چہڑا لیا۔ اور فوجیں جمع کیں۔ ادھر زیاد نے مہاجر کو لکھا۔ کہ مدد کو جلد آؤ۔ مہاجر کو راستہ میں زیاد کا خط ملا۔ اس نے لشکر پر عکرمہ بن ابی جہل کو سردار کیا۔ اور خود تیز رو اور مستعد لوگوں کو لیکر دبا و اما را۔ اور زیاد کے پاس آپہونچا۔ اور کندہ کی طرف کوچ کیا۔ وہ اس وقت محجر الزبرقان میں تھے وہیں اون کو جالیا۔ خوب زور شور سے لڑائی ہوئی۔ کندہ کو شکست ہوئی اور مارے گئے۔ اور بھال کر قلعہ بنجیر میں جا کر پناہ لی۔ اور اسکی مرمت و درستی کر کے اسے اپنا ملجا بنایا۔

مہاجران کے تعاقب میں روانہ ہوا۔ اونچینے کے پاس جا کر مڑ چبائے۔ کندہ بھی بنجیر میں آکر خوب جمع ہوئے اور مورچہ جاکر پڑ گئے۔ مسلمانوں نے قلعہ کا محاصرہ کیا۔ اتنے میں عکرمہ بھی پیچھے سے فوج لیکر آگئے۔ اور محصوروں پر حصار کو خوب تنگ پکڑا۔ اور چاروں طرف فوجیں بھیج بھیج کر انکی مدد کو ماموسہ کر دیا۔ اور اودن کے مددگاروں کو پکڑ پکڑ کر مار ڈالا۔

جب محصور دن نے اس حصار کی تنگ حالت دیکھی تو وہ بھی جو انخر دی کر کے اندر سے نکلے۔ اور مسلمانوں سے آکر لڑے۔ مگر وہ خود ہی کتر سے مارے گئے۔ اور قلعہ میں جا کر پناہ گیر ہوئے۔ اور اب اودن کو اپنے قتل ہونے کا ^{شہ} ہوا۔ اور جان کے لالے پڑ گئے۔ اور اودن کے سردار دن کو اپنی جان کا خوف ^{کا} اسواسطے ^{کا} اشعث اپنے ساتھ نو آدمیوں کچ لیکر نکلا۔ اور اگر مسلمانوں سے درخواست کی کہ اگر اودن کو اور اودن کے اہل و عیال کو جانوں کی امن دیجائے تو وہ قلعہ کا دروازہ کھول دیں گے زیاد نے اسے قبول کر لیا۔ اور کہا۔ تم جو چاہو کلو

اور نوشتہ میرے پاس لاؤ۔ میں اوس پر مھر کر دوں گا۔ اونہوں نے ایسا ہی کیا۔
اشعث اپنا نام اوس میں لکھنا بھول گیا۔ کیونکہ ایک شخص جدم نام اوس پر خنجر
لیکر چڑھ گیا تھا اور کہنے لگا تھا کہ میرا نام اسین لکھ نہیں تو میں تجھے مار ڈالوں گا۔
اس لئے اوس نے جدم کا نام تو اوسین لکھ دیا۔ اور اپنے نام کو اوسین دج کرنا
بھول گیا۔

پھر دروازہ کھول دیا۔ اور مسلمانوں نے اوسین داخل ہو کر کسی اٹنے والے
آدمی کو زندہ نہ چھوڑا۔ اور گرفتار کر کے اونکی گردنیں مار دیں۔ اور مال و سبوتا
لوٹ لیا۔ اور بال بچوں کو لوٹڈی غلام بنالیا۔

مہاجر کا اشعث کو باندھ کر ابوبکر کے پاس بھیجا اور ابوبکر کا اسے چھوڑ دینا
اور عکرمہ کے سپاہیوں کی غنائم میں
شرکت۔

اسن دیدی جن کے نام اوسین تحریر تھے۔ مگر پڑھنے پر معلوم ہوا۔ کہ اوس میں
اشعث کا نام نہیں ہے۔ مہاجر نے اس پر کہا۔ اشعث میں اوس خدا کی تعریف
کرتا ہوں کہ جس نے تیرے ہی ہاتھ سے غلطی کرائی۔ دشمن خدا میں ہی چاہتا تھا
مجھ اور سکی مشکین باندہین کہ اسے قتل کر دیا جائے۔ مگر لوگوں نے کہا کہ تیرے
اوسے حضرت ابوبکر کے پاس بھیج دیجئے اس کی نسبت مناسب حکم وہ خود دیں گے
مہاجر نے اس واسطے اوسے لوٹڈی غلاموں کے ساتھ حضرت ابوبکر کی خدمت
میں بھیج دیا۔

مگر ایک دوسری روایت اس طرح پر بھی ہے۔ کہ نجیبیہ کی محصورین
محاصرہ کی شدت ہوئی۔ تو اشعث مہاجر اور زیادہ کے اور مسلمانوں کے پاس چلا
آیا۔ اور اون سے اپنے جان و مال کی امن طلب کی۔ اور کہا کہ اس وقت تک
مجھ سے کچھ نہ کہا جائے۔ کہ جب تک ابوبکر کے پاس نہ بھیجا جائے۔ یہ
باب میں وہ خود اپنی ذات سے جو حکم دین وہی کیا جائے۔ اور اس کے معنی
میں میں تجیر کو فتح کرائے دیتا ہوں۔ اور جو لوگ قلعہ میں ہیں انہیں سب کو
میں تمہارے حوالہ کئے دیتا ہوں۔ اور اپنے لوگوں سے اس نے دغا بازی
کی اسکو مسلمانوں نے قبول کر لیا۔ اشعث نے قلعہ کا دروازہ کھول دیا۔ اور اس کے
اندر جو سردار تھے انہوں نے اپنے آپ کو مسلمانوں کے حوالہ کر دیا۔ اور
مسلمانوں نے انہیں قتل کر دیا۔ اور اشعث کو گرفتار کر کے لوڈھی غلاموں
کے ساتھ حضرت ابوبکر کی خدمت میں بھیج دیا۔

اس سے مسلمان بھی اشعث پر لعنت کرتے تھے۔ اور خود اس کی قوم
کی عورتیں بھی اس پر تھو تھو کرتی تھیں اور اس کا نام انہوں نے عرف النار
رکھا تھا جس کے معنی اون کے نزدیک دغا باز کے تھے۔

جب اشعث مدینہ آیا۔ تو ابوبکر نے اس سے پوچھا۔ کہ تو جانتا ہے میں
تیرے ساتھ کیا کروں گا اشعث نے کہا مجھے تو نہیں معلوم کہ آپ میرے ساتھ
کیا کریں گے۔ ابوبکر نے کہا میں تجھے قتل کروں گا۔ اس نے کہا بھلا میرا خون
کیونکر مباح ہو سکتا ہے۔ میں تو وہ شخص ہوں۔ کہ جس نے اون لوگوں کو دس آدمی
کی بات پر راضی کیا تھا۔ ابوبکر نے کہا کہ صلح کے معاملہ کی تعمیل اس وقت سے

واجب ہوئی ہے کہ جس وقت وہ نوشتہ لکھا گیا ہے۔ اور اوس کے رو سے
 انہیں کا خون ممنوع ٹھہرا ہے جس کا اوس میں نام ہے تو نے جو قوم کو راضی کیا
 وہ اوس نوشتہ کی تحریر سے پہلے کا کام ہے۔ اوس پر صلح نامہ کی تعمیل واجب
 نہیں ہے۔

جب اشعث کو اپنے مارے جانے کا خوف ہوا۔ تو اوس نے کہا بھلا
 آپ میری نسبت یہ اچھا سمجھتے ہیں کہ اور قیدیوں کو تو چھوڑ دین اور میری بھول
 کے سبب مجھے قتل کر ڈالیں۔ یا یہ بہتر جانتے ہیں کہ جیسے اوروں کے ساتھ
 کرتے ہیں وہ ہی میرے ساتھ بھی کریں۔ اور میری بی بی مجھے دیدیں۔
 کی ام فروہ ابوبکر کی بہن سے منگنی ہو گئی تھی۔ جب وہ پہلے آیا تھا تو رسول اللہ
 نے اس وقت لڑکی کو حوالہ کرنا ملتوی کر دیا تھا۔ اور کہا تھا جب دوبارہ وہ آجگا
 تو اس وقت نکاح کیا جائے گا۔ اسی میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا انتقال
 ہو گیا۔ اور اشعث مرتد ہو گیا۔ اس لئے اشعث نے کہا۔ کہ اگر آپ دوسری صورت
 اختیار کریں گے تو مجھے آپ میرے ملک والوں میں سے خدا کے دین میں
 سب سے بہتر پائیں گے۔ اس لئے ابوبکر نے اوس کا خون معاف کر دیا۔
 اور اوس کی بی بی بھی اسے دیدی۔ پھر اشعث مدینہ میں اس وقت تک رہا۔
 کہ عراق فتح نہیں ہوا۔ اور وہ ان کی غنائم لوگوں میں تقسیم نہیں ہوئیں۔
 یہ بھی بیان کرتے ہیں۔ کہ عکرمہ اس وقت آئے تھے۔ کہ جب یہ قلعہ فتح ہو گیا
 اس پر زیادہ رہا جس نے اپنے ساتھیوں سے کہا۔ کہ یہ لوگ تمہاری مدد کے
 واسطے آئے ہیں۔ ان کو بھی غنیمت میں شریک کر لو۔ انہوں نے اس سے

انہیں بھی غنیمت کا مال دیا۔ اور اپنے ساتھ مین او نہین شریک کر لیا۔

۷۸ حضرت عتہ کا عربوں کو لونڈی غلام بنانے سے آزاد کرنا۔
جب حضرت عمر بن الخطاب خلیفہ ہوئے تو اپنے اس بات کو برا سمجھا۔ اور فرمایا۔

کہ عرب ہی آپس میں ایک دوسرے کے مالک ہوں۔ اور ایک عرب دوسرے عرب کا غلام ہو یہ بڑی قبیح بات ہے۔ اللہ تعالیٰ نے تمہیں بڑی وسعت دی ہے اور عجم کا ملک تمہیں فتح کر دیا ہے اور اپنے مشیرون سے اس امر میں مشورہ کیا۔ کہ جو عرب کے لونڈی غلام ہیں اور زمانہ جاہلیت اور اسلام میں پکڑے آؤ ہیں او نہین فدیہ لیکر چھوڑ دیا جائے۔ صرف وہ ہی عورتیں رکھ لیجائیں۔ کہ جن کے اولاد پیدا ہو گئی ہے۔ پھر انہوں نے ہر ایک انسان پر چھ یا سات اونٹوں کا فدیہ مقرر کیا کہ یہ فدیہ جو دیدے وہ غلامی سے آزاد کر دیا جائے۔ اور اس میں بھی حنیفہ اور کندہ کے ساتھ رعایت کی۔ اون سے یہ بھی فدیہ نہ لیا۔ کیونکہ اون کے مرد قتل کر دے گئے تھے۔ پہر عورتیں ادھر ادھر چلی پھرتی اور فدیہ لاکر دیدیا۔ اور آزاد ہو گئیں۔

اسی سال میں معاذ بن جبل بھی مین سے واپس آئے۔ اور اسی سال میں حضرت ابو بکر نے عمر بن الخطاب کو اپنا قاضی مقرر کیا۔ حضرت عمر انکی تمام خلافت کے زمانہ میں اون کے قاضی رہے تھے۔ اور لوگوں کے ساتھ اس سال عتاب بن اسید نے حج کیا۔ مگر بعض لوگ کہتے ہیں۔ کہ عبد الرحمن بن عوف حج کو گئے تھے۔



۱۲ ہجری

خالد بن الولید کا عراق کو جانا اور حیرہ کی صلہ

۹ حضرت خالد کا حملہ حدود فارس پر اس ۱۲ ہجری کے محرم مہینے میں حضرت ابوبکر اور بانقیہ اور بارہ سالہ اوسیلہ درجہ اولیٰ انکی اطاعت

کہ وہ عراق کی طرف روانہ ہوں مگر ایک روایت میں ہے کہ خالد اس وقت یمامہ سے مدینہ میں آئے تھے۔ وہاں سے حضرت ابوبکر نے انہیں عراق کی روانگی کا حکم دیا تھا۔ غرض وہ خلیفہ کے حکم سے روانہ ہوئے۔ اور بانقیہ اور بارہ سالہ اوسیلہ مقامات میں پہنچے وہاں بغیر لڑے بڑے وہاں کے لوگوں نے انکی اطاعت اختیار کر لی۔ جس سردار نے کہ یہ صلح کی تھی اوس کا نام ابن صلوا تھا۔ اور یہ اقرار نہیں کرتا تھا کہ حمزہ کسری کے سوا دس ہزار دینار دیں گے (حمزہ اچھے مال کو کہتے ہیں) جو فی کس چار درہم کے حساب سے لیا جاتا تھا۔ اور ان دس ہزار دینار کے سوا انکی جزیہ بھی لیا۔

پھر خالد وہاں سے روانہ ہو کر حیرہ پہنچے۔ یہ دیکھ کر وہاں کے اشراف اور سردار ایس بن قبیصہ الطائی کے ہمراہ جو نغان بن المنذر کے بعد وہاں کا امیر ہو گیا تھا اپنے شہر سے نکل کر حضرت خالد کے پاس آئے۔ انہوں نے ان سے کہا کہ یا تو تم مسلمان ہو جاؤ۔ یا جزیہ دو۔ اور اگر یہ دونو باتیں تم کو منظور نہ ہوں تو پھر لڑائی کے سوا اور کچھ بات نہیں ہے۔ ان لوگوں نے جزیہ دینا قبول کیا۔

اور نوے ہزار درہم پر صلح ٹھہری۔ یہی سب سے اول اسلام میں اہل فارس سے جزیہ لیا گیا ہے۔ اس صلح میں جبرہ اور اس کے گرد و نواح کے قریبات و قصبات سب داخل تھے۔

اور بعض اس روایت کو اس طرح بھی بیان کرتے ہیں۔ کہ حضرت ابو بکر نے خالد کو حکم دیا تھا۔ کہ اپنی تاخت و تاراج فارس پر ابلہ سے شروع کریں۔ اور عیاض بن نغم کو حکم دیا تھا۔ کہ وہ عراق میں جائیں۔ اور ماضی سے اپنا کام شروع کریں۔ اور عراق کے اوپر کی طرف سے داخل ہوں۔ اور ایسے کوچ کریں کہ جا کر خالد سے مل جائیں۔

۸۰ شہنشاہ اور عیاض اور خالد کی شہنشاہ بن حارثہ الشیبانی نے حضرت ابو بکر کو روایت کی کہ وہ ہرگز کا مقابلہ پرانا سے عراق میں تاخت و تاراج کرنے کی اجازت طلب کی تھی۔ اور انہوں نے انہیں اجازت دی تھی۔ چنانچہ وہ حضرت خالد کے وہاں پہنچنے سے پیشتر ہی تاخت و تاراج کیا کرتے تھے۔ اور حضرت ابو بکر نے خالد اور عیاض کو حکم دیا تھا کہ ان لوگوں کو اپنی فوجوں میں شامل کریں جو پہلے نے مرتدین سے لڑائی کی تھی۔ اور کسی مرتد کو اپنے ساتھ غزاکے واسطے نہ لیجائیں (کیونکہ مسلمانوں کو مرتدین پر گو وہ مکر مسلمان ہو گئے تھے اعتبار نہ رہا تھا) چنانچہ خالد اور عیاض نے کسی مرتد کو اپنے ساتھ نہ لیا (جس سے مرتدین کو سخت ندامت ہوئی اور ان کو معلوم ہو گیا کہ ارتداد کیسی بُری چیز تھی) (پھر جب خالد اور عیاض نے اہل فارس کی کثرت کو دیکھا تو) انہوں نے حضرت ابو بکر سے مدد طلب کی۔ ابو بکر نے خالد کے پاس صرف ققاع بن عمروؓ کو

مدد کے لئے بھیجا۔ لوگوں نے کہا۔ کہ آپ خالد کی مدد کے واسطے صرف ایک آدمی کو بھیجتے ہیں۔ تو ابوبکر نے کہا۔ کہ یہ ایک آدمی ایسا ہے۔ کہ جن لشکر میں وہ ہوگا اسے کبھی شکست نہ ہوگی۔ اور ایسے ہی ابوبکر نے عبد بن یثوث الحنجرہ کو مدد کے لئے روانہ کیا۔ اور ثنی اور حرملہ اور مغدور اور سلمیٰ کو لکھا کہ خالد کے پاس اُبلدین جا کر مل جائیں۔

پھر خالد ابلہ کی طرف آئے۔ اور ان کے پاس اس وقت دس ہزار فوج تھی۔ اور ثنی اور ادون کے اصحاب کے پاس آٹھ ہزار آدمی تھے۔ جب خالد وہاں پہنچے۔ تو ادونہوں نے اپنے لشکر کے تین حصہ کئے۔ اور تفرق راستوں سے آگے کو کوچ کیا۔ مقدمہ پراون کے مشن تھے۔ اور ادون کے بعد عدی بن حاتم تھے۔ اور خالد ادون دونوں سے پیچھے تھے۔ خالد نے اپنے کہا تھا۔ کہ میں خفیہ کے مقام پر آ کر تم سے مل جاؤں گا۔ اور دشمن پروان سے حملہ کریں گے۔ اہل فارس کا یہ سرحدی مقام بہت بڑا زبردست مقام تھا۔ اور اسی وجہ سے جو سردار یہاں رہتا تھا وہ کنگن والا (سورما) ہوتا تھا۔ اور اس کا نام ہرمز تھا۔ یہ خشکی سے تو عربوں پر فوج کشی کیا کرتا اور دریا کے راستہ سے اہل ہند کو ستا تا رہتا تھا۔

جب ہرمز نے عربوں کی تاخت کا حال سنا تو اس نے اردشیر بادشاہ فارس کو اسکی خبر بھیجی۔ اور خود چیدہ چیدہ آدمی لیکر مسلمانوں کے مقابلہ کو نکلے تمام روانہ ہوا۔ اور کو اظم کی طرف کو رخ کیا۔ مگر جب اسے معلوم ہوا کہ مسلمانوں کی فوج کا ارادہ خفیہ میں مجتمع ہونے کا ہے۔ تو ادون سے پہلے ہی وہاں جا پہنچا۔

اور مورچہ جادے۔ اور اپنے مقدمہ پر قباد اور نوشجان سرداروں کو مقرر کیا۔
جوار و شیر اکبر کی اولاد میں تھے۔

۸۱ خالد کا ظہین پہونچا اور ہرمز اب فارس والون نے مقابلہ پر خوب جست
کو قتل کرنا اور اہل فارس کی شکست کمر باندھی۔ اور ایسے جوش میں بھٹکے۔ کہ
لڑائی کے واسطے آپس میں ایک دوسرے نے خود کو ایک سلسلہ میں باندھ لیا
کہ کہیں کوئی بھاگ نہ جائے۔ جب خالد نے دیکھا کہ فارس والے آگئے۔ تو وہ
بڑھکر کاظمہ مقام پر لوگوں کو لے گئے (جو بصرہ سے دو منزل کے فاصلہ پر ہے)
مگر ہرمز وہاں بھی ان سے آگے جا پہونچا۔ یہ عربوں سے بہت ہی جلتا تھا۔
اور انہیں نہایت تانا تھا۔ اس واسطے جتنے عرب تھے وہ اس سے نہایت
آزرہ تھے اور اسکی بد ذاتی کی مثالیں دیا کرتے تھے۔ جب کبھی کوئی شخص
بد ہوتا تو کہتے کہ یہ ہرمز سے بھی بڑھکر کاف ہے۔

غرض جب خالد آئے۔ تو انہیں ایسے مقام پر اترنا پڑا جہاں پانی نہ تھا
اور ان کے لوگوں نے کہا کہ آپ یہ کیا غضب کرتے ہیں۔ جو اس موقع پر پھرتے
ہیں۔ انہوں نے قسم کھا کر کہا۔ کہ دیکھو یہ پانی اون کے قبضہ میں آجائے گا۔
جو لڑائی میں جانفشانی اور جانبازی کا پورا حق ادا کر دیں گے۔ اگر وہ میدان
جنگم تو وہ مالک ہیں اگر ہم جنگم تو اون سے پانی چھین لین گے۔ چنانچہ
انہوں نے اپنے احوال و ائصال کو وہاں اتارا۔

پھر خالد فارس والون کی طرف بڑھے۔ اور اون کے سامنے صف
باندھی۔ اسی میں ایک ابر آیا۔ اور اللہ تعالیٰ نے پانی برسا دیا۔ جس سے مسلمانوں

کی طرف پانی ہی پانی ہو گیا۔ اور مسلمانوں کی صف کے پیچھے بھی پانی ہو گیا۔ اور مسلمانوں کی اچھی طرح اطمینان ہو گیا۔

پھر ہرمز لشکر سے نکلا۔ اور خالد کو لڑائی کے لئے میدان میں طلب کیا۔ اور اپنے آدمیوں کو کمین میں چھپا دیا کہ وہ کہہ سے خالد کو مار ڈالیں۔ خالد اس کے مقابلہ کے لئے نکلے۔ اور اس کی طرف پایادہ روانہ ہوئے یہ دیکھ کر ہرمز بھی اڑ پڑا اور باہم لڑائی ہونے لگی۔ خالد نے اسے کو لیا میں کپڑ لیا۔ اسپر ہرمز کے آدمی چھپے۔ مگر خالد نے اس کے آدمیوں کی کچھ پروا نہ کی۔ اور اسے قتل کر دیا۔ اور ہرققع بن عمرو بھی خالد کی حفاظت کو پہنچ گئے۔ اور دشمنوں کو ہٹا دیا۔ اور فارس کے لشکر کو شکست ہو گئی۔ اور مسلمانوں نے اون کا تعاقب کیا۔ چونکہ دشمنوں نے اس لڑائی میں اپنے آپ کو سلسلہ میں بانڈہ لیا تھا۔ اس واسطے اس لڑائی کا نام جنگ ذات السلاسل ہو گیا۔ اس وقت اگرچہ ہرمز مارا گیا۔ مگر قباد اور نوشجان بچ آ گئے۔ اور خالد نے ہرمز کا سلب لے لیا۔ اس کا تاج ایک لاکھ درہم کا تھا۔ جب لوگ فارس میں اعلیٰ مراتب کو پہنچ جاتے تھے وہ ایسا ہی تاج پہنا کرتے تھے۔ یہ اون کا ایک دستور تھا۔ کہ جب اول درجہ کے سردار ہو جاتے تو اون کا تاج لاکھ درہم کا ہوتا تھا۔

۸۲ ابلیک فتح اور اوسین اختلاف اور
بچہ خالد نے حضرت ابو بکر کو اس فتح کی خبر بھیجی۔
اور مال غنیمت میں سے خمس بھی روانہ کیا۔
حصن البراءہ بقیقہ و مسلمانوں کا شکار و بیج سلوک

اور آگے بڑھ کر بصرہ میں مقام حبسہ اعظم پر جا کر ڈیرہ ڈالے۔ اور مثنیٰ بن حارثہ کو دشمنوں کے پیچھے روانہ کیا۔ اور معقل بن مقرن کو ابلکہ کی طرف جانے کا حکم دیا۔

اونہوں نے جا کر ابلہ کو فتح کر لیا۔ اور وہاں پر مال غنیمت اور سبایا جمع کئے۔ مگر یہ روایت کے خلاف ہے جو اہل نقل کے نزدیک مشہور ہے۔ وہ کہتے ہیں۔ کہ ابلہ کو عقبہ بن غزو ان نے حضرت عثم بن الخطاب کے عہد میں ۱۷ھ میں فتح کیا تھا۔ ادھر ثمنہ بن حارثہ نے جا کر حصن المرأة پر محاصرہ ڈالا۔ اور اسے فتح کر لیا اور ان کے لوگ مطیع ہو گئے۔

ان لڑائیوں میں خالد نے اور ان کے ساتھ کے سرداروں نے فلاحین اور کاشکاروں سے کوئی فخر نہ کیا۔ کیونکہ حضرت ابو بکر نے انہیں حکم دیا تھا کہ کسانوں سے کسی قسم کی پر خاش نہ کی جائے فقط لڑنے والوں ہی سے لڑائی کی جائے (یہ اوپر کی لڑائیاں اور نیز آئندہ کے لڑائیاں ابن اثیر وغیرہ نے ایسے اختصار سے بیان کی ہیں کہ بیان کا خون ہی کر دیا ہے۔ یہ حالات اس قابل ہیں کہ نہایت ہی تفصیل سے لکھنا چاہئے تھے۔)

واقعہ الشنی

۸۳ قارن کا ہرمز کی مدد کو آنا اور قارن اور قباد اور نوشجان کا قتل اور فارس اور لکی سمکست نے ہرمز کی مدد کے واسطے قارن بن قریاش کو روانہ کیا۔ جب قارن راستہ میں آ کر مدد مقام پر پہونچا تو ہرمز کے لشکر کے جھگڑے اور سے راستہ میں ملے اور اس کے پاس جمع ہوئے۔ اور پھیلے لکھنؤ کی طرف لوٹے۔ اور قباد اور نوشجان بھی اس کے ساتھ آئے۔ اور شنی مقام پر آ کر مورچہ بندی کی۔ یہ شنی

ایک دریا کا نام ہے۔ اوہر سے خالد بھی اونکی طرف روانہ ہوئے۔ اور فقیہ بن کا
مقام مذکور پر مقابلہ ہوا۔ اور لڑائی شروع ہوئی۔ قارن میدان میں نکلا۔ اوہر سے
مقتل بن الاعشی بن النباش نے اوسے جا کر مار ڈالا۔ اور عاصم نے نوشجان کو
قتل کر دیا۔ اور عدی بن حاتم نے قباد کو مارا۔ قارن بھی ان میں سے اول درجہ
کے امرا میں سے تھا۔ اس کے بعد پچیس ہمارے لڑے۔ کوئی اس مرتبہ کا آدمی
نہیں لڑا۔ اس وقت اہل فارس بہت کثرت سے مارے گئے۔ جن کی تعداد اون کے
سوا جو غرق ہو کر مرے تین ہزار بتاتے ہیں۔

آگے دریا تھا اس سبب سے مسلمان آگے نہ جاسکے۔ اور دشمنوں کا قبا
نہ کیا گیا۔ پھر خالد نے مال غنیمت کو تقسیم کیا اور خمس نکال کر مدینہ کو بھیجا۔ اور مقتولوں
کا سلب اون کو دیا جنہوں نے اد نہیں قتل کیا تھا۔ مال غنیمت نہایت کثرت سے
ہاتھ آیا۔ اور فوج والوں کے بال بچے لونڈی غلام بنا لے گئے۔ اور فلاحین سے
جزیہ لینا مقرر کیا گیا۔ اور ادہین مسلمانوں نے اپنے ذمہ میں لیا۔ انہی لونڈی
غلاموں میں حسن بصری کا باپ بھی تھا جو نصرانی مذہب تھا۔

پھر خالد نے لشکر پر سعید بن النعمان کو مکیا اور چیدہ فوج پر سوید بن
مقرن المزنی کو سہرا کیا۔ اور اسکو حکم دیا کہ حفرین جا کر قیام کرے۔ اور خود
چاروں طرف جا سوسوں کو بھیج کر خبروں کی جستجو میں بیٹھے۔

وقعة الוכجہ

جب خالد ثنی کی لڑائی سے فارغ ہو گئے۔ اور
اسکی خبر اردشیر بادشاہ فارس کو بھی پہنچ گئی۔

۸۴ خالد کی اندر زعر سے دلچسپی لائی
اور مسلمانوں کی فتح کین کے فوج نکلے پر۔

تو اوس نے اندر زغر کو جو مولدین سواد کے شہسواروں اور دلاوروں میں سے تھا روانہ کیا۔ اور اوس کے پیچھے بہمن جادویہ کو بھی لشکر دیکر بھیجا۔ اور یہ لشکر اندر زغر کے پاس حیرہ اور کسکر کے درمیان جمع ہوا۔ (کسکو بغداد کے پاس ایک علاقہ کا نام ہے جس کا صدر مقام واسط ہے) اور فارس والوں کے سوا عرب بھی طرأت وجوانب کے اور دابقین بھی اوس کے ساتھ آکر جمع ہو گئے اور دلچہ مقام پر آکر ادھون نے مورچہ چھائے۔

جب خالد نے سنا کہ دشمن آکر دلچہ میں جمع ہوئے ہیں۔ تو وہ بھی تشریف اوس طرف روانہ ہوئے۔ اور دلچہ میں جا کر دشمن کے سامنے صف بندی کی اور ایک کمین میں کچھ فوج چھپا دی۔ پھر فارس والوں سے اوس سے بھی زیادہ سخت لڑائی ہوئی جیسی پہلے ہوئی تھی۔ یہاں تک کہ فیتین کو اپنے برباد اور ہلاک ہو جانے کا گمان ہو گیا۔ مگر خالد کے کمین کی فوج ابھی تک نہیں آئی اس سے اون کو اضطراب ہوا۔ پھر جب دشمن بے دم ہو گئے تب کمین والے دشمن کی دونوں طرف سے نکلے۔ تو عجیب مضطرب ہو کر بھاگ نکلے۔ اور خالد نے انہیں سامنے سے اور کمین والی فوج نے ادھون پیچھے سے لیا۔ اس سبب سے اون پر دوہری مار پڑی۔ اور وہ نہایت کثرت سے مارے گئے۔ اور اندر زغر نے بھاگ کر اپنی جان بچائی۔ مگر بایا بن میں جا کر پیاس کے مارے مر گیا۔ اس لڑائی میں جابر بن جحیر کا ایک لڑکا اور عبدالاسود کا جو بکر بن دامل سے تھا ایک لڑکا خالد نے پکڑ لیا۔

یہ لڑائی ماہ صفر میں ہوئی تھی۔ اور خالد نے فلاحین اور کاشتکاروں کو

اس لڑائی کے بعد امن دیدی۔ کہ جس سے وہ اپنی بستیوں میں لوٹ گئے اور مسلمانوں کے ذمہ میں داخل ہو گئے۔ اور جو لڑائی لڑنے والے یا اونکی اعانت کرنے والے تھے ان کے بال بچے خالد نے پکڑ لئے اور انہیں لونڈی غلام بنایا

واقعہ جعفرات کے کنارہ ایک مقام پر

۸۵ عرب کے نصرائیوں کا اہل فارس کو خالد کے برخلاف ملنا اور جابا کا لیس میں آ کر فوج کھینکنا جنہوں نے اہل فارس کی اعانت کی تھی حضرت خالد نے قتل کیا تو ان کی قوم کے نصاری بڑے غضب میں بھسکے۔ اور فارس والوں سے پیام سلام کر کے لیس میں جمع ہوئے۔ ان لوگوں کا سردار عبدالاسود العجلی تھا۔ ادھر بنی عجل کے مسلمان جن میں عقیبتہ بن الہناس اور سعید بن مرہ اور فرات بن حیان اور ندعور بن عدی اور شنہ بن لاحق بھی تھے ان نصرائیوں سے بہت ہی جلتے تھے۔ اور چاہتے تھے کہ انکو کسی طرح نیچا دکھا دیں۔ اور شنہ بہمن جادویہ کو جو اس وقت شینا نامی تھا ایک فرمان لکھا اور اوس میں حکم دیا۔ کہ وہ لیس میں جا کر عربوں کے نصاری سے مل جائے۔ اس واسطے بہمن جادویہ نے اونکی طرف ایک شخص جابا کو روانہ کیا۔ اور اس سے یہ کہا۔ کہ جب تک میں نہ آؤں تو دشمن سے لڑائی نہ کرنا۔ اور خود بھی جادویہ اردشیر کے پاس لوٹ گیا۔ کہ اس لڑائی کی تدبیروں کی نسبت اس سے مشورہ کرے۔ مگر اردشیر اس وقت بیمار تھا اس لئے وہ ان سے زیادہ توقف کرنا پڑا۔ جب یہاں فوج کے لوگوں نے دیکھا کہ اسکو ضرورت سے زیادہ دیر ہو گئی۔ تو نصاری عجل اور تیم اللات

اور ضبیحہ اور جابر بن بکیر اور گرد و نواح حیرہ کے عربوں نے جابان کو سپہ سالار کیا۔
اور لڑنے کو تیار ہوئے۔

ادھر خالد نے جب سنا تھا کہ بکر وغیرہ کے نصاریٰ اکٹھے ہوئے ہیں اور
کچھ فساد کرنا چاہتے ہیں تو انہوں نے ان کی طرف کوچ کیا تھا۔ اور انہیں اس
بات کی خبر بھی نہ تھی کہ جابان بھی وہاں آگیا ہے۔

جب جابان یمن میں آگیا۔ تو اہل عجم اس سے پوچھا کہ کیا ہم دشمن سے
اسی وقت لڑیں۔ یا کہنا کہ الین۔ اور اپنی جان دشمنوں کو نہ دکھا دیں۔ پہر کہنا کھا
کے بعد ان سے لڑیں۔ جابان نے ان سے کہا کہ اگر تم نے دشمن کو اس وقت
مہلت دیدی تو گویا تم نے اپنی جان مجھوں میں دال دی اور وہ تم کو حقیر سمجھیں گے
مگر فوج والوں نے جابان کی بات کو نہ مانا۔ اور دسترخوان بچھا دیا۔ اور کھانے میں
مشغول ہو گئے۔

۸۶ لشکر دین کا جابان کی صلاح کو نہ
اور خالد کا حملہ اور مسلمانوں کی فتح اور عربوں
کار و بیون کو نہ بھیچا پنا۔

اسی میں خالد ان تک جا پہنچے۔ اور بھا
چیزوں کو ڈاکر فوراً ان پر حملہ کر دیا۔ اور میدان
جنگ میں خود نکل کر لڑائی کے لئے مقابل طلب
کیا۔ جب کوئی نہ نکلا تو انہوں نے خود اپنے مقابلہ کے لئے سرداروں کے
پکارے اور کہا کہ ان میں عبد اللہ اسود اور ابن ابجر اور مالک بن قیس۔ اسپر مالک اور
نکلا اور خالد نے اسے مار ڈالا۔

جب بیون نے دیکھا کہ دشمن سر پر آگیا۔ تو انہوں نے کہا نے سے
باختہ اٹھایا۔ اور جابان نے ان سے کہا کہ جو کچھ میں نے تم سے کہا تھا۔ وہ وہی

مجھے دشمن کے آنے پر اسی بات کا خوف تھا اور اون سے یہ بھی کہا۔ کہ اب جو تم
کہانا نہیں کہا یا ہے اور تمہیں تیار کہانا اسی طرح چھوڑنا پڑا ہے بہت ہے کہ تم اس
کہانے میں نہ رہو ملا دو۔ اگر تم کو فتح ہو گئی تو ادنیٰ چیز کا برباد ہو جانا کوئی بڑی بات
نہیں ہے اور اگر اون کو فتح ہوئی تو وہ اس کہانے کو کھا کر ہلاک ہو جائیں گے۔
مگر اونہوں نے یہ بات بھی اوسکی نہ مانی۔

پھر یقین میں خوب سخت لڑائی ہوئی۔ مشرکوں کو یہ توقع تھی کہ یہیں
جادو یہ آتا ہوگا۔ اس سے وہ لڑائی میں جے ہوئے تھے۔ اور پیچھے ہٹتے ہی نہ
اس پر خالد نے قسم کھائی کہ اگر دشمن کو شکست ہوئی۔ تو جہانمک مجھ سے ہو سکے گا
میں جسے پاؤں گا اسے قتل ہی کر دوں گا۔ کہ جس سے اونکی دریا میں اونکا خون نکلیں گا
پھر جب فارس والوں کو شکست ہوئی۔ تو خالد کے منادی نے ندا کی کہ دشمن جوڑ
اونہیں تو قتل کر دو۔ اور باقیوں کو گرفتار کر کے لاؤ۔ اس لئے مسلمان دشمنوں کو
پکڑ پکڑ کر لائے۔ خالد نے کچھ آدمی مقرر کر دیے۔ کہ اون کی برابر ایک رات اور
ایک دن گردنیں مارتے رہے مگر خون دریا میں نہ بہا۔ قتل وغیرہ نہ کیا۔ کہ اگر
تمام روئے زمین کے آدمی بھی مار ڈالیں گے تب بھی اون کا خون نہ بہے گا۔
آپ کو چاہئے۔ کہ اس خون پر پانی ڈلوائیں۔ اور اس طرح اپنی قسم پوری کر لیں۔
چنانچہ ایسا ہی کیا گیا۔ اور اس دریا کا نام نہر الدم (دریا سے خون) ہو گیا۔ پھر خالد
اون کے پکے پکے ہوئے کہانے پر پہنچے۔ اور فوج کو حکم دیا۔ کہ یہ کہانا میں
تمہیں انعام میں دیا۔ اس واسطے راستے کے وقت مسلمانوں نے وہ ہی کہانا کھا لیا۔
اس وقت ربوں کی حالت دیکھ کر ایک تعجب آتا ہے۔ کہ اونہوں نے

کبھی چاقی روٹیاں نہیں دیکھی تھیں۔ اس لئے وہ انہیں دیکھ کر پوچھنے لگے۔ کہ یہ سیٹھی کیڑے کیسے ہیں۔

اس لڑائی میں مقتولوں کی تعداد ستر ہزار تک پہنچ گئی تھی۔ اور یہ لڑائی ماہ صفر میں ہوئی تھی مگر انفسوس کہ اس قدر بڑی لڑائی اور عظیم الشان فتح کا بیان صرف ایک فقرہ میں لکھ دیا گیا ہے۔ اور اس کی کچھ بھی تفصیل نہیں دی ہے

۸۷ خالہ کا ہنسیا کو غارت کرنا اور حضرت ابو بکر کی زبان سے خالہ کی تعریف۔

جب خالہ لیس سے فارغ ہو گئے۔ تو ہنسیا کی طرف چلے جس کا بعض ہنسیا بھی نام بتایا ہے۔ بیان مسلمانوں کو اس قدر مال غنیمت میں ہاتھ لگا۔ کہ اس وقت تک کبھی ہاتھ نہ آیا تھا اور وجہ اس کی یہ تھی۔ کہ مسلمان اون پر اس قدر جلد جا پھونچے تھے۔ کہ انہیں اپنا مال و دولت اور اسباب اور ہتھیار وغیرہ کے لیجانے کی مہلت ہی نہ ملی تھی۔

پھر حضرت خالہ نے اس فتح کا مترہ حضرت ابو بکر کو بھیجا۔ اور مال غنیمت اور سبایا بھی اون کی خدمت میں روانہ کئے۔ اور خالہ نے ہنسیا کو خراب و برباد کر ڈالا جب یہ خبر حضرت ابو بکر کو پہنچی۔ تو خلیفہ کے منہ سے بے ساختہ یہ کلمہ نکلا۔ کہ خالہ کی طرح جو ان مرد اور دشمن سے سارا امید نہیں کہ کسی بی بی کے پیٹ سے پیدا ہووے۔

فرت باوقلی کی لڑائی اور حیرہ فتح

۸۸ خالہ کا حیرہ پر اور فرت یا قلی کا پھر خالہ ہنسیا سے حیرہ کی طرف روانہ ہوئے

قتل اور آزاد کا بھاگنا اور حیرہ کا محاصرہ اور یہاں سے مال و اسباب اور بھاری چیزیں جہازوں میں بھر کر لیچلے یہ سکر حیرہ کا مرزبان نکلا۔ جس کا نام آزاد یہ تھا۔ اور غریزین کے

پاس آکر لشکر ڈالا۔ اور اپنے بیٹے کو بھیجا۔ جس نے پانی کا بند توڑ دیا۔ اور کشتیان
نشتکی میں بیٹھ گئیں۔

اس واسطے خالد آزاد بکی طرف روانہ ہوئے۔ اور اپنے سوار اوس کی
طرف لے گئے۔ اور فرات باوقلی پر اوس سے اون کا مقابلہ ہوا۔ خالد نے اوس سے
تلوار سے قتل کر دیا۔ اور اوس کے اصحاب کو بھی مار ڈالا اور حیرہ کی جانب کوچ کیا۔
آزاد بکیہ دیکھ کر بھاگ گیا۔ اوس نے سن لیا تھا۔ کہ اردشیر مر گیا ہے۔ اور اون کا
بیٹا حضرت خالد کے ہاتھ سے مارا گیا ہے۔ اسی واسطے وہ بغیر قتال کے بھاگ گیا
پھر سلمان جا کر غریبین کے پاس آئے۔ اور حیرہ والے قلعہ میں جا پہنچے
خالد نے اون کا محاصرہ کیا۔ اور اون کے قصور پر سردارون کو محاصرہ کے واسطے
مقرر کیا۔ قصر ابیض پر ضارب بن الاندلس محاصرہ تھے۔ اور اوس میں ایس بن بقیۃ الطائی
تھا اور قصر الغریبین پر ضارب بن الخطاب محاصرہ تھے۔ اور اوس میں عدی بن عدی المقتول
تھا (جس کا ذکر فقرہ ۲۲۰ جلد سوم میں آچکا ہے) اور ضارب بن مقرن المزنی جو دس بھائیوں
میں سے سب سے چھوٹا بھائی تھا قصر بن مازن پر محاصرہ کئے ہوئے تھا۔ اور اوس
ابن اکال پناہ گیتھ تھا۔ اور ثنی نے قصر بن بقیلہ کا محاصرہ کیا تھا۔ جس میں عمرو بن عبد
بن بقیلہ رہتا تھا۔ پھر سلمان نے اون سب کو طلب کیا۔ اور ان سے ایک رات
دن برابر کہا۔ کہ متفرق ہو جاؤ۔ مگر حیرہ والوں نے نہ مانا۔ اس لئے مسلمان اون سے
لڑے۔ اور اون کے مکانات اور اون کے دیر فتح کر لئے۔ اور انہیں بہت قتل کیا
اسپر قیسون اور ربہان نے فریاد کی۔ کہ اے محلات اور قصور والو تمہیں ہمیں قتل
کر رہے ہو۔ اس واسطے اہل قصور نے مسلمانوں کو پکارا اور کہا۔ کہ ہم نے جو تمہیں

چیزیں چاہتے ہو اور ان میں سے ایک کو قبول کر لیا وہ تین چیزیں یہ تھیں۔ "یا تو وہ اسلام لے آئیں۔ یا جزیہ دیں۔ یا لڑائی کریں۔" یہ سنکر مسلمانوں نے لڑائی موقوف کر دی۔

۸۹ عمرو بن عبدالمسیح کا لہجہ بہو کر آنا
ایاس بن قبیصہ اور عمرو بن عبدالمسیح بن قیس بن
اور اوس کی گفتگو خالد سے۔

حبان بن الحارث شکے۔ یہ عبدالمسیح قبیلہ (ہر اساک کا کہیت) کہلاتا تھا اور یہ اوس کا لقب اس واسطے ہو گیا تھا کہ وہ ایک روز دوسرے چادرین پہنکر نکلا۔ لوگوں نے اوس سے سہمیر تک سبزدیکہ کر کہا کہ یہ تو قبیلہ (بالکل ساگ کا کہیت) ہی ہو گیا۔

غرض انہوں نے خالد کے پاس ان لوگوں کو بھیجا۔ اور ان سفیروں میں سے عمرو بن العباس نے خالد سے گفتگو شروع کی۔ خالد نے اوس سے پوچھا کہ تیری کتنی عمر ہے۔ کہا تین سو سال کی۔ پوچھا کہ تو نے اس بڑی عمر میں کیا کیا باتیں بڑی تعجب انگیز دیکھی ہیں۔ کہا میں نے دیکھا ہے کہ کسی زمانہ میں دمشق اور حیرہ کے درمیان برابر بستیاں آباد چلی گئی تھیں۔ کہ اگر ایک عورت بھی گھسے نکلتی تو صرف ایک ہی روٹی زاد راہ کے لئے ساتھ لیتی تھی۔ کہ چونکہ جہان جاتی وہاں اوسے کوئی نہ کوئی مقام قیام اور رہائی کے لئے مل جاتا تھا خالد نے اس سے تبسم کیا۔ اور حیرہ والوں سے کہا کہ جو میں نے سنا تھا کہ تم بڑے خبیث مکالمہ وہودہ سچ نکلا یہ کیا بات ہے کہ تم اپنے معاملات ایک شے ہوئے آدمی کے حوالہ کر دیتے ہو جو اتنا نہیں جانتا کہ کہاں سے آیا ہے۔ یہ سن کر عمرو نے چلا۔ کہ اپنی عقل کی تیزی اور جوابات کہ اوس نے اوس سے کہی تھی اوسکی صحت اور نہیں سمجھا دے۔ اس لئے کہا کہ میں خوب جانتا ہوں کہ میں کہاں سے آیا ہوں۔ خالد نے کہا۔ بتاؤ کہاں سے آیا ہے۔ کہا میں اپنی ماں کے

بیٹے آیا ہوں۔ پوچھا تو کہاں جائیگا۔ کہا آگے جاؤں گا۔ پوچھا آگے کیا ہے۔
 کہا آخرت۔ کہا تیری ابتدا سب سے اول کہاں سے ہے۔ کہا صلیب پر سے۔
 کہا تو کس (حال) میں ہے۔ کہا میں اپنے کپڑوں میں ہوں یعنی سلسلے موجود ہوں
 دیکھ لو۔ پوچھا اَلْعَقْلُ (کہ تجھے عقل بھی ہے یا نہیں یہ کیسے جواب دیتا ہے۔ جس کے
 معنی یہ بھی ہو سکتے ہیں کیا تو اونٹ کو دھنکنا دیتا ہو) کہا واللہ میں اونٹ کو دھنکنا ہی نہیں دیتا
 بلکہ اسے زنجیر سے باندھ سکتا ہوں (اور دوسرے معنی یہ ہیں کہ مجھے تو اتنی عقل ہے
 کہ لوگوں کو قید کرتا ہوں) خالد نے کہا میں تجھ سے کچھ پوچھتا ہوں اور تو جواب
 کچھ دیتا ہے۔ کہا میں تو جو پوچھتا ہے وہی جواب دیتا ہوں۔ خالد نے پوچھا تو
 صلح والا آدمی ہے یا لڑائی والا۔ کہا صلح والا ہوں۔ پوچھا تو پہرہ قلعہ کس لئے
 ہیں۔ کہا یہ ہم نے سفیہوں کے لئے بنائے ہیں۔ انہیں ہم دونوں میں بند کرتے
 ہیں۔ پھر جب کوئی دانشمند آتا ہے تو انہیں اونہیں سے نکال دیتا ہے۔ خالد
 کہا قَتَلْتُ اَرْضَ جَاهِلِيَا وَقَتَلَ اَرْضُ الْعِلْمِ (جو شخص کسی ملک کے
 حال سے جاہل اور ناواقف ہے اسے وہ ملک قتل کر دیتا ہے اور جو شخص کسی ملک
 کے حال سے عالم اور واقف ہے اسے وہ عالم قتل کر دیتا یعنی اپنا مطمع کر لیتا ہے)
 یہ لوگ خوب جانتے ہیں جو اُن کے دلوں میں ہے۔ ابن بقیہ کے ساتھ ایک خادم
 بھی تھا۔ اس کے پاس ایک پوڑیا تھی۔ جس میں زہر تھا۔ خالد نے اسے لیا اور
 اپنی ہتھیلی میں پیلا کر رکھا۔ اور اس سے پوچھا کہ اسے تو کیوں لایا ہے کہا مجھے
 اس امر کا خوف تھا کہ جو میرا خیال ہے مہارا حال اس کے خلاف نکلے۔ تو اس سے
 کہ میں اپنی قوم کو بری خبر جا کر سناؤں یہ لئے بھی بہتر ہو گا کہ میں مر جاؤں۔

خالد نے کہا۔ جب تک کہ کسی شخص کی موت نہیں آتی اسوقت تک کوئی نہیں مرتا،
اور یہ کہلریہ دعا پڑھی۔ بِسْمِ اللّٰهِ خَيْرُ الْاَسْمَاءِ رَبِّ الْاَرْضِ وَالسَّمَاءِ الَّذِي
لَا يُضْمَرُ مَعَ اِسْمِهِ اِنَّ الْوَحْشَ الْوَحِيْمَ اور اس زہر کو کہا لیا۔ ابن بقیلہ نے
یہ دیکھ کر کہا۔ کہ جب تک تم میں ایسے لوگ موجود رہیں گے۔ اسوقت تک جن چیز
کا تم ارادہ کرو گے وہ ضرور تمہیں مل جائے گی۔ (اس روایت کی تفصیل ہمارے ترجمہ
کتاب مروج الذهب وسماون البحار للعلامة السعدي میں دیکھو)

۹۰ کرامہ بنت عبدالمسیح کا شویل کو خالد نے صلح کو اس شرط پر منظور کیا تھا۔ کہ کرامہ
بجستہ المسیح کو وہ لوگ شویل کے حوالہ کر دیں
دیا جانا اور اس کا آزاد ہونا۔

اگر چہ حیرہ والے اس شرط کو نہیں مانتے تھے مگر کرامہ نے اُن سے کہا کہ میرے
واسطے تم اپنے اوپر سختی مت گوارا کرو۔ مجھے تم اُن کے سپرد کرو۔ میں اپنا فیہ
دیکر چھوٹ آؤں گی۔ اس لئے حیرہ والوں نے اسے دیدیا۔ شویل نے اسے
لے لیا۔ مگر اس نے ہزار درہم شویل کو دے اور آزاد ہو گئی۔ لوگوں نے شویل
علامت کی۔ کہ تو نے صرف ہزار درہم پر اسے چھوڑ دیا یہ کیا حماقت کی شویل نے
کہا۔ مجھے یہ نہیں معلوم تھا۔ کہ گنتی اس سے بھی زیادہ ہوا کرتی ہے۔

اس کرامہ کے شویل کو دلا دینے کی وجہ یہ تھی۔ کہ جب بنی صلعم نے اپنے
اصحاب کو خردہ دیا۔ کہ انکی امت ملک فارس اور حیرہ کی مالک ہو جائے گی۔
تو شویل نے آپ سے درخواست کی۔ کہ کرامہ بجستہ المسیح اسوقت آپ مجھے
دیدیں۔ اس نے کہیں اسے جوانی کے زمانہ میں دیکھا تھا اور اس کے تین
اوسکا عشق ہو گیا تھا۔ بنی صلعم نے اس سے اسکا وعدہ کر لیا۔ اب جبکہ حیرہ فتح ہوا

توشیول نے کرامہ کی درخواست کی۔ اور اس امر کے گواہ پیش کئے۔ کہ نبی صلعم نے اوس کے دینے کا اوس سے وعدہ کیا تھا۔ اس واسطے خالد نے کرامہ کو توشیول کے حوالہ کر دیا۔

۹۱ جیروالون پر جزیرہ کی تعداد وغیرہ غرض خالد نے اونکی اس بات پر صلح منظور کی کہ وہ ایک لاکھ نوے ہزار درہم دیں۔ جسے بعض نے دو لاکھ نوے ہزار درہم بھی بیان کیا ہے۔ اور اس کے علاوہ انہوں نے کچھ ہدایا بھی دے۔ بعد ازاں خالد نے فتح کی خبر اور جو ہدایا وغیرہ وصول ہوئے تھے وہ سب حضرت ابوبکر کی خدمت میں روانہ کئے۔ حضرت ابوبکر نے اسے قبول فرمایا۔ اور جزیرہ لے لیا اور خالد کو لکھا کہ بقیہ جزیرہ بھی وصول کریں۔ اور یہ ہریدہ جو انہوں نے دے ہیں انہیں اون کے جزیرہ میں محسوب کر لیں۔

یہ جزیرہ کی فتح ربیع الاول ۳۱ ہجری میں ہوئی تھی۔ اور صلح کے وقت خالد نے ایک نوشتہ بھی انہیں لکھ دیا تھا۔ مگر جب سواد والے باغی ہو گئے۔ تو انہوں نے وہ نوشتہ کہو دیا۔ جب شیبے نے اسے دوبارہ فتح کیا۔ تو دوسری شرطیں مقرر کیں۔ پھر جب وہ پھر باغی ہو گئے اور سعد بن ابی وقاص نے اسے فتح کیا۔ تو اون پر چار لاکھ درہم کا جزیرہ لگایا۔

خالد کہتے تھے۔ کہ فارس والون کی طرح مجھے کوئی قوم شوخ و شنگ نہیں ملی۔ اور ان میں سے جیسے لیس کے لوگ ہیں اس طرح کا چالاک اور فطنتی کوئی فارس والا نہیں ہے۔

حیرہ کی فتح کے بعد کمال

۹۲ خالد کا سرحدی نظام اور زمینداروں کی افواج کہتے ہیں کہ حیرہ کے گرد و نواح کے دہاقین اس امر کا انتظار کر رہے تھے کہ حیرہ والوں سے اور خالد سے کیا معاملہ ہوتا ہے جب حیرہ والوں نے اون سے صلح کر لی۔ اور سب لوگ اون کے مطیع ہو گئے تو اس گرد و نواح کے دہاقین اور زمیندار لوگ خالد کے پاس آئے۔ اونہیں فرات کے دہقان سرایا اور صلوات بن نسطونا اور نسطونا بھی تھے۔ انہوں نے فلاہج سے رجوع ہونے کی جمع ہے اور جس کے معنی ہیں زمین قابل الزراعة اور جو سواد کے ایک علاقہ کا نام ہو گیا ہے) ہر مزرعہ کا ایک علاقہ کے واسطے بیس لاکھ درہم دینا کئے۔ اور بعض کے نزدیک صرف دس لاکھ دینا کئے تھے۔ یہ جزیرہ اور متقد کے سوا تھا جو وہ شاہان کسریٰ کو دیا کرتے تھے۔ یہاں اس ملک میں خالد نے اپنے عامل (کارپردازان مال) اور صالح (سرحدی فوجی منتظمین اور کوتوالی پولیس کے آدمی) بھیج دیے۔ اور ضرار بن الازور اور ضرار بن الخطاب اور قعقاع بن عمرو اور ثنی بن حارثہ اور عتیبہ بن النہاس کو روانہ کیا۔ یہ لوگ جا کر سیب میں فوج کش ہو خالد کی ماتحتی میں بھی لوگ اون کے امراء سے بغور تھے۔ اور سرحدوں کی نگرانی کرتے تھے۔ خالد نے اونہیں حکم دیدیا تھا کہ دشمن کے ملک میں جا کر تاخت و تاراج کریں۔ چنانچہ اونہوں نے آگے دجلہ کے کناروں تک بڑھ کر ملک کو لوٹا کہہ ہٹا۔ اور خوب غارت کیا۔

۹۳ خالد کا نظام اور فوج اور کارپردازان متفرق ہونا پھر خالد نے فارس والوں کے پاس ایک خط

لکبہ کر بھیجا۔ اوسین اون کو لکھا۔ کہ یا تو تم اسلام لاؤ۔ ورنہ جزیہ دو۔ اگر یہ دو باتیں تم مان لین تو بہت سہل۔ نہیں تو لڑائی کے لئے تیار ہو جاؤ۔ اس سے عجب قسم والے مضطرب الحال ہو رہے تھے۔ ارد شیر مر گیا تھا۔ اور اونکی رائے متفرق ہو رہی تھی تاہم اونہوں نے بہمن جادو یہ وغیرہ کو بہر سیر میں بھیجا۔ تاکہ یہ اون کے پیش خیمہ کا کام دے۔

اور خالد نے پچاس دن برابر اس ملک سے خراج وصول کیا۔ اور مسلمانوں کو لے لے کر دیا۔ اس وقت وجہ اور حیرہ کے درمیان اہل فارس کی حکومت اٹھ گئی تھی۔ اور ارد شیر کی موت کے باعث اون کا کچھ انتظام درست نہ رہا تھا۔ مگر اسپر بھی وہ خالد کی لڑائی کے واسطے تیار رہے تھے۔ اور خالد حیرہ میں مقیم تھے۔

اور فارس والوں کا یہ حال ہو رہا تھا۔ کہ کسی کو پادشاہ بناتے تھے اور کسی کو معزول کرتے تھے۔ وجہ اسکی یہ تھی۔ کہ شیرابن کسری نے اون سب لوگوں کو قتل کر دیا تھا جو نو شیروان کی نسل سے ہونے کا دعویٰ کرتے تھے۔ اور فارس والوں نے اس کے بعد اور اس کے بیٹے ارد شیر کے بعد رہے سبہ لوگوں کو بھی مار ڈالا تھا جو نو شیروان سے لیکر بہرام گوشتک کسی کی اولاد میں تھے۔ اس لئے فارس والوں کے پاس کوئی شخص شاہی نسل کا ایسا باقی ہی نہ رہا تھا کہ جس پر ان کو اتفاق ہوتا۔ اور اس کو پادشاہ بنا کر وہ ایک جگہ اکٹھے ہوتے۔

جب یہ خالد کا خط اون کے پاس پہنچا۔ تو شاہی خاندان کی عورتوں نے مشورہ کیا۔ اور فرسخ زاد بن بندوان سردہرا اس وقت تک بنایا گیا۔ کہ کوئی شاہی خاندان کا لالین آدمی مل جائے اور اسے لوگ بادشاہ تسلیم کر لیں۔

۹۴ جبر بن عبد اللہ الجلی کا خالد کے پاس آنا
 چھڑ جب یہ فتح ہو گیا۔ تو جبر بن عبد اللہ الجلی
 خالد کے پاس آئے ان کے آنے کا سبب یہ تھا کہ وہ خالد بن سعید بن العاص کے
 پاس شام میں تھے۔ انہوں نے خالد سے اجازت لی کہ وہ ابوبکر کے پاس جائیں
 اور ان سے اجازت لے کر اپنی قوم کو ان کے لئے جمع کریں اور انکی قوم جگہ جگہ عرب
 میں متفرق ہو رہی تھی۔ پھر وہ افن حائل کر کے حضرت ابوبکر کے پاس آئے اور ان سے
 اس باب میں ذکر کیا۔ اور یہ بھی بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس اجازت
 کا وعدہ بھی فرمایا تھا۔ اور اس کے گواہ بھی پیش کئے۔ حضرت ابوبکر یہ سن کر بہت نا ارض ہوئے
 اور کہا تم یہ نہیں دیکھتے کہ ہم کس کام میں پہنچے ہو۔ ہمیں مسلمان تو فارس و روم و ان
 کے مقابلہ میں امداد کی دہائیاں دے رہے ہیں۔ اور تم مجھ سے وہ باتیں کرانا چاہتے ہو
 کہ جس کی ضرورت نہیں ہے۔ اور جو کچھ اس وقت نہیں ہیں۔ اور ان سے کہا۔
 کہ خالد بن الولید کے پاس تم چلے جاؤ۔ اس لئے وہ فتح حیرہ کے بعد ان کے پاس
 اس وقت تک وہ عراق میں نہیں آئے تھے۔ اور خالد کے ساتھ مدینہ کی لڑائیوں میں
 شریک ہوئے تھے۔

انبار کی فتح

۹۵ انبار کا محاصرہ اوشیر زاد کا غلہ خانہ
 کرنا اور انبار اور کلواذی کی فتح۔
 پھر اس جگہ سے خالد نے بانتظام تمام آگے انبار
 کہ کبج کیا۔ اسے انبار اس سبب سے کہتے ہیں۔
 کہ اس مقام پر اہل فارس کے غلہ کے انبار لگے رہا کرتے تھے۔ اس وقت خالد کے
 مقدمہ پر اقرع بن حابس تھے۔ جب وہ انبار میں پہنچے تو اس کے گرد سپر لڑائی
 کے مواقع دیکھے بھاگے اور پھر لڑائی شروع کی۔ انہیں لڑائی کا ایک شوق تھا

بغیر لڑائی صبر نہ آتا تھا۔ اپنے تیر اندازوں سے انہوں نے کہا کہ تیرہ دشمنوں کی آنکھوں میں مارو۔ چنانچہ انہوں نے ایک باڑ ماری۔ اور اسی طرح ستوا تر باڑیں مارے چلے گئے۔ جس سے دشمنوں کی کوئی ہزار آنکھیں ضائع کر دیں۔ اس واسطے اس لڑائی کا نام جنگ ذات العیون پڑ گیا ہے۔ یہاں انبار کے اندر غریب تھی اور اسکا سردار شیرزاد تھا۔ جو سا باط کا مالک تھا۔ جب اس نے یہ نقصان دیکھا۔ تو اسنے صلح کی درخواست کی۔ مگر کچھ ایسی شرطیں لکین۔ کہ جنہیں خالد نے منظور نہ کیا۔ اور ان کے قاصد کو واپس کر دیا۔ اور جو اپنے لشکر میں کمزور و اونٹ تھے انہیں فوج کر کے خندق میں ڈالا۔ اور انکی لاشوں کا پل بنا کے اس سے پار ہو گئے۔ اور مسلمان اور کفار دونو خندق میں جمع ہو گئے۔ اس سے شیرزاد مجبور ہوا۔ اور جو بات خالد چاہتے تھے اسے منظور کر کے صلح کی درخواست کی۔ اور اس شرط پر صلح ہوئی۔ کہ جریدہ قلع سے لوگ نکل جائیں اور کچھ مال و اسباب ساتھ نہ لیجائیں۔ پھر شیرزاد انبار سے نکل کر بہمن جادویہ کے پاس چلا گیا۔ اور انبار کے گرد و نواح کے لوگوں نے اور کھوا دی کے باشندوں نے خالد کی اطاعت پیار کر لی۔

عین التمر کی فتح

۹۶ خالد کی روانگی عین التمر کو اور عقبہ کا مہران سے خالد کی لڑائی کی اجازت لینا۔ زبرقان بن بدر کو مقرر کیا۔ اور خود عین التمر کی جانب کوچ کیا۔ یہاں مہران بن بہرام جو بدین عجیوں کی ایک بڑی زبردست فوج لئے پڑا تھا۔ اور اس کے سوا عقبہ بن ابی عقبہ قبائل نمر اور تغلب اور ایاد وغیرہ کے عرب بھی

اسکپٹے کر کے اوس کا شریک ہو گیا تھا۔

جب انہوں نے سنا کہ خالد آرہے ہیں۔ تو عتقہ نے مہران سے کہا کہ عرب ہی عربوں کی لڑائی کو خوب جانتے ہیں۔ تو ہمیں چھوڑ دے۔ ہم خالد سے بھگت لیں گے۔ مہران نے کہا تو سچ کہتا ہے تمہیں گوشت بون کی لڑائی کو خوب جانتے ہو۔ اور عجمیوں سے لڑنے میں بھی تم ہمارے برابر ہو یہ اوس نے عتقہ کو دہوکا دیا۔ اور اسے لڑو اگر دشمن سے اپنی حفاظت کی۔ اور کہا کہ اگر تم کو ضرورت پڑے گی تو ہم تمہیں مدد دیں گے۔ اسپر اوس کے دوستوں نے اوس کو ملامت کی۔ کہ تو نے ایسی حقارت کی بات کیوں کہی۔ اوس نے کہا کہ تمہارے پادشاہوں کے قتل سے ہم پر ایک مصیبت عظیم پڑ رہی ہے اور ہم اس وقت کم زور رہ رہے ہیں۔ حدود کی نگرانی کے لئے کوئی نہیں ہے۔ اس لئے میں نے اون سے اپنا بچاؤ کیا ہے۔ اگر خالد پراؤ کی فتح ہو گئی تو وہ تمہاری فتح ہو گی۔ اور اگر کوئی دوسری صورت ہوئی تو اون کے نقصان سے تمہارا کوئی نقصان نہ ہوگا۔ ہم خود پہراؤن سے لڑیں گے اور اس وقت اون پر قوی ہوں گے۔ اس بات کو اوس کی سب مان گئے۔ اور اوس کی دامانی کی تعریف و تحسین کرنے لگے۔

۹۷ عین النمر کی فتح اور عتقہ کا قتل
اور سیرین نصیر اور حمران -

میدان میں نکلے۔ اور عتقہ کے اوپر چلے۔ وہ اس وقت اپنے صفوف کو آراستہ کر رہا تھا انہوں نے جا کر اسے کولیا میں کھڑا کیا۔ اور گرفتار کر لیا۔ اس سے اوس کا لشکر بغیر جدال و قتال کے بھاگ گیا۔ اور کثر سے لوگ گرفتار ہو گئے۔ یہ خبر مہران کو پہنچی

تو وہ بھی اپنے لشکر کو لیکر بھاگا۔ اور قلعہ عین التمر کو خالی کر گیا۔ لیکن جب یہ قلعہ کے
ساتھی بھگوڑے وہاں پھونچے۔ تو انہوں نے اس قلعہ میں پناہ لی۔ خالد نے
اونکا محاصرہ کیا۔ اس پر قلعہ والوں نے اسن چاہی۔ مگر خالد نے اسن دینے سے
انکار کیا۔ آخر وہ لوگ بلا شرائط اونکی خدمت میں حاضر ہوئے۔ اور گرفتار کر لئے گئے
اور عتقہ کو قتل کر دیا گیا۔ پھر خالد نے اون سب کو بھی قتل کر دیا۔ اور چار لوگ قلعہ میں
باقی تھے۔ انہیں لونڈی غلام بنالیا۔ اور تمام مال و اسباب لوٹ لیا۔

یہاں خالد نے دیکھا کہ اون کے معاہدین چالیس لڑکے انجیل پڑھتے ہیں
اونہیں اونہوں نے پکڑ والیا۔ اور اون لوگوں کو دیدیا۔ جنہوں نے لڑائی میں
بڑی جانفشانی کی تھی۔ انہیں لڑکوں میں سیرین محمد کا باپ اور نصیر موسیٰ کا باپ
اور حمران حضرت عثمان کا مولیٰ تھا۔

پھر خالد نے اسکی خبر ورنیز خمس مال حضرت ابو بکر کی خدمت میں بھیجا۔ اس
لڑائی میں عمیر بن رباب السہمی مارے گئے۔ جو حبشہ کے مہاجرین میں سے تھے۔
اور بشیر بن سعد الانصاری نعمان کے والد بھی یہاں اپنی موت مر گئے۔ اور عمیر کی
قبیلہ کے برابر مدفون ہوئے۔

دومہ الجندل کا واقعہ

۹۸ عیاض کا خاند سے مدد مانگنا اور جب خالد عین التمر سے فارغ ہوئے۔ تو اون کے
خالد کا دومہ الجندل کو جا کر فتح کرنا۔ پاس عیاض بن غنم کا خط آیا۔ اور انہوں نے

مشرکین کے مقابلہ میں خالد سے مدد مانگی۔ اس واسطے خالد اونکی طرف روانہ ہوئے۔
وہاں معلوم ہوا کہ عیاض کے مقابلہ میں بہرا اور کلب اور غسان اور تنوخ اور ضحاجم کے

آدمی بکتر حبیب بن یزید۔ دوسرے کے اس وقت دورئیں تھے۔ ایک تو اکید بن عبد اللہ
اور دوسرا جدی بن ربیعہ۔

ان میں سے اکید کی تو یہ رائے تھی کہ خالد سے لڑائی نہ کی جائے۔ اور
کہتا تھا کہ اذن سے صلح کی جائے۔ اسے اذنی لڑائی سے خوف تھا۔ مگر انہوں نے
اسکی بات نہ مانی۔ اس واسطے وہ اذن کے پاس سے چل دیا۔ اس کا حال کہیں خالد کو
معلوم ہو گیا۔ انہوں نے کچھ آدمی اسکی گرفتاری کے واسطے بھیجے۔ اور وہ
گرفتار ہو کر آیا۔ پھر خالد نے اسے قتل کر دیا۔ اور جو مال و اسباب اس کے
ساتھ تھا اسے لے لیا۔

اور پھر آگے بڑھ کر دوتہ الجندل کے پاس خمیہ ڈالے۔ اور پھر ایک طرف
آپ ہوئے۔ اور دوسری طرف عیاض بن غنم کو گیا۔ پھر جب یہ لوگ اتر کر پڑے۔ تو
جدی اپنے آدمیوں کو لیکر نکلا۔ اور عربوں کو لیکر اذنی لڑائی کے لئے آمادہ ہوا
اور دوسری طرف سے اذنی فوج عیاض بن غنم کے مقابلہ کو چلی۔ عیاض سے اور اسے
لڑائی ہوئی اور عیاض نے انہیں پسپا کر دیا۔ ادھر سے خالد نے اپنے مقابلوں
کو بھی شکست دیدی اور جدی کو گرفتار کر لیا۔ اور اس کے ساتھی حصن بن جاکر
پناہ گیر ہوئے۔ اور جب قلعہ چھو گیا۔ تو انہوں نے اپنے بقیہ لوگوں کو قلعہ
کے باہر چھوڑ کر دروازہ بند کر لیا۔ اس واسطے جو لوگ باقی باہر رہ گئے انہیں خالد
نے پکڑ کر قتل کر دیا۔ اور اذن کے مقتولوں کی لاشوں سے حصن کا دروازہ بند ہو گیا
پھر جدی کو بھی مروا دیا۔ اور جو اور قیدی تھے انہیں بھی قتل کر دیا۔ ورنہ کسے
قیدی رہ گئے۔ انہیں خالد کے ہمراہی بنی میم نے کہا۔ کہ ہم پناہ دیتے ہیں یہ لوگ

نبیؐ کے خلیفہ تھے۔ اس واسطے خالد نے انہیں چھوڑ دیا۔

پھر خالد نے دشمنوں سے قلعہ زبرستی چھین لیا۔ اور اڑائی لڑنے والے آدمیوں کو قتل کر کے باقی بال بچوں کو پکڑ لیا۔ اور انہیں فروخت کر ڈالنا۔ اور اس میں سے خالد نے جو دی کی دختر کو مول لے لیا۔ جو بڑی حسین مشہور تھی۔

۹۹ زمرہ اور روزہ فارسیوں اور ہندوں کا خالد کے برخلاف اٹھنا آگے نہ بڑھے۔ اس سے عجمیوں نے کچھ ہمت کی۔ اور چونکہ عجم کے مارے جانیکے سبب سے جزیرہ کے عرب بھی خالد سے ناراض ہو رہے تھے انہوں نے بھی عجمیوں سے پیغام سلام کئے۔ اس واسطے زمرہ اور روزہ انبار کے ارادہ سے نکلے۔ اور حصید یا خنافس مقامات میں ملنے کا وعدہ کیا۔ جب یہ بات قفقاز بن عمرو نے جو حیرہ پر خالد کے خلیفہ تھے سنی تو انہوں نے اعمد بن فدی کی کو حصید کی طرف روانہ کیا۔ اور عروہ بن الجعد البارقی کو خنافس پر بھیج دیا۔ کہ ان دونوں مقامات کی وہ حفاظت کریں۔ یہ دونوں حصید اور خنافس کی طرف گئے۔ اور جاکر ایسے مقام پر پڑے کہ جس کے ایک طرف حصید و خنافس تھے اور دوسری طرف سبزہ زار زمین تھی۔

اس وقت خالد بھی حیرہ کو لوٹے۔ اور انکا ارادہ تھا کہ مدائن والوں سے چہرہ چاہا کریں۔ اور انکا استیصال کرویں مگر انہوں نے یہ حال سنا تو انہوں نے حضرت ابو بکرؓ کی مخالفت کے اندیشہ سے اپنا ارادہ ترک کر دیا۔

پھر قفقاز بن عمرو اور ابولیلی بن فدی بطور یلغار کے زمرہ اور روزہ کی طرف چلے اور خالد کے پاس خبر آئی۔ کہ ہندیل بن عمران نے مضیق میں آکر ڈیرہ ڈالے ہیں۔

اور ربیعہ بن جحیفہ ثنی اور بشر بن آکر قیام کیا ہے۔ اور عتقہ کے سبب سے وہ مسلمانوں کی مخالفت پر آمادہ ہیں اور زر مہر اور روزبہ کی مدد کو جا رہے ہیں۔ اس واسطے خالد نکلے۔ اور قفقاع اور ابولیلی بھی چلے۔ اور خالد آگے بڑھ کر ان دونوں سے عین کے مقام میں آکر مل گئے۔ اور قفقاع کو حصید کی طرف اور ابولیلی کو خنافس کی طرف روانہ کیا۔

جنگ حصید خنافس

۱۰۰ | زر مہر اور روزبہ کا قتل اور قفقاع خالد کے اشارہ کے بموجب روانہ ہوا

حصید و خنافس پر مسلمانوں کا قبضہ۔ اور حصید کی طرف پہنچے۔ وہاں روزبہ اور

زر مہر جا کر اکٹھے ہو گئے۔ اس سے فیتین کا مقابلہ حصید میں ہوا اور عجی بہت کثرت سے مارے گئے۔ اور قفقاع نے زر مہر کو مار ڈالا۔ اور عصمتہ بن عبداللہ نے

جونبی الحارث بن طریف الضبی میں سے حقا روزبہ کو مار ڈالا۔ عصمہ برہہ میں سے

حقا۔ برہہ اس فخذ کو کہتے ہیں جو سب کا سبب است کر گیا ہو۔ اور خیرہ اس

قوم کو کہتے ہیں جو اپنے بطن کے پاس سے چلی گئی ہو۔

یہاں حصید میں جو کچھ تھا وہ مسلمانوں نے سب لوٹ لیا۔ اور عجی خنافس

کو بھاگ گئے۔ اور ابولیلی بھی اپنے ہمراہیوں کو لے کر ان کے تعاقب میں

خنافس کو گیا۔ وہاں ایک شخص اہل فارس کا مہبوزان نام لشکر لئے پڑا تھا۔

جب اس نے معلوم کیا کہ یہ لوگ ادھر آ رہے ہیں تو وہ بھی وہاں سے ہذیل

بن عمران کی طرف بھاگ گیا۔

جنگِ مضیع

۱۵۱ | خالد کا حملہ ذیل پر اور عبدالعزیٰز
 حرقوس کا قتل اور حضرت عمر کی ناراضی خالد سے
 جب یہ خبر خالد کو پہونچی۔ کہ حصید والون پر فتح
 حاصل ہو گئی اور خنافس والے بھاگ گئے۔ تو
 انہوں نے قعقاع اور ابولیلی اور عبدالرعوہ کو خط لکھ کر بھیجا۔ اور کہا کہ فلان
 فلان ساعت تم کو مضیع میں پہونچنا چاہئے۔ اور میں بھی اسی وقت وہاں آجاؤ گا
 اور خالد عین سے نکلے۔ اور انکی طرف کوروانہ ہوے۔ اور اپنے موعودہ روز اور
 ساعت پر وہاں پہونچے اور سب اس جگہ جمع ہو گئے۔ اور سب نے ملکر ذیل پر
 تاخت کی۔ وہ تو اس وقت خواب غفلت میں شیر اور نیند میں سو رہے تھے۔ کہ
 مسلمان تین طرف سے اون پر جا پہونچے۔ اور اون کو قتل کرنا شروع کر دیا۔ اور اتنا
 قتل کیا کہ اون میں صرف ذیل چند آدمیوں کی لیکر بچ گیا۔ باقی سب لوگ مارے گئے
 ذیل کے ساتھ عبدالعزیٰ بن ابی رہم جیہاوس مناة کا بھائی تھا اور لبید بن جریر بھی
 یہ دونو آدمی مسلمان ہو گئے تھے۔ اور اون کے پاس حضرت ابوبکر کا نوشتہ بھی تھا
 کہ یہ مسلمان ہیں۔ یہ بھی لڑائی میں مارے گئے۔ پھر یہ خبر اور عبدالعزیٰ کا یہ قول
 حضرت ابوبکر کے پاس پہونچا۔

اقول اذ اطرق الصبح بغارة سبحانك اللهم رب محمد

جس وقت وہ صبح کے تڑکے میں غارت کے لئے آیا تو میں کہہ رہا تھا کہ اے محمد کے پروردگار تو سبحان اور پاک ہے

سبحان ربك لا اله الا انت رب البلاء ورب من يشق

وہ میرے پروردگار پاک ہے اور اس کے سوا کوئی معبود نہیں وہی شہر میں لکھوں گا اور دن کوئی پروردگار ہے جو شہر میں لکھ کر آئے ہیں

یہ سن کر حضرت ابو بکر نے ادن و دون کی دیت دی۔ اور ادن کی اولاد کے ساتھ بحسن سلو پیش آئے۔ مگر ان دونوں کے قتل پر اور مالک بن نویرہؓ نے حضرت عمرؓ سے ناراض رہا کرتے تھے۔ اور انکی شکایت کرتے تھے حضرت ابو بکر کہتے تھے۔ کہ جو لوگ مشرکین سے لڑا کرتے ہیں انہیں ایسے ہی اتفاق پیش آجایا کرتے ہیں۔ (واقعی یہ بائیس تھی۔ لڑائی اور کشت و خون میں اس قسم کا کوئی واقعہ اگر پیش آجائے تو کوئی تعجب کی بات نہیں ہے۔ ایسی لڑائیوں میں اس قدر باریک بینی انسان کے قابو سے باہر ہے۔ مگر حضرت مروانؓ کے جوش میں اس کو بھی قابل مواخذہ سمجھتے تھے۔ لیکن آخر کو انہیں ثابت ہو گیا کہ خالد اس بارہ میں سب سے قصور میں)

حقوق بن العناب بن النضر نے ان دونوں نصیحت کی تھی۔ اور انکو ایسی باتیں بتائی تھیں کہ یہ حادثہ ان پر نہ ہوتا۔ مگر انہوں نے اسکی نصیحت نہ سنی۔ اور اپنی بی بی اور بچوں کے ساتھ شراب پیئے لگا۔ اور کہا کہ ایسی شراب پلاؤ جو رخصت کے وقت پلائی جاتی ہے۔ یہ خالد ہے جو مقام عین میں پڑا ہوا ہے۔ اور اسکا لشکر حصيد میں ہے۔ پھر کہا۔

آلَا فَاسْقِيَا قَبْلَ خَيْلٍ دَبْكٍ	لَعَلَّهَا يَأْنَا قَرِيبٌ وَلَا نَذْرِي
--------------------------------------	--

بہاؤم دونو مجھے شراب دے سے پہلے پلا دو کہ ابو بکر کے سوار یا ان کا بہن یا لڑیا کہو ہمارے تیرے گہنی ہو اور میں تم کو بھی

پھر عبدالعزی کا سراٹھا دیا گیا۔ اور اس طشت میں اگر گرا حصین شراب رکھی تھی۔ پھر انہوں نے اسکی اولاد کو بھی قتل کیا اور اسکی بیٹیوں کو بکڑ لیا۔

بعض لوگ یہ بھی کہتے ہیں کہ عبدالعزی کا اور حرقوص کا قتل اور یہ لڑائی اور شنی کی لڑائی اس وقت ہوئی ہے کہ جب خالد بن الولید عراق سے شام کی طرف جارہے تھے۔ جس کا ذکر آئندہ آتا ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

شنی اور میل کی لڑائی

۱۰۲ خالد کا ربیعہ اور غتاب پر فتح بن اور ربیعہ بن بکیر التغلبی اس وقت شنی اور بشرہ بازنا اور شنی اور زمیل پر قبضہ۔

میں جسے زمیل بھی کہتے ہیں موجود تھا۔ اور یہ دونوں مقام مصافحہ کی مشرق میں ہیں۔ یہ لڑائی کے واسطے غصہ کے مارے جاگی دھجھ سے اٹھا تھا اور روز بیاور زرمہراور ذیل سے ملنے کا وعدہ کیا تھا۔

پھر مضیق کی فوج ہو گئی۔ تو خالد نے قنعا اور ابولیل کو ایک معین روز پر پہچہ پر چھاپا مارنے کا حکم دیا۔ اور خود بھی اس روز وہاں چھوٹے کا وعدہ کیا۔ اور ادن سے کہا کہ فوراً وہاں پھونچو میں بھی آتا ہوں۔ چنانچہ خالد مضیق سے روانہ ہوئے اور وہ اور ادن کے رفیق شنی میں جا کر جمع ہوئے اور تین طرف سے دشمنوں پر چھاپا مارا۔ اور تلوار کپڑی۔ اور ایسا قتل کیا کہ ان میں کوئی خبر دینے والا بھی باقی نہ چھوڑا۔ اور سب مال و اسباب لوٹ لیا۔ اور ذراری کو لوٹ ڈی غلام بنا لیا اور حضرت ابو بکر کے پاس یہ خبر مع خمس مال غنیمت کے بھیجی۔

ان سبایا میں سے حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے ربیعہ بن بکیر التغلبی کی بیٹی کو مول لے لیا۔ اور اس کے پیٹ سے ان کے بچے عمر اور قیہ پیدا ہوئے۔

ادھر جب خالد کے سامنے سے ہزیل مقام مضع سے بھاگ کر گیا تھا۔ تو وہ جا کر بشر بن عتاب بن فلان سے مل گیا تھا۔ جس کے پاس ایک زبردست لشکر موجود تھا۔ خالد نے قبل اس کے کہ اون کو ربیعہ کی خبر بچو پنے بشر بن شمنون پر تین طرف سے چاہا مارا۔ اور نہایت کثرت سے دشمنوں کو قتل کر ڈالا کہ ایسا بھلے کبھی نہیں مارا تھا اور مال غنیمت لوٹ کر آپس میں تقسیم کر لیا۔ اور خمس حضرت ابو بکر کی خدمت میں بھیج دیا۔

پھر خالد بنے رضاب کو روانہ ہوئے۔ جہان ہلال بن عقبہ پڑا ہوا تھا۔ اس واسطے اس کے ساتھی متفرق ہو گئے۔ اور ہلال وہاں سے چل دیا۔ کہ جس خالد سے لڑائی نہیں ہوئی۔

خالد بن رض

۱۰۳۔ خالد کا حذر رومیون پر اور رومیون فارسوں نے غلبہ کیا اور نمر کا اون سے لڑنا اور مسلمانوں کی فتح۔

مقام کا نام پڑ گیا ہے جو حدود شام عراق اور جزیرہ پر واقع ہے۔ اور وہاں پہونچ کر رمضان کے روزہ موقوف کر دے کیونکہ اس وقت علی الانصال غزوات ہو رہے تھے۔ اور دشمنوں سے ہر روز چھیڑ چھاڑ اور مار دھاڑ رہا کرتی تھی۔

رومیون سے اب تک چند کہ کچھ چھیڑ چھاڑ نہیں ہوئی تھی اس لئے خالد کا ادھر آنا دشمنین بڑا ناگوار گزرا۔ اور انہوں نے فارس کی سرحدی فوج سے ہتھیار

فارس واسے بھی ادنیٰ اعانت کو موجود ہو گئے۔ اور تغلب اور ایاد اور مغربائل کے
عبر بھی اون کے ساتھ جمع ہو گئے۔ اور یہ سب ملکر خالد کی طرف روانہ ہوئے
جب وہ لوگ دریائے فرات کے کنارہ پہونچے۔ اور دیکھا کہ خالد دوسرے
کنارہ پر پڑے ہیں۔ تو ادنیوں نے مسلمانوں سے کہا: بیجا۔ کہ یا تو تم دریا
اُتر کر لڑنے کو آؤ۔ یا ہم آتے ہیں۔ خالد نے کہا۔ اچھا تم ہی آؤ۔ ادنیوں
نے کہا۔ تو تم ایک طرف ہو جاؤ کہ ہم دریائے اتر کر آئیں۔ خالد نے کہا تو
نہیں ہو سکتا کہ میں اپنے مقام سے ہٹ جاؤں۔ یا نہ ہو سکتا ہے کہ تم کسی
طرف نیچے کو جاؤ۔ اور وہاں سے اُتر آؤ اس لئے وہ پائین کی طرف گئے۔ اور
وہاں سے دریا عبور کر کے آئے۔ لیکن جب خالد کے لشکر کو دیکھا تو اونچی آنہیں
کھل گئیں۔ اور دشمنوں کے دلوں میں خالد کی دباک بیٹھ گئی۔

پھر رومیوں نے کہا۔ کہ آپس میں ہر ایک شخص کو دیکھتے رہو۔ کہ کون
میدان میں جھک لڑتا ہے اور کون ہم میں سے بھاگتا ہے۔ اس سے مقصود تھا
کہ لوگوں کو لڑائی میں جرات ہو۔ چنانچہ ادنیوں نے ایسا ہی کیا۔ اور نہایت
سخت لڑائی ہوئی۔ اور رومی اور ادن کے رفیق بھاگے۔ اور خالد نے مسلمانوں
کو حکم دیا۔ کہ قتل سے دست کشی نہ کریں۔ جہان تک ہو سکے مشرکین کو مارے جائیں
چنانچہ میدان جنگ میں اور تعاقب میں کوئی ایک لاکھ آدمی دشمنوں کا مارا گیا
دافسوس کہ ان لڑائیوں کا حال نہایت ہی اختصار کے ساتھ بیان کیا گیا ہے
ورنہ وہ لڑائیاں کہ جن میں ایک ایک لاکھ آدمی دشمن کے مارے جائیں
بڑی تفصیل کے لائق تھیں۔ اور اگر ایک ایک لڑائی کے لئے ایک ایک

مستقل کتاب نہ ہوتی تو دو چار جزو تو ہونا سخت ضرور تھے

پھر خالد فراض میں دس روز ٹھہر رہے۔ پھر ۲۶ ذیقعدہ کو وہاں سے جیوہ کی طرف واپسی کا حکم دیدیا اور شجرہ بن الاغر کو چند اول پر مقرر کیا۔ اور مشہور کیا کہ چند اول پر خود خالد ہیں تاکہ پیچھے سے دشمن کہیں آکر نہ تباہین

حضرت خالد کا حج کرنا

۱۰۴ خالدہ حضرت ابوبکر کی بلا اجازت پھر فراض سے خالد چپ کر کے حج کو چلے۔ اور صرف چند اصحاب کو اپنے ہمراہ لیا۔ اور راستے

میں پہنچتے ہوئے گھومتے گھاتے روانہ ہوئے۔ اور مکہ گئے وہاں حج کیا اور لوٹ کر اپنے لشکر کو چلے۔ اس وقت لشکریوں نے اونکی خبر چہا پر کبھی ماوراؤقت تک یہ حال کسی سے نہ کہا۔ کہ وہ اور اون کے چند اول کا امیر دونوں ساتھ ساتھ لشکر میں نہ آگئے۔ اس وقت جب خالد اور اون کے اصحاب لشکر میں پھونچے ہیں۔ تو اون کے بال منڈے ہوئے تھے۔ اس وقت تک کسی کو نہ معلوم تھا کہ وہ حج کو گئے ہیں۔ صرف چند آدمی جو اون کے خواص میں سے تھے اس بات کو جانتے تھے۔ اور حضرت ابوبکر کو بھی اسکی خبر نہ تھی۔ جب وہ لوٹ کر لشکر میں پھونچے گئے ہیں تب یہ بات حضرت ابوبکر کو معلوم ہوئی ہے۔ اس سے حضرت ابوبکر اور اون سے بہت ناراض ہوئے اور اونہوں نے اون کو پھینک دیا۔ کہ اونہیں عراق سے شام کو بھیجا اور حکم دیا کہ یہ موک میں مسلمانوں کی مدد کو جائیں۔ جب کبھی حضرت علی کے زمانہ میں حضرت معاویہ کی طرف سے کوئی بات

عراق والوں کی نسبت ہوتی تو وہ اپنے آپ کو اصحاب ذات السلاسل کہا کرتے تھے اور یہ لفظ انہیں لوگوں کی نسبت سے حال کرتے جو واقعات السلاسل اور واقعہ فرانس کے درمیان لڑائیوں میں شامل رہے تھے۔ اور اسکے بعد کی لڑائیوں میں جو شامل تھے۔ انکی نسبت اسکا اطلاق نہیں کرتے تھے۔ اور انہیں حقیر جانتے تھے۔

۱۰۵ سوق بغداد اور مسکن اور قطربل اور خالد بن الولید نے سوق بغداد پر تان اور تل عقرقوف اور بادور یا پرتاغت کی۔ اور شنی کو بھی بھیجا۔ جنہوں نے ایک بازار کو جا کر لوٹا جہاں قضا عہد اور ابو بکر کے لوگ جمع تھے۔ اور نیز انہوں نے مسکن اور قطربل اور تل عقرقوف کو بھی جا کر لوٹا۔ چنانچہ ایک شاعر کہتا ہے۔

وَلَكِنَّ بِالْعَالِ مَعْرَكَةً شَاهِدَهَا مِنْ قَبْلِهِ بَشَرٌ

عال میں شنی کے ساتھ دشمنوں سے لڑائی ہوئی جسے اون کے قبیلہ کے بہن لوگوں نے مشاہدہ کیا

كَتَبَتْهُ أَوْعَتْ بَوَقْعَتَهَا كَسْرِي وَكَادَ الْإِيْوَانُ يَنْفِطِرُ

اون کی فرج ایسی تھی۔ کہ جس کے وقت سے کسری گہرا اودھٹا۔ اور اس کا دیوان پھٹنے کے قریب ہو گیا

وَشَجَعَ الْمَسْلِينَ إِذْ حَذَرُوا وَفُضِيَ وَفِي الْبَحَارِ الْعِمْرُ

اور شنی نے جس وقت مسلمانوں کو مار دیشہ ہوا تھا اور مسلمانوں کو لائی۔ تجار کے گرد شاہ سپر سپر میں غریب اور ضعیف ہو کر رہے

سَهَّلَ نَهْجَ السَّبِيلِ فَاقْفَرُوا أَنَارَهُ وَالْأُمُورُ تَقْصُرُ

حضرت شنی نے قوت و حمایت کا راستہ ہموار کر دیا اور مسلمانوں اور ان کی طرف کی پیروی کی سب سے بڑی چیزیں اس طرح سے آسان ہو گئیں

عال سے شاعر کی مراد انبار اور مسکن اور قطربل اور بادور یا ہے۔

۱۰۶ متفرق حوادث اسی سنہ میں حضرت عمر نے عاتکہ بنت زید

نکاح کیا۔ اور اسی سنہ کے ذی الحجہ مہینہ میں ابو العاص بن الربیع مر گئے۔

اور زبیر کو وصیت کر گئے۔ اور حضرت علی نے انکی بیٹی امامہ سے نکاح کیا۔ جو بی بی زینت بنت رسول اللہ کی بیٹی تھیں۔ اور اسی سنہ میں بعض لوگ کہتے ہیں کہ حضرت عمنے اپنے مولیٰ اسلم کو مول لیا تھا۔ اور لوگوں کے ساتھ حضرت ابو بکر اس سال حج کو گئے تھے۔ اور مدینہ پر حضرت عثمان بن عفان کو خلیفہ کر گئے تھے۔ مگر بعض لوگ کہتے ہیں کہ حضرت عمر یا عبدالرحمن بن عوف کو لوگوں کے ساتھ حج کو گئے تھے۔ اسی سنہ میں ابو مرثد الغنوی بھی مرے تھے جو بدری تھے۔ اور اونکا بیٹا مرثد بن ابی مرثد رجیع میں مارا گیا تھا۔ اور وہ بھی بدری تھا۔

۳۱۰ ہجری

فتوح الشام کا بیان

۱۰۷۰ | خالد بن سعید کا شام کی طرف روانہ ہونا کہتے ہیں کہ ۳۱۰ ہجری میں حضرت ابو بکر نے اس وقت کہ جب حج سے لوٹ کر آئے ہیں لشکر شام کی طرف بھیجا ہے۔ چنانچہ انہوں نے سب سے اول خالد بن سعید بن العاص کو ادھر روانہ کیا۔ مگر بعض لوگ کہتے ہیں کہ خالد بن الولید کو اس وقت بھیجا تھا۔ کہ جب خالد بن سعید کو عراق کی طرف روانہ کیا تھا۔ سب سے اول جو لو شام کی طرف کھڑا کیا گیا وہ خالد بن سعید کا ہی لوتا مگر ان کے چانے سے قبل ہی انہیں معزول کر دیا تھا۔ ان کی معزولی کا سبب یہ ہوا تھا۔ کہ وہ حضرت ابو بکر کی بیعت میں دو مہینے تک خاموش رہے تھے۔

اور علی بن ابی طالب اور عثمان بن عفان سے ملکر کہا تھا۔ ابو الحسن اور بنی عبدمناف
 تم ان لوگوں سے دب گئے۔ اور خلافت تم نے اپنے ہاتھوں سے نکل جانے دی
 علی نے کہا۔ کہ تو اسے دینا دانا کہتا ہے یا خلافت سے ہٹتا ہے یعنی ایسی باتوں کا
 ذکر نہ کر اس سے ابو بکر تو کچھ ناراض نہ ہوے مگر عمر کو اس پر اون سے بچ گیا
 اور جب ابو بکر نے اونہیں والی مقرر کیا۔ تو عمر ہمیشہ اون کے برخلاف حضرت
 ابو بکر سے شکایت کرتے رہے۔ جس سے آخر کار اونہوں نے اونہیں امارت سے
 معزول کر دیا۔ اور تیماکے مقام پر مسلمانوں کی تائیدی فوج پر بھیجا دیا۔ اور انکو
 حکم دیا۔ کہ وہ ان سے بلا اجازت کہیں کو حرکت نہ کریں اور مرتدین کے سوا اور جو
 عرب ملین اونہیں فراہم کریں۔ اور صرف اسی شخص سے لڑیں جو اون سے
 لڑے۔ اس طرح پر خالد بن سعید کے پاس بہت فوج جمع ہو گئی۔

۱۰۸ | خالد بن سعید کا شام کے عربوں کو بھر خالد بن سعید کی خبر رومیوں کو بھونچی۔
 متفرق کرنا اور بان سے لڑنا۔ اور اونہوں نے شام کے دیہاتی عربوں کو
 جو ہر اسلیح غسان کلنگہم اور جذام قبائل سے تھے اکٹھا کیا۔ اسکا حال خالد
 بن سعید نے حضرت ابو بکر کو لکھ کر بھیجا۔ ابو بکر نے اونہیں لکھا۔ کہ آگے کو بڑہیں۔
 مگر احتیاط کے ساتھ۔ خالد انکی طرف چلے۔ اور جب اون کے قریب بھونچے
 تو یہ قبائل متفرق ہو کر چلے۔ اور خالد نے اون کے مورچوں میں اپنے ڈیرے
 ڈال دیے۔ اور ابو بکر کو اسکا سب حال لکھ بھیجا۔ حضرت ابو بکر نے اونہیں حکم دیا
 کہ آگے کو بڑہیں۔ مگر ایسی دورانہشی کے ساتھ کہ دشمن پیچھے سے آکر کہیں
 گہیر نہ لیں۔ اس لئے خالد آگے تو بڑہے مگر بہت ہی تھوڑا۔ اور جا کر تھوڑی

دور پر قیام کر دیا۔ خالد کی پیش قدمی کا حال جب رومیون نے سنا تو اون کا ایک بطریق جس کا نام بابان تھا اون کے دفعیہ کو روانہ ہوا۔ اور خالد کی اوس سے لڑائی ہوئی۔ خالد نے اوسے شکست دی اور اوس کے لشکر کے بہت آدمی مار ڈالے۔ اور اوس کا حال لکھ کر ابو بکر کی خدمت میں اطلاع دی اور اون سے مدد مانگی۔

۱۰۹ حضرت ابو بکر کا شام پر نوچین جب ابو بکر نے یمن میں فراہمی فوج کا حکم دیا بھیجا اور عمرو بن العاص اور سید بن ابی سفیان اور ابو بکر کی نصائح۔

اور امین ذوالکلاء بھی آگیا تھا اور عکرتہ بن ابی جہل بھی آئے۔ اور اون کے ساتھ جو تہامہ اور عمان اور بحرین اور سرک کے لوگ تھے وہ بھی آئے تھے۔ اس واسطے حضرت ابو بکر نے امرای صدقہ کو لکھا کہ جو لوگ اون کے پاس سے تبدیلی چاہتے ہیں اونہیں بدل دیا جائے جب اون سے دریافت کیا گیا۔ تو اون سب سے تبدیلی چاہی۔ اس واسطے اس لشکر کا نام جیش البدل ہو گیا۔ اور یہ لوگ خالد بن سعید کے پاس بھونچے۔ اور حضرت ابو بکر نے شام میں مدد بھیجنے کا خوب اہتمام کیا۔

عمرو بن العاص کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صدقات سعد بن عذر وغیرہ پر والی مقرر کیا تھا پہرہ عمان کو گئے تو رسول اللہ نے اون سے وعدہ کیا تھا کہ جب وہ عمان سے لوٹ کر آئیں گے تو اونہیں اونہیں کے کام پر مقرر کر دیا جائے گا۔ اس واسطے جب وہ عمان سے لوٹ کر آئے تو حضرت ابو بکر نے اونہیں اون کے کام پر بھیج دیا۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

جو وعدہ کیا تھا اسے پورا کر دیا۔ پہر جب حضرت ابو بکر نے شام کے معاملہ کا قصد کیا تو عمرو بن العاص کو لکھا کہ جس کام پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تمہیں مقرر کیا تھا اور پہر اپنے مکر یہ وعدہ کیا تھا کہ تمہیں اسی کام پر پہر بھیج دیا جائیگا میں نے تم کو اس پر بھیج بھیج دیا۔ اور اسی جگہ تم کو والی مقرر کر دیا۔ اب میں یہ چاہتا ہوں کہ تمہیں اس کام سے الگ کر لوں۔ اور ایک اور ایسے کام تمہیں بھیج دوں جو تمہارے لئے دنیا اور آخرت میں اس سے بہتر ہے۔ مگر شرط یہ ہے کہ تم بھی اسے منظور کرو۔ عمرو بن العاص نے انہیں لکھا کہ سلام کے تیرون سے میں ایک تیر ہوں۔ اور اگرچہ فی الحقیقت تو خدا تعالیٰ تیر انداز ہے مگر بعد ازیں کے ظاہر میں آپ ان تیرون کے تیر انداز ہیں۔ اور ان کے جمع کرینوالے ہیں۔ آپ کو اختیار ہے کہ او میں اچھے مضبوط اور فضل تیر لین اور انہیں جد ہر جا ہیں ہینک دین۔ اس واسطے حضرت ابو بکر نے انہیں اور ولید بن عقبہ کو جو قضا عہ کے بعض صدقات پر مقرر تھے حکم دیا کہ عربوں کو جمع کریں۔ چنانچہ انہوں نے عرب جمع کئے۔ اور جو عرب کہ حضرت ابو بکر کے پاس جمع تھے۔ انہیں بھی حضرت ابو بکر نے عمرو کے پاس بھیج دیا۔ اور ان کو فلسطین کی طرف ایک راستہ پر جس کا نشان انہوں نے بتا دیا تھا انہیں مقرر کر دیا اور ولید کو حکم دیا کہ ان میں جائیں۔ اور انہیں بھی کچھ لوگ مدد میں دے۔

اور یزید بن ابی سفیان کو حضرت ابو بکر نے ایک بڑے غلیم انسان کو امیر مقرر کیا یہ لشکر ان لوگوں سے مرکب تھا جو فوراً لانے کے ساتھ ہی تھے

ہو گئے تھے۔ اس میں سہیل بن عمرو اور رکنہ کے ایسے ہی لوگ بھی شامل تھے۔
 جب یہ لشکر روانہ ہونے لگا تو حضرت ابو بکر زید کی مشایعت کے واسطے پایادہ نکلا
 اور انہیں اور امرای عساکر کو نصیحتیں کیں۔ ان نصائح میں جو انہوں نے
 زید بن ابی سفیان کو کی تھیں یہ باتیں بھی تھیں۔ میں نے تجھے اس لمحہ والی
 کیا ہے کہ تجھے آزمائش اور جانچوں۔ اور تجھے دشمن کی طرف بھیجتا ہوں اگر
 تو نے وہاں اچھے کام کئے۔ تو تجھے تیسرے کام پر پہرہ پاس کر دوں گا۔ اور بلکہ
 کچھ اس سے زیادہ بھی دوں گا۔ اور اگر تو نے اچھے کام نہ کئے۔ تو تجھے مغزول
 کر دوں گا اس لئے تجھے چاہئے کہ اللہ تعالیٰ سے ڈرتا رہے۔ کیونکہ وہ تیرے باطن
 کو ایسے ہی دیکھتا ہے جیسے تیرے ظاہر کو دیکھتا ہے اور آدمیوں میں اللہ کے
 نزدیک اچھا آدمی وہ ہی ہے جو اس کے کاموں کو اچھی طرح کرے اور اللہ تعالیٰ
 سے اقرب وہ ہی شخص ہے جو اپنے کاموں سے اس کی طرف تقرب دہونڈ رہے
 ہیں سب سے بڑا کر ہو۔ میں نے تجھے خالد بن سعید کی بجائے مقرر کیا ہے۔
 جاہلیت کے فخر و گہنڈ کو تو چھوڑ دے۔ اللہ تعالیٰ اس کو بڑا سمجھتا ہے اور اللہ تعالیٰ
 بھی اسے بڑا جانتے ہیں۔ جب تو اپنے لشکر کے پاس جائے تو صحبت میں آئے
 اچھا برتاؤ کرنا۔ انراؤں کے ساتھ بھلائی سے معاملہ شروع کرنا۔ اور ہمیشہ
 بھلائی سے پیش آ کرنا۔ جب تو انہیں کوئی نصیحت کرے تو مختصر الفاظ
 میں کہنا۔ کیونکہ طول طویل کلام میں ایک بات دو کہے کو بھلا دیتی ہے۔
 اور چاہئے کہ تو اپنی ذات میں صلاحیت پیدا کرے تاکہ دوسرے لوگ تجھے
 دیکھ کر صالح ہو جائیں۔ نمازوں کو اپنے اوقات پر پڑھنا اور رکوع اور سجود

اور شخص کامل طور پر کرنا۔ جب تیسرے پاس دشمن کے، قاصد آئیں تو اداں سے
 باکرام پیش آنا۔ اور ایسی جگہ آنا جہاں تیسرے لشکر کا جاہ و جلال ہو۔ اور
 کسی دوسرے کو اپنی طرف سے گفتگو نہ کرنے دینا۔ اداں سے تو ہی بذات خود حکم
 کرے۔ اور اپنی باتیں جو مخفی ہوں اور نہیں ظاہر نہ کرنا نہیں تو تیسرا کام مگر جیسا کہ
 اور جب کسی سے مشورہ لے تو اداں کو ٹھیک ٹھیک معاملہ سے آگاہ کرنا تاکہ
 مشورہ وہ ٹھیک دے اور تیسرے کو کوئی بات نہ چھپانا۔ نہیں تو جو نقصان
 ہوگا وہ تیسرے ہی ذائقے ہوگا۔ اور اپنے اصحاب کے رات میں بات چیت کرنا
 کہ جس سے تجھے لوگوں کی خبریں مل کر نیکی۔ اور جو چھپے معاملات ہونگے وہ تجھے
 معلوم ہو جائیں گے۔ اور پہرہ چوکی والے بہت مقرر کرنا۔ اور انہیں تمام
 لشکر میں بھیلادینا اور پہرہ والوں پر نگرانی کے واسطے یکایک جانا اور انہیں
 بغیہ کے اور نہیں جا کر دیکھنا کہ وہ پہرہ پر مستعد ہیں یا غافل۔ اگر غافل ہیں تو نہیں
 تادیب دینا۔ مگر ایسی تادیب کہ جسمیں افراط نہ ہو۔ اور رات میں پہرہ چوکی
 کے اوقات مقرر کرنا۔ اول پہرہ والے کے لئے زیادہ وقت دینا اور تیسرے کے لئے
 کم۔ کیونکہ اول شب کا وقت دن کے قریب ہوتا ہے۔ اور یہ پہرہ اخیر پہرہ سے
 آسان ہوتا ہے۔ اور جب کسی مستوجب سزا کو سزا دے تو کچھ خوف نہ کرنا مگر
 اوس میں زیادتی نہ کرنا۔ اور جلدی بھی نہ کرنا۔ اور ایسی دیر بھی نہ کرنا کہ گویا تو اس کے
 چھوڑ دے۔ اور اپنے لشکر والوں سے غافل نہ رہنا کہ کہیں کوئی فساد نہ اٹھائے
 کھڑا کر دیں۔ اور نہ اس کے ایسے راز فاش کرنا کہ جس سے اس کی رسوائی ہو اور
 نہ لوگوں سے کسی کے اسرار دریافت کرنا۔ جو اداں کا ظاہر ہے اسی پر اکتفا کرنا

اور لوگوں میں نہ بیٹھنا بلکہ ایسے لوگوں میں بیٹھنا جو صاحبِ ق و صفا ہوں۔ اور ملاقات کے وقت ہر کسی سے ملنا رہنا۔ اور نامردی نہ کرنا۔ نہیں تو یہ سہرا سہی بھی نامردی کریں گے۔ اور مال غنیمت میں خیانت نہ کرنا۔ کیونکہ یہ فقیری کی بات ہے اور نصرت میں اس سے فرق آجاتا ہے۔ تم لوگ جب دشمن کے ملکوں میں بھجوجو گے تو تمہیں ایسے لوگ ملیں گے۔ جو معاہدہ میں گوشہ گیر ہو گئے ہیں تجھے چاہئے کہ ان لوگوں سے کچھ پر خاش نہ کرے۔ اور نہ اونکے مذہب میں کچھ دخل دے۔ یہ جو نیٹے نصیحتیں کی ہیں۔ یہ سب اچھی نصائح ہیں۔ ان سے بڑے نفع ہونگے اور امیروں اور رئیسوں کے واسطے بہت مفید ہیں۔

۱۱۰ ابو عبیدہ کا تقرر شام پر ادرامہ کا عہدہ اور واس میں رومیوں پر تاخت کرنا اور خالد بن سعید کی شکست اور فرجیل اور معاویہ کی راہگئی شام کو۔

دروازہ پر بھجوجئے۔ وہاں قلعہ والوں سے اور ان سے لڑائی ہوئی۔ پھر انہوں نے صلح کا پیغام دیا۔ اور فسطیہ میں صلح ہو گئی۔ یہی اول صلح ہے جو شام کے ملک میں ہوئی ہے۔

اور عرب کے مقام پر جو سرزمینِ فلسطین میں ہے رومیوں کے کچھ آدمی اکٹھے ہوئے۔ یزید بن ابی سفیان نے اس کا حال سن کر ابو امامۃ الباہلی کو اوفکی طرف روانہ کیا۔ اور ابو امامہ نے جا کر انہیں پراگندہ کر دیا۔ یہی شام کے ملک میں اول لڑائی ہے جو اسامہ بن زید کے سریرہ کے بعد ہوئی ہے۔

پہر وہ لوگ واسن میں آئے۔ وہاں بھی ابو امامہ نے انہیں شکست دی پھر وہ لوگ مرج الصفر میں پھونچے۔ وہاں خالد بن سعید کا ایک بیٹا مارا گیا۔ اور بعض کہتے ہیں کہ خود خالد بھی وہاں مارے گئے۔ مگر دوسروں کا قول ہے کہ وہ بچ گئے۔ اور وہاں سے بھاگ آئے جس کا ذکر ہم آئندہ کریں گے۔

اور یہ واقعہ اس طرح ہوا کہ جب خالد بن سعید نے سنا کہ حضرت ابو بکر نے رومیوں کے مقابلہ کے واسطے اور امیر مقرر کئے ہیں۔ تو انہوں نے رومیوں کی لڑائی میں جلدی کی۔ یہ دیکھ کر باہان پیچھے ہٹ گیا۔ اور خالد نے اس کا پیچھا کیا۔ اور اون کے ساتھ ذوالکلاع اور عکرمہ اور ولید بھی چلے۔ اور مرج الصفر میں جا کر قیام کیا۔ یہاں باہان کے پاس وہ فوج اکڑ جمع ہو گئی جو رومیوں کی طرف سے حدود روم پر مقرر تھی۔ اور خالد کا راستہ گھیر لیا اور باہان نکلا اور دیکھا کہ وہاں خالد بن سعید کا بیٹا ہے اس نے آکر اون کے بیٹے کو اور اس کے ساتھیوں کو مار ڈالا خالد یہ سنتے ہی بھاگے۔ اور ایسے بھاگے کہ ذی المردہ میں ہی ٹھکے جو مدینہ کے قریب ایک مقام ہے حضرت ابو بکر نے یہ سن کر اون کو حکم بھیج دیا۔ کہ وہیں ٹھکے رہیں۔ اس لئے اب صرف مسلمانوں کی امدادی فوج پر صرف عکرمہ ہی باقی رہ گئے۔ اور وہ مسلمانوں کی حفاظت کرتے رہے۔

اسی زمانہ میں شرجیل بن حسنہ خالد بن الولید کے پاس سے نفی کے طور پر حضرت ابو بکر کے پاس آئے تھے انہیں حضرت ابو بکر نے شام میں امیر مقرر کر کے بھیج دیا۔ اور ان کے ساتھ آدمی جمع کرائے۔ اور ولید بن عقبہ

کی جگہ اودن کا تقرر کیا۔ پہر شرجیل خالد بن سعید کے پاس آئے۔ اس سے خالد کے بعض آدمی اودن سے جدا ہو گئے۔ اور ابو بکر کے پاس کچھ لوگ جمع ہو گئے ان لوگوں کو اذہون نے معاویہ بن ابی سفیان کو دیدیا۔ اور انہیں حکم دیا کہ اپنے بھائی زید بن ابی سفیان کے پاس جا کر ملجائیں۔ جب معاویہ خالد بن سعید کے پاس پہنچے تو اودن کے پاس کے باقی لوگ بھی اودن سے جدا ہو گئے۔ اس لئے حضرت ابو بکر نے خالد بن سعید کو مدینہ میں آنے کی اجازت دیدی۔

۱۱۱ ہرقل کی فوجوں کی کثرت کو جب یہ سب امیران لشکر شام میں پہنچے دیکھ کر مسلمانوں کا یک جا جمع ہونا۔

تو ابو عبیدہ جابیہ میں ٹھہرے اور زید بلقا میں اور شرجیل اردن میں اور بعض کہتے ہیں بصرے میں اترے اور عمر بن العاص عرب میں قیام پذیر ہوئے۔ اور رومیوں کو یہ شبہ برین پھونپھونے لگا کہ یہ سب حال ہرقل بادشاہ روم کو لکھ کر بھیجا۔ جو اس وقت قدس میں تھا۔ اس نے کہا۔ مسلمانوں سے صلح کر لینا میرے نزدیک بہت ہے کیونکہ نصف محال شام کی اور نہین دیدینا اور نصف بلاد روم اپنے قبضہ میں رکھ لینا۔ یہ اس سے بہتر ہے کہ کل وہ ملک شام تم سے چہن لین اور نصف بلاد روم بھی لے لین یہ بات سن کر رومی اس سے بھاگ چلے اور اس کی بات نہ مانی۔ اس واسطے ہرقل نے اذہون جمع کیا۔ اور رومیوں کو لیکر حمص کو چلا اور وہاں آکر قیام پذیر ہوا اور فوجیں اور لشکر تیار کئے۔ اور چونکہ اس کا لشکر کثرت تھا۔ اور مسلمانوں کی سیاہ تھوڑی تھی۔ اس واسطے اس نے یہ مناسب سمجھا۔ کہ مسلمانوں کی طرف جدا جدا ہر فرقہ کے مقابلہ میں فوجیں بھیجے۔ اور اودن کو الگ الگ الجھائے رکھے۔

اس واسطے اس نے اپنے حقیقی بھائی تدارق (تہیوڈور) کو نوے ہزار
 فوج سے عمرو کی طرف روانہ کیا۔ اور جرجہ بن توذر کو نیرید بن ابی سفیان کی لڑائی
 کے واسطے بھیجا۔ اور قیقار بن اسطوس کو ساٹھ ہزار آدمی سے ابو عبیدہ بن الجراح
 کے مقابلہ کا حکم دیا۔ اور وراقص کو شمر حیل کے دفعیہ پر مقرر کیا اس سے مسلمان
 بہت گھبرائے۔ اور عمرو کو لکھا کہ اب بناؤ تمہاری کیا رائے ہے۔ اذہون نے
 کہا کہ ہم سے آدمیوں کے لئے ضرور ہے کہ سب اکٹھے ہو جائیں۔ کیونکہ جب ہم
 سب اکٹھے ہو جائیں گے تو قلت تعداد کے سبب ہم مغلوب نہیں ہوں گے
 لیکن اگر جدا جدا ہوں گے تو دشمن کی کثرت کے سبب سے اوں کے مقابلہ میں
 نہیں ٹھہر سکیں گے۔ اور یہی بات ان سب نے حضرت ابو بکر کو بھی لکھی اذہون
 نے بھی یہی رائے دی۔ کہ سب ایک جگہ جمع ہو جائیں۔ کیونکہ اکٹھے ہو کر قلت
 کی وجہ سے آپ لوگ مغلوب نہ ہوں گے۔ البتہ وہ لوگ جو گناہ کرتے ہیں ان پر
 بھی ہوں تو مغلوب ہو جائیں گے اس لئے آپ لوگ گناہوں سے پرہیز
 کیجئے اللہ تمہارے ساتھ ہے۔

۱۱۲ مسلمانوں اور رومیوں کے اس واسطے مسلمانوں کے سامنے لشکر
 لشکر گاہ اور رومیوں کا مسلمانوں کی ایک جگہ مجتمع ہو گئے تاکہ آپس میں ایک دوسرے
 تانس کے لئے لڑائی میں دیکر نہ۔ کی اعانت کریں۔ مگر نماز اپنی اپنی فوج میں
 جدا جدا دسی لشکر کے امیر پڑھتے رہے۔ اوسمیں کچھ فرق نہ آیا۔ غرض کہ مسلمان
 اور رومی دونوں یروکو کے میدان میں جمع ہوئے۔ رومیوں کا سپہ سالار
 تدارق تھا۔ اور اس کے مقدمہ میں جرجہ اور ایک بازو پر بالان تھا جو ابھی

ہیں اگر شامل نہیں ہوا تھا اور دوسرے پر راقص تھا اور لڑائی کرنے کے لئے تیار
مقرر تھا۔

پھر آدمی ایسے مقام پر فرودکش ہوئے جہاں وادی تھا۔ اس لئے فیادی
اون کے لئے ایک خندق ہو گیا۔ اور اس سے اون کا یہ مقصود تھا کہ رومی اور
مسلمانوں کے درمیان انس و محبت ہو جائے کہ جس سے اہل اسلام کے قلوب
اون کی طرف مائل ہو جائیں۔ اور مسلمان ایسی جگہ پر آئے تھے جو رومیوں کا راستہ تھا
اور بجز اس راستہ کے اون کے لئے کوئی اور راستہ ہی نہ تھا۔ یہ دیکھ کر عمرو
بن العاص نے مسلمانوں سے کہا کہ آپ لوگ خوش ہو جائیں۔ رومی محصور ہو گئے
ہیں۔ اور جو لوگ محصور ہو کر تھے ہیں اون کا کام بہت کم درست ہو کر رہا ہے۔
پھر اسی طرح صف کے مہینے اور ربیع الاول اور ربیع الثانی کے مہینے میں یہ یونین
ایک دوسرے کے مقابل پڑی ہیں۔ مسلمان تو وادی اور خندق کے سبب سے
اون پر نہیں جاسکتے تھے۔ مگر ان جب کبھی رومی نکل کر باہر آتے تو مسلمان انہیں
نیچا دکھا دیتے تھے۔

خالد بن الولید کی روانگی عراق سی شام کو

۱۱۳ خالد بن الولید کو شام کے جانے کا حکم اور اون کی فوج۔

جب مسلمانوں نے دیکھا کہ رومی لڑائی کو
طول دیتے ہیں تو ادھون نے حضرت ابو بکر
اور حضرت ابو بکر نے خالد بن الولید کو ایفہ رمان لکھا کہ وہ شام کی
طرف جائیں۔ اور انکو لڑائی کے لئے خوب جوش دلایا۔ اور یہ کہلا بھیجا کہ اپنے لشکر

کے نصف آدمی تو خود لے لیں اور نصف آدمی ثنی بن حارثہ الشیبانی کے پاس
چھوڑ دیں۔ اور جو دلا اور آدمی ہمت لوگ خود لیں تو انہیں کے مشابہ ثنی کے
پاس بھی اتنے ہی رہتے ہیں۔ پھر جب انہی ثنی شام میں ان کو فتح دیدیگا تو پھر
وہ اپنی اپنی خدمت پر لوٹائے جائیں گے۔ اور ان کے اصحاب بھی عراق میں
بھیجے جائیں گے۔

خالد نے حبشہ کی تقسیم شروع کی۔ تو انہوں نے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم
کے اصحاب کو خود لے لیں اور ثنی کر۔ ان میں سے ایک بھی نہ دیں۔ البتہ انہیں
کے برابر تعداد میں وہ لوگ ان کو دین جو اڑائی میں ہرے صابرا و رقاہ ہوں
صرف یہی فرق ہو کہ وہ رسول اللہ کی صحبت میں نہ رہت ہوں۔ پھر سی طرح لشکر
کے دو حصہ کر دے۔ ثنی نے کہا واللہ میں تو یہ بات نہ انوں گا۔ جو حکم ابو بکر نے
دیا ہے وہ ہی کرنا چاہئے مجھے بھی نصرت کی امید اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ہی ہیں۔
ان کو لینا چاہتا ہوں۔ جب خالد نے دیکھا کہ ثنی نہیں مانتے۔ تو انہوں نے
ان کو بھی راضی کر دیا۔ اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب بھی انہیں دیدے۔
کہتے ہیں کہ وہ عراق سے آٹھ سو آدمی اور بعض کے قول سے چھ سو یا پانچ سو
آدمی لیکر چلے گئے مگر بعض لوگوں نے ان کے فوج کی تعداد نو ہزار اور بعض نے
چھ ہزار بھی بتائی ہے۔ اور بعض یہ کہتے ہیں کہ حضرت ابو بکر نے انہیں حکم دیا تھا۔
کہ اچھے اچھے قوت والے اور دلاور آدمی اپنے ساتھ لیجائیں۔

۱۱۴ خالد کی روانگی شام کو اور حدود اویشیہ پھر خالد روانہ ہوا۔ اور مقام حدود امین پہنچنے
کی غارت اور قراقسہ کو بھی رافع کے ساتھ لایا۔ وہاں کے لوگ ان سے لڑے۔ مگر خالد کی فوج

ہدی پھر خالد مفتح میں آئے۔ وہ ان قلعہ کے کچھ لوگ جمع تھے۔ ان سے بھی انکر
خالد نے اونہیں بھگا دیا اور ان کے بال بچے پکڑ لئے اور مال لوٹ لیا۔ انہیں
نوٹھی غلاموں میں مہیا بنت جیب بن عجمیر بھی تھی جو حضرت علی بن ابی طالب کے
بیٹے عمرو کی ماں تھی۔ مگر ایک روایت اسکی نسبت اور بھی ہے جس کا ذکر ہم اوپر
کر چکے ہیں۔

کہتے ہیں کہ جب خالد روانہ ہوئے۔ اور قرقر میں پہنچے۔ جو قلعہ کا
ایک شہ ہے۔ تو وہاں کے باشندوں پر سخت کی۔ اور چاہا کہ اونٹوں پر ان
سے سوئی مقام کو چلے جائیں جو بہر کا ایک شہ تھا۔ اور ان دونوں مقاموں
کے درمیان پانچ منزل کا فاصلہ تھا۔ اس راستہ پر اچانک کے لئے ایک
کی ضرورت ہوئی لوگوں نے کہا۔ کہ رافع بن عقیق الطائی اس راستہ سے واقف
حضرت خالد نے اس سے بہتری کی درخواست کی رافع نے کہا۔ یہ راستہ تو
نہایت خطرناک ہے۔ یہ گھوڑے اور اعمال و اطفال اس راستہ سے نہیں جاسکتے
ایکلا شتر سوار بھی وہاں جانا مشکل ہے۔ چہ جائے کہ ایک شکر۔ خالد نے کہا کیا
کیا جائے مجبوری ہے۔ اگر میں اس راستہ سے جاؤں گا تو رومیوں کے غلبہ
وہاں پہنچوں گا۔ اور اس طرح میں مسلمانوں کی امداد کے لئے اون تک چھونچ
جاؤں گا اگر اور راستہ سے جاؤں گا تو رومی مجھے مسلمانوں سے ملنے نہ دیں گے
تب رافع نے کہا۔ کہ ہر ایک جماعت کا امیر یہ تدبیر کرے۔ کہ اس گھاٹی
سے نکلنے کے وسطے پانچ روز کا پانی لے اور اچھے اچھے اونٹوں کو ایک کافی
حد تک پیاسا رکھیں پھر انہیں نہل کے بعد عل بلا دین۔ نہل اول پینے کو اور

وہ سب کو کہتے ہیں۔ پھر اونٹوں کے کانوں پر تھیلیاں باندھ دیں۔ تاکہ وہ آواز نہ سنیں۔ اور اون کے ہونٹوں کو کس دین۔ کہ وہ بھالگین نہیں۔

پھر جب یہ تہہ بیکر کر چکے۔ تو قرآن سے خالدا اور اون کے چہرا ہی سوار ہوئے اور جب ایک سو بانہ روز جل چکے تو کہتے ہی گھوڑوں کے واسطے اون اونٹوں کے پیٹ چاک کر ڈالے۔ اور اون کے اوجھہ کا پانی دودھ میں ملا کر گھوڑوں کو پلا دیا۔ اور ایسے ہی چار روز تک برابر کرتے رہے۔ جب خالدا غلین مقام کے قریب بھونچے تو رافع نے پوچھا کہ یہاں کہیں تمہیں عوج کا درخت بھی دکھائی دیتا جو بیٹھ ہوے آدمی کے برابر ہے۔ لوگوں نے کہا کہ ہمیں تو کوئی پٹر ایسا نظر نہیں آتا۔ رافع نے کہا اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ تم سب ہلاک ہو گئے۔

اور میں بھی تمہارے ساتھ ہلاک ہو گیا۔ اسکی آنکھوں پر آشوب تھا۔ اس نے کہا بھلے انسو پھر دیکھو۔ اونہوں نے پھر جب غور سے دیکھا تو کہا کہ ہاں ہاں یہ اسے کسی نے کاٹ ڈالا ہے۔ اور جڑ اسکی کسی قدر باقی ہے۔ پھر جب لوگوں نے اسے دیکھ لیا۔ تو تکبیر کہی۔ رافع نے کہا۔ اسکی جڑ میں کہو دو۔ جسے

کہو دا تو دھان پانی نکلا اور لوگوں نے اوس میں سے پانی پیا۔ اور سب سیرا ہو گئے رافع نے کہا میں یہاں صرف ایک مرتبہ اپنے لڑکپن کے زمانہ میں آیا تھا۔ اور کبھی یہاں نہیں آیا۔ اس باب میں ایک مسلمان شاعر کے کچھ اشعار ہیں۔

بِیْنَنَا رَافِعٌ اَتَى اِهْتَدٰی	فَوَّضَ مِنْ قَرَارٍ لِّسَوٰی
-----------------------------------	-------------------------------

اللہ اللہ رافع کی عجب آنکھیں ہیں۔ کہ آیا اور راستہ پایا۔ اور قرار سے سوی مقام تک یہاں چل کر کے پہنچ گیا

خَمْسًا اِذَا مَاسَا رَہُ الْجَبِشِ بَکَ	مَاسَا رَہَا قَبْلَکَ اِلٰی شَیْءٍ یُرٰی
--	--

جب کہ اوں مقام کے پاس لشکر پنج دن میں پہنچ گیا تو رافع رو پڑا۔ اور رافع وہاں تجھ سے پہلے کوئی انسان چلا ہو نہیں سکتا

یہ پھر خالد بن ولیدؓ کو روک دیا۔ تو اس کے ہاتھ بندھ کر لوٹ لیا۔ وہاں
 ہر قبیلہ کے لوگ پہنچے۔ انھوں نے اس کو شہر میں لے کر آئے۔ اور اس کا کھانا پکھا
 یہ اشعار گنگار لکھتا ہے۔

الاحمِلُ لَكَ قَبْلَ حَيْثُ لَا يَكُنِي ۱۸۴
 لَقَدْ اَمْنَا يَا نَارَ رَبِّكَ ۱۸۵

اسے بچھکانے پہنچ کر وہ قتل سے کر ابو بکر کا لڑکھائے۔ شاید یہی وہ تین تیرے ہیں۔ اور میں نے اسے بچھکانا

الاحمِلُ لَكَ نِي بِالْجَوَابِ وَكُنَا ۱۸۶
 عَالِيَةً حَيْثُ مَا اَلَدُنْ هِيَ اَلَدُنْ ۱۸۷

اسے بچھکانے والی چیز پیش کر دو۔ بار بار دو۔ اور سرخ سیاہ رنگ لے کر شراب بھرا ہوا ہے۔ چھلکے ہوئے ہے۔

الاحمِلُ لَكَ نِي مِنْ سَائِلِكُمْ قُصَّةً ۱۸۸
 اَسْأَلِي عَنْهُمْ النَّفْسُ مِنْ رَجُلٍ ۱۸۹

اسے مجھے بخواری ہوئی شراب دو۔ جیسی سطلے درجہ کی شراب ہے۔ اور جس سے نفس کہ نعم الخمر وہ ہوا ہے۔ اور اس کی شہرت

اَطْنُ خِيُولَ الْمُسْلِمِينَ وَمَا الدَّاءُ ۱۹۰
 اَسْتَغْفِرُكَ قَبْلَ الْهَمِّ بِمَا مَعَ النَّفْسِ ۱۹۱

میرا گمان ہے۔ کہ مسلمانوں کے سوار اور خاندان تہذیب سے ہے۔ قبل ہر تارہ کے بچھکانے کے ساتھ ہی آئیں۔

فَعَلْ لَكَ فِي السَّيْرِ قَبْلَ مَا لَكَ ۱۹۲
 قَبْلَ خَوْفِ الْمَوْتِ اَلَمْ يَكُنْ لَكَ ۱۹۳

تو کیا قتال سے پہلے اور اس سے پہلے کہ جان بڑھانے لایا۔ پر وہ نہ۔ اور ان کے لیے کہ اس کی زندگی بڑھانے کے لیے

اس معنی کو مسلمانوں نے مار ڈالا۔ اور اس کا خون بھرا دوس ٹٹ میں

جاگرا۔ اور مسلمانوں نے ان کے مال اور اسباب کو سلب کر لیا۔ اور جو قصہ بن النعمان

الہرانی مارا گیا۔ پھر خالد ارک کو آئے۔ اور وہ ان کے لوگوں نے ان کو اٹھا

اختیار کر لی۔

۱۱۵ خالد کی قریشین حوارین قسم اور

پھر خالد قریشین کو گئے۔ اور وہ ان کے آگے

سے لڑائی ہوئی اور خالد کو ان پر فتح حاصل

ہوئی۔ اور ان کا مال و اسباب مسلمانوں نے لوٹ لیا۔ پھر خالد حوارین بن قاتلین کو

اور وہاں کے باشندوں کو لڑ کر جھکا دیا۔ اور قتل و قید کر لیا۔ پھر قسم میں پہنچے
وہاں پر قضاہ کے بیٹے مشجھنے اور انکی اطاعت اختیار کر لی۔

پھر خالد اور آگے بڑھے۔ اور ثقیف القباب میں پہنچے جو اوس کے
قریب ہے۔ اسوقت حضرت خالد اپنے رایت کا پیرا اڑاتے آرہے تھے
یہ رایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا رایت تھا۔ اور اوس کا نام عقاب تھا
اور رنگ اسکا سیاہ تھا۔ مگر بعض نے کہا ہے کہ یہ خود خالد کا ہی رایت تھا
اور اوس کا نام عقاب تھا۔ اور ثقیف کا نام ثقیف القباب انہیں کے رایت کے
سبب سے ہوا ہے۔ اور یہ بھی لوگوں نے بیان کیا ہے کہ عقاب پرندہ آویز
کہیں اٹایا تھا اس سے اس رایت کو عقاب کہنے لگے تھے۔ مگر اول روایت
صح اور اٹھ ہے۔

پھر آگے بڑھ کر خالد مرج راہط میں پہنچے۔ اور اُسی روز غسان پر تاخت
کی۔ اور انہیں قتل اور اسیر کیا۔ اور کچھ فوج اپنے غوطہ کے ایک کنیسہ کی طرف
بھیجے۔ وہاں اون لوگوں نے جا کر مردوں کو قتل کیا۔ اور عورتوں کو گرفتار کر لیا
اور اون کے عیال کو خالد کے پاس لے آئے۔

۱۱۶ خالد کا دودشام میں داخل ہو کر
بصرہ کو فتح کرنا اور رومیوں کی اول لڑائی
پھر خالد اور آگے چلے۔ اور بصرہ کے
قریب پہنچے۔ اور وہاں کے لوگوں سے
لڑائی ہوئی۔ اور خالد کو خدا تعالیٰ نے فتح و ظفر عنایت کی اور باشندہ مطیع ہو گئے۔
یہی بصرہ شام میں اول شہر ہے۔ جسے خالد نے اور عراق والوں نے فتح کیا،
پھر خالد نے خمس ثقیف حضرت ابو بکر کے پاس بھیجی۔ پھر اور آگے بڑھے۔

اور مسلمانوں کے سامنے جا کر نمودار ہوئے۔

اسی وقت کے قریب قریب بابا ان بھی رومی فوج میں آئے۔ اس کے ساتھ شمسہ افسیس اور رہبان تھے اور رومی فوج کو لڑائی کی تحریص میں غیب دیتے تھے۔ پھر بابا ان لڑائی کے لئے اس طرح نکلا جیسے کوئی معتذر کسی کام کے لئے نکلتا ہو۔ خالد نے اس کی لڑائی کا ذمہ لیا۔ اور ہر ایک اہل اسلام کی فوج کا امیر اس سے لڑا جو اس کے مقابل میں تھا۔ پھر بابا ان اور رومی اپنی خندق میں لوٹ گئے۔ اور مسلمانوں کی طرف سے ان کو بہت نقصان پہنچا۔

جنگ یرموک

۱۱۷ فریقین کی فوجوں کی تعداد وغیرہ جب یرموک میں مسلمانوں کی فوج جو آنا تھی

وہ پوری پوری آگئی تو معلوم ہوا کہ سب ستائیس ہزار فوج ہے۔ اور خالد اپنے ساتھ نو ہزار فوج لائے تھے۔ اس سے ان کی فوج ملا کہ سب چھتیس ہزار فوج تھی۔ اور عکرمہ کی فوج اس کے علاوہ تھی۔ وہ ان کے لئے روا تھی (روا کو انگریزی میں ریزرو فوج کہتے ہیں۔ یہ وہ فوج ہوتی ہے جو لڑائی کے وقت شکر کے پیچھے رہا کرتی ہے۔ اور جہاں ضرورت پڑتی ہے وہاں لڑائی میں مدد دیتی ہے) آئندہ ہم اس لفظ کو ترجمہ میں استعمال کریں گے) اور بعض لوگوں نے بیان کیا ہے کہ وہ ستائیس ہزار تھی۔ اور تین ہزار وہ آدمی تھے جو خالد بن سعید کے ساتھ والون میں سے ان کے ساتھ ہو گئی تھی۔ اور دس ہزار خالد بن الولید اپنے ساتھ لائے تھے۔ اس طرح چالیس ہزار سب فوج تھی۔ اور چھ ہزار اس

علاوہ عکرمہ بن ابی جہل کے پاس روانہ ہوئے تھے۔ اس فوج کی تعداد مین اور بھٹی تھیں
آئی ہیں۔ واللہ اعلم۔

ان میں ہزار رسول اللہ کے صحابی تھے۔ ان میں کوئی سو کے قریب بدری
اور رومی دو لاکھ چالیس ہزار تھے۔ جن میں اسی ہزار متقید اور چالیس ہزار
سلسل تھے (مقید سے مراد غالباً وہ لوگ ہیں کہ جنہوں نے اپنے پیرو باہم
ایک دوسرے سے باندھ لئے تھے۔ اور سلسل وہ لوگ ہیں جنہوں نے اپنی
کمر و مین زنجیریں ڈال کر ایک دوسرے سے باندھ لی تھیں) اور موتے لڑے
تیار ہو گئے تھے کہ بغیر مرے مارے نہیں ہٹیں گے۔ اور چالیس ہزار نے
اپنی گلیاں ایک دوسرے سے باندھ لی تھیں اور کھد لیا تھا۔ کہ ہرگز نہیں بھاگیں
اور اسی ہزار پیادہ تھے۔ جنکی تعداد بعض نے ایک لاکھ بھی بتائی ہے۔
اور مسلمان لوگ جو اون سے لڑتے تھے اس وقت تک کہ عراق سے
خالد بن الولید نہیں آئے تھے تب تک ہر ایک امیر اپنے لشکر کا پورا پورا
امیر تھا۔ اور کسی دوسرے کا ماتحت تھا۔ باہم سب ایک دوسرے کے مشائخ
اور معاون تھے۔

۱۱۸ | امراء فوج اسلام کا ایک دوسرے جب رومی فوجیں یرموک میں آئی تھیں تو
کے ماتحت نہ ہونا اور خالد کی رائے کے تحت اس وقت اون کے قسبوں اور رہبان ایک
سب امیر نکا انکو امیر الامر ایسا سالار بنا
و ترغیب دیتے رہے تھے۔ پہر وہ جمادی الآخرہ میں اس وقت لڑائی کی غریب
کے لئے نکلے کہ جس کے بعد پیر لڑائی نہیں ہوئی۔

پہر جب مسلمانوں کو معلوم ہوا کہ رومی لڑائی کے لئے نکلے۔ تو مسلمانوں
 نے بھی چاہا کہ اسی طرح مساند نکلین جیسے پہلے نکلے رہے تھے۔ یہ دیکھ کر
 خالید بن الولید اونہیں آگئے۔ اور اول وہاں خدا تعالیٰ کی حمد و ثنا کی۔ پہر کہا
 لوگو یاد رکھو۔ کہ اس دن کے بعد اور بھی دن ہیں۔ دشمن تو تعبیلہ و انتظام
 سے نکلے ہیں یعنی اون کی فوج کا ایک حاکم کے ماتحت میں انتظام ہے۔ اور
 آپ لوگ مساند اور ایک دوسرے کے مددگار ہیں۔ کوئی تمہاری کل فوج
 کا ایک حاکم نہیں ہے۔ ان لوگوں سے تمہیں لڑنا ہرگز نہیں چاہئے منتظم
 فوج سے غیر منتظم کہیں نہیں لڑا کرتی ہے۔ اور وہ شخص جس نے تمہیں یہاں
 بھیجا ہے اگر اس بات کو جانتا جو تمہارے روبرو درپیش ہے تو ہماری اس
 حالت کو بدلنے کا حکم دیتا اس لئے تم کو چاہئے کہ جیسا موقع اس وقت موجود ہے
 اس کے مطابق عمل کرو۔ اگرچہ تمکو اس کا حکم نہیں دیا گیا ہے۔ یہہ رائے
 ایسی ہے کہ تمہارے والی کی رائے اور اس کی محبت کے موافق ہو۔ اذہوں نے
 کہا وہ رائے کیا ہے۔ اس کو بیان کیجئے۔ خالد نے کہا کہ ابو بکر نے ہمیں جو
 یہاں بھیجا ہے۔ یہ سمجھ کر بھیجا ہے کہ ہم ایک دوسرے کے ساتھ رضا مندی
 سے برتاؤ کریں گے۔ اونہیں اگر وہ باتیں معلوم ہوتیں جو ہم تم میں اب تک
 ہوئی ہیں یا آئندہ ہونیوالی ہیں تو وہ ہمیں ہرگز جمع نہ کرتے۔ جو حالت کہ
 اس وقت تمہاری ہو رہی ہے وہ مسلمانوں کے واسطے نہایت ہی مضر ہے
 اور اگر مشرکین کو مدد چھوٹ جائے تو اس سے ہماری خراب حالت اونکے
 لئے زیادہ مفید ہے۔ یہ تفرقہ جو ہمارے درمیان پڑا ہوا ہے مجھے معلوم ہوا ہے

کہ یہ دنیا کی خواہش اور نفسانیت نے ہمارے درمیان ڈال دیا ہے۔ اگر تم میں سے کوئی شخص اپنے امیر کی اطاعت کرے تو وہ کہیں بھی اکیلا شہر میں کیوں نہ چلا جائے اس کی قدر و قیمت میں کچھ نقصان نہیں آتا۔ اور نہ تمہارے امیر کوئی تواضع کریں تو کچھ اس کی عزت میں کچھ زیادتی ممکن ہے۔ اگر تم میں سے کوئی شخص تم پر امیر مقرر ہو جائے تو تمہاری قدر و قیمت میں اللہ کے اور خلیفہ رسول اللہ کے نزدیک کوئی نقصان نہیں ہوگا۔ اس لئے چاہئے کہ اس تفریق کو چھوڑ دو۔ اور ایک امیر کے تحت میں کام کرو۔ دشمن تیار ہو کر نکل آئے ہیں۔ چلو۔ آج اس کے بعد پہر بھی اور دن آئیوا لے ہیں۔ اگر آج ہم انہیں ان کے خندق کی طرف لوٹا دیا۔ تو ہم ہمیشہ انہیں لوٹا دیا کریں گے اور اگر انہوں نے ہمیں سپا کر دیا تو پہر فلاحیت کا ملنا ہمیں دشوار ہے اٹھو اور یکے بعد دیگرے ہم امرا میں سے ہر روز ایک ایک روز ایک ایک شخص فوج کا امیر بنے۔ کوئی تو آج امیر اور سپہ سالار ہوا کوئی کل اور کوئی پریسون اس طرح ہم سب کے بعد دیگرے کل فوج کے باری باری سے امیر ہو جائیں گے مگر آج مہربانی کر کے یہ امارت چھکو دیجئے۔ اسپر انہوں نے خالد کو اپنا امیر بنالیا وہ یہ سمجھتے تھے کہ یہ لڑائی ایسی ہی ہوگی جیسے ہم روز تاخت کے لئے نکلا کرتے ہیں اس معاملہ کو طول نہ ہوگا۔

۱۱۹ فریقین کی صف بندی و خالد کی جرات منوالی ^{تین} بہر رومی ایسے تعبیلہ و انتظام سے نکلے کہ کسی نے ایسی عمدہ صفت بندی کبھی نہ دیکھی تھی۔ اور خالد نے بھی اپنی فوج اس تعبیلہ و حسن انتظام کے ساتھ نکالا۔ کہ عربوں میں یہ انتظام اس سے قبل کبھی

نہیں ہوا تھا۔ انکی فوج کے کروڑوں جتیس سے لیکر کوئی چالیس تک تھے۔ خالد نے اپنے لوگوں سے کہا دشمن تمہارے بہت ہیں۔ اور لڑائی میں فوج کے انتظام کیلئے سب سے عمدہ کروڑوں کا بنانا نظر آتا ہے۔ اس لئے ادھون نے قاب کو کروڑوں سے مرتب کیا۔ اور اسمین ابو عبیدہ امیر ہوئے۔ اور مہینہ پر کروڑوں بنائے اور اون پر عمرو بن العاص اور شرجیل بن حسنہ مقرر ہوئے۔ اور میسرہ پر بھی کرادیس بنائے۔ اور اون پر زید بن ابی سفیان حاکم ہوئے۔ اور ایک کروڑ پر قعقاع بن عمرو مقرر ہوئے۔ اور ہر ایک کروڑ پر ایک ایک دلاور کو افسر کیا اور قاضی ابوالدرداء ہوئے۔ اور ابوسفیان بن حرب بھی قاضی ہوئے۔ اور طلحہ یعنی پہرہ کی فوج پر قباث بن اشیم وراقباض یعنی مال غنیمت کے نگرانی پر عبداللہ بن مسعود ہوئے۔

اسمین ایک شخص نے خالد سے کہا۔ کہ دیکھو رومی کس قدر کثرت سے اور مسلمان کیسے تھوڑے ہیں۔ خالد نے کہا غلط ہے۔ دیکھو مسلمان کیسی کثرت سے اور رومی کیسے تھوڑے ہیں۔ لشکر کی کثرت نصرت اور دل جاکر لڑنے سے اور قلت دل کی جو رسی اور بزدلی سے ہوتی ہے۔ میں تو اس بات کو پسند کرتا ہوں کہ استقر یعنی میرا گھوڑا میدان جنگ سے منہ نہ پھیرے۔ گو وہ کتنے ہی تعداد میں کم کیوں نہ ہو جائیں۔

۲۰ لڑائی کا آغاز حضرت ابوبکر کی وفات کے بعد خالد اس وقت لڑائی کے لئے چلے۔ تو ادھون نے کچھ فوج کینین حبشہ دی۔ پھر خالد نے حکم دیا تو عکرمہ بن ابی جبل اور قعقاع بن عمرو نے قتال شروع کیا۔ اور لوگ جوش میں بہر گئے اور شہسواروں نے حملہ

شروع کئے۔ اور لڑائی خوب شدت سے ہونے لگی۔

اسی میں ناگہانی مدینہ سے ایک قاصد آیا جس کا نام محمیتہ بن زنیہ تھا۔ لوگوں نے پوچھا کہ خیر تو ہے اوس نے کہا ہاں خیر ہے۔ اور مدد بھی آتی ہے۔ لیکن درحقیقت وہ حضرت ابوبکر کے وفات کی اور ابوعبیدہ کے امیر لشکر ہونے کی خبر لایا تھا۔ لوگوں سے خالد کے پاس لے گئے۔ قاصد نے اوس سے چپکے سر کہا کہ حضرت ابوبکر کی وفات ہو گئی۔

۱۲ | جبر رومی کا خالد کے ہاتھ اسلام
اتنے میں ایک شخص جرجہ نام رومیوں کی
طرف سے نکل کر دونوں صفوں کے درمیان آکر

کھڑا ہوا۔ اور خالد کو میدان میں بلایا۔ خالد بھی نکلے۔ اور دونوں ایک دوسرے کو امن دی۔ پھر جرجہ نے خالد سے پوچھا کہ خالد مجھے سچ بتانا جھوٹ نہ بولنا کیونکہ خر جھوٹ نہیں بولا کرتے۔ اور مجھے کچھ دھوکا بھی نہ دینا۔ کیونکہ جو لوگ کریم ہو کرتے ہیں وہ اوس سے دھوکا نہیں کیا کرتے جو اوس سے دوستی چاہتے ہیں کیا اللہ تعالیٰ نے کوئی تلوار تمہارے نبی پر آسمان سے نازل کی ہے اور وہ اوسہوں نے تجھے دی ہے کہ جن پر تو اوس تلوار کو نکالتا ہے تو وہ نہیں شکست دیدیتا ہے خالد نے کہا۔ نہیں ایسی کوئی تلوار آسمان سے کبھی نہیں اتری ججہ نے کہا۔ تو پھر تیرا نام سیف اللہ کیوں ہوا ہے خالد نے کہا۔ اللہ تعالیٰ نے ہم میں سے ایک بنی صلم کو مبعوث کیا۔ میں اوس نبی کو ایک مدت تک جھٹلاتا رہا اور اس سے لڑا کیا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے مجھے ہدایت کی۔ اور میں نے اوس نبی کی اطاعت کی۔ پھر نبی نے مجھے سیف اللہ کا خطاب دیا۔ اور فرمایا۔ کہ تو

اللہ تعالیٰ کی ایک تلوار ہے جو خدا تعالیٰ نے مشرکین پر نکالی ہے اور مجھے تائید
 اور نصرت کی رعایت ہے۔ پھر جرجہ نے پوچھا کہ تو مجھ سے کیا چاہتا ہے۔ خالد نے کہا
 اسلام یا جزیہ یا لڑائی۔ جرجہ نے کہا کہ جو شخص اسلام لایا کرتا ہے اور تم میں
 مشرکیت و تائبیت اور سکنا ہمارے درمیان کیسا درجہ ہوتا ہے۔ خالد نے کہا اوسکا
 درجہ ہم میں ایسا ہوتا ہے کہ جیسا کہ خود ہم میں سے کسی کا ہوتا ہے۔ جرجہ نے
 پوچھا کہا ابرہہ آجوت بھی اوسی طرح ہمارے برابر ملتا ہے۔ خالد نے کہا بلکہ بڑا
 کیونکہ ہم نے تو نبی کی تبعیت اور سوقت تک کی تھی کہ جب وہ زندہ تھے اور ہمیں
 غیب کی خبریں بتاتے اور ہم انکی ذات بابرکات سے عجائبات اور آیات قدرت
 معائنہ کرتے تھے۔ اور سچ یہ ہے کہ جس نے وہ باتیں دیکھیں جو ہم نے دیکھی ہیں اور جس نے
 وہ باتیں نہیں جو ہم نے اور اسے سنی ہیں تو ضرور ہے کہ وہ مسلمان ہو جائیگا۔ مگر تم
 لوگوں نے انکی باتیں ہماری طرح دیکھی اور سنی نہیں ہیں۔ اگر آپ لوگ سچے دل سے
 اور دین میں داخل ہوں گے تو ہم سے بڑا بڑا اور افضل ہوں گے۔ یہ سن کر
 جرجہ نے اپنی ڈال پھیری۔ اور خالد کی طرف کو پہر آیا۔ اور اسلام لے آیا خالد نے
 اسے اسلام کی باتیں بتائیں۔ اور اس نے غسل کر کے دو کعتیں پڑھیں۔ پھر
 اسے ساتھ نکلا۔ اور رومیوں سے لڑا۔

۲۲ | گھسان کی لڑائی اور کاکرہ کی فتح پھر رومیوں نے مسلمانوں پر ایسا حملہ کیا کہ انہیں
 اپنی جگہ سے ہٹ کر مورچوں میں پناہ لینا پڑی۔ لوگ جو پیچھے ہٹے تھے ان پر عکرمہ اور
 اور ان کے چچا حارث بن ہشام آئے تھے۔ عکرمہ نے کہا میں تو وہ شخص ہوں کہ سب
 کے ساتھ ہر جگہ لڑا ہوں۔ کیا یہ ہو سکتا ہے کہ میں آج بھاگ جاؤں۔ پھر لڑا

سے پکار کر کہا۔ کون شخص ہے جو مرنے مارنے پر میرے ساتھ بیعت کرتا ہے۔ یہ سن کر
 حارث بن ہشام اون کے چچا اور ضرار بن الازور چار سو اچھے اچھے مسلمانوں
 اور شہسواروں کو لیکر نکلے اور اون سے مرنے مارنے پر بیعت کی۔ اور خالد کے
 خیمہ کے روبرو آکر لڑے۔ اور اگرچہ بہت ہی زخمی ہو گئے مگر میدان بہت منہ نہ
 پھیرا۔ یہاں لوگ اس وقت اس قدر زخمی ہو گئے تھے۔ کہ اونہیں سے بہت سی لوگ
 تو مر گئے اور کچھ زخمیوں سے اچھے بھی ہو گئے۔

اور خالد اور جرجہ دشمنوں سے نہایت ہی شدت سے لڑے۔ جنہیں بہت سی
 وقت شام کے قریب جرجہ مارے گئے۔

اس لڑائی میں لوگوں نے ظہر اور عصر کی نماز صرف ایسا اور اشارہ کرتے ہوئے ہی
 پھر رومیوں میں تضعیف اور ترنزل شروع ہو گیا۔ اور خالد اونکے قلب
 میں گہس گئے۔ اور اون کے سوار پیادوں کے درمیان بھینچ گئے۔ اس وقت
 اونکے سوار بھاگ گئے۔ صرف پیادہ باقی رہ گئے۔ جب مسلمانوں نے دیکھا کہ رومیوں کے
 سوار بھاگنے کا راستہ دیکھتے ہیں تو ادھون نے اونکے لئے راستہ کھول دیا جس
 وہ تفرق ہو گئے۔ اور پیادہ کشت و خون کرنے لگے۔ اور پہلے اپنی خندق میں گئے
 مسلمان بھی اون کے پیچھے خندق میں دوڑ پڑے۔ اور جس قدر میدان جنگ میں
 قتل ہو نیکے بعد اسی ہزار قہرین اور چالیس ہزار مطلق (یا مقیدین) میں سے سچے
 تھے وہ بھی خندق میں جا گئے۔ اور قیقار (یا قیقار) اور روم کے اشراف اکابر
 نے (امن مانگنے کے واسطے) اپنی برائیں (رومی لہنی ٹوپوں) پر ہاتھ رکھے
 اور بیٹھ گئے۔ جنہیں لباس پہنے ہوئے قتل کر دیا گیا۔

اور خالد بھی خندق میں بھونچے۔ اور تدارق کے رواق میں جا کر فروکش ہوئے۔

۱۲۲۸ عکرمہ اور اس کے بیٹے عمر کی شہادت اور
عبداللہ بن الزبیر کی ایک روایت ابوسفیان کی نسبت

جب صبح ہوئی تو لوگ خالد کے پاس عکرمہ بن ابی جہل کو
نیز اس کے بیٹے عمر بن عکرمہ کو لائے۔ یہ دونوں نہایت زخمی تھے
خالد نے عکرمہ کا سر تو اپنی ران پر اور عمر کو اس رنی ساق پر رکھا۔ اور اون دونوں کے چہرہ پر پاتھ پیرا
اور حلق میں پانی کے قطرہ بچائے۔ اور کہا کہ ابین جنتہ کا خیال تھا کہ ہم شہید نہیں ہونگے۔ مگر اللہ تعالیٰ
نے انہیں شہادت عیدی اس لڑائی میں ملان عزتیں بھی تھیں۔ اور انہوں نے بھی بڑی شجاعت کا مظاہرہ کیا
عبداللہ بن الزبیر کہتے ہیں کہ میں بھی جنگ یرموک میں اپنے والد ماجد کے ساتھ تھا
اوس وقت میں انسا چھوٹا تھا کہ لڑائی میں شامل نہیں تھا۔ جس وقت خوب لڑائی ہو رہی تھی
تو میں نے دیکھا کہ کچھ لوگ ایک ٹیلہ پر علیحدہ کھڑے ہوئے ہیں اور لڑتے نہیں ہیں۔ دیکھا
میں سوار ہوا اور ان کی طرف گیا۔ دیکھا کیا ہوں کہ وہ ان تو ابوسفیان بن حرب وغیرہ قریش
کے وہ مشائخ کھڑے ہوئے ہیں جو فتح مکہ کے محاجرین ہیں سے تھے۔ انہوں نے مجھے نادان بچہ
جان کر کچھ اندیشہ و خوف نہیں کیا۔ عبداللہ کہتے ہیں کہ میں نے لوگوں کو دیکھا جس وقت مسلمانوں
کے منہ پھرتے اور رومی دن پر غالب ہونے کو ہوا کرتے تو کہتے تھے کہ واہ وایہی الاصفہر ہی جاہے
اور جس وقت رومی پیچھے ہٹتے اور مسلمانوں دن پر جاتے اور غالب ہوتے تو کہتے کہ افسوس
بنی الاصفہر پہر اللہ تعالیٰ کی غایت سے رومیوں کو شکست ہو گئی تو میں نے اس کا ذکر اپنے
باپ سے کیا۔ وہ اسے سن کر منہس پڑے اور کہنے لگے۔ خدا انہیں غارت کرے۔ یہ لوگ ہمارے
متہاری دشمنی سے ایسی باتیں کرتے ہیں۔ حالانکہ ہم تو ان کے واسطے رومیوں سے بہتر ہیں۔
اسی واقعہ یرموک میں ابوسفیان بن حرب کی آنکھ لڑائی میں جاتی رہی تھی۔
چونکہ آنکھ کا جاتا رہا یعنی طور پر نہایت ہو گیا ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ اوپر کی

روایت غالباً غلط ہو۔ اور یہ روایت ابوسفیان کے مخالفین کی ساختہ و پرداخت ہو۔ علامہ
برین عبداللہ بن الزبیر بنی امیہ کے ایک بڑے بھاری دشمن ہیں اس لئے ان کا بیان
ایسے امور میں قابل اعتبار نہیں ہو سکتا۔

۱۲۴ شکست کی خبر سن کر بقل کو اپنی حفاظت کرنا جس وقت کہ رومیون کو ہزیمت ہوئی ہے اس وقت
بقل پانچ ماہ روم محاصرہ میں تھا۔ یہ سنتے ہی اس نے دھانستہ فوراً کوچ کا حکم دیدیا۔
اور ایسے موقع سے کچھ دور جا کر ٹپ گیا۔ کہ جہان سے محاصرہ اس کے اور مسلمانوں کے
درمیان ہو گیا۔ اور محاصرہ پر ایک شخص کو اپنی طرف سے امیر مقرر کر دیا۔ اور ایسے ہی
دشمن پر بھی ایک شخص کو بھیج دیا۔

۱۲۵ بعض شہداء یروشلم کے نام اس لڑائی میں مسلمانوں کی طرف سے تین ہزار آدمی
شہید ہوئے تھے۔ انہیں شہیدوں میں عکرمہ اور انکا بیٹا عمر داد سلمہ بن ہشام اور
عمر بن سعید اور ابان بن سعید اور جندب بن عمرو اور طفیل بن عمرو اور
طلیب بن عمیر اور ہشام بن العاص اور عیاش بن ابی ربیعہ بھی تھے۔ اور انہیں میں سعید
بن الحارث بن قیس بن عدی السہمی جو صحابہ بن حبش سے تھے شہید ہوئے تھے۔ اور
اسی میں نعیم بن عبداللہ الحامد العدوی عدی قریش بھی لائے گئے تھے جو حضرت عمرؓ سے
پہلے مسلمان ہوئے تھے۔ اور اسی لڑائی میں نصیر بن الحارث بن علقمہ بھی شہید ہوئے
جو قدیم الاسلام و الحبر تھے اور جو نصر کے بھائی تھے جو بدر میں بحالت کفر مارا گیا تھا
اور اسی میں ابوالروم بن عمیر بن ہاشم العبدری جو مصعب بن عمیر کے بھائی تھے مارے گئے
تھے۔ اور جو حبش کے مہاجرین میں سے تھے۔ اور احد کی لڑائی میں شریک ہوئے تھے۔
مگر بعض کا بیان ہے کہ یہ لوگ جنگ اجنادین میں مارے گئے تھے۔ واللہ اعلم۔

ثنی بن حارثہ کا حال عراق میں

۱۴۶ ثنی کی طرف ہرمز جادوید کا آنا اور
 شہر یران کا پادشاہ ہونا اور ثنی اور اس کی
 ماسلت اور ثنی کا ہرمز کو شکست دینا۔
 اب ابوہر عراق میں ثنی بن حارثہ اشیانی کا حال
 سنئے بے باب خالد بن الولید اور نہین دواع کر کے
 اور اپنا لشکر لیکر شام کو روانہ ہوئے۔ تو وہ حیرہ
 میں قیام پذیر ہوئے۔ اور سرحدوں پر اپنی چوکی پہرہ مقرر کر دے۔ اور جاسوسوں کو
 چاروں طرف روانہ کیا۔

خالد کی روانگی کو بہت عرصہ نہ گزرا تھا کہ اہل فارس کی حکومت کا انتظام بہت
 ہو گیا۔ یعنی سلسلہ سہری میں ہی شہر نیران بن اروشیر بن شہر یار بن شاپور پادشاہ ہو گیا۔
 اور اس نے ثنی کی طرف ہرمز جادوید کی سپہ سالاری میں دس ہزار آدمی کا ایک
 لشکر عظیم روانہ کیا۔

ثنی بھی حیرہ سے اس کی طرف نکلے انکی فوج کے دونوں بازوؤں پر ان کے دونوں بھائی
 معنی اور مسعود تھے حیرہ سے نکل کر انہوں نے بابل میں قیام کیا۔ اور ہرمز اور انکی طرف
 بڑھ کر آیا۔ اسی میں شہر نیران نے ایک خط ثنی کے نام لکھ کر بھیجا۔ اور اس میں لکھا۔
 کہ میں نے فارس کے وحشی لوگوں سے ایک لشکر مرتب کر کے تجھاری طرف بھیجا ہے۔
 وہ مغویان اور خنزیروں کے چرواہے ہیں۔ میں تم سے لڑنے کے لئے شریفوں کو نہیں بلکہ
 ایسے رذیل لوگوں کو بھیجا ہوں۔ اس کے جواب میں ثنی نے اس سے لکھا۔ کہ اس لکھے
 میں تو دو حال سے خالی نہیں یا تو تو بڑا مغرور ہے اگر ایسا ہے تو یہ بات تیرے لئے برسی
 اور ہمارے لئے اچھی ہے۔ اور یا تو جھوٹا ہے۔ اگر یہ بات ہے تو تو یاد رکھ کہ اللہ کے اور

اوس کے مخلوق کے نزدیک جبر شکر لکھا۔ اسے پادشاہوں کی برائی سے متورس ہوا کرتی ہے۔ مگر ہماری تہرے، اس غل پر یہ رائے ہے۔ کہ تمکو اور لوگوں کے بھیجنے سے بڑا نقصان بھونچے گا۔ اللہ نہ کہ تمہاری لڑائی بھڑائی کا کام فرعون کے اور خنزیروں کے چرواہوں پر آں پڑے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ تمہاری لہجہ نہایت پست ہو گئی ہے) اس جواب کو دیکھ کر فارس والے بے شکستہ رہے۔

غرض ثنی اور ہرمز کا مقابلہ بابل میں ہوا۔ اور نہایت شدید لڑائی ہوئی۔ اس لڑائی میں فارس والوں کے پاس کا ایک ہاتھی مسلمانوں کو بڑا دق کرتا اور انہیں پرگندہ کر رہا تھا۔ اسپر ثنی خود اس کی طرف بیٹھے۔ اور ان کے ساتھ اور آدمی بھی گئے۔ اور جا کر اس ہاتھی کو مار ڈالا۔ پھر فارس والے بھاگے۔ اور مسلمانوں نے ان کا تعاقب کیا اور مدائن تک مارتے اور قتل کرتے چلے گئے۔

اوسی وقت جبکہ ہرمز جادو سے شکست ہوئی ہے تو شہر نیران بھی مر گیا۔ اور فارس کی سلطنت کا کام پھر بگڑ گیا اور وجہ سے اس طرف کا تمام ملک شے کے قبضہ میں آ گیا۔

۱۲۷ فارس پر دخت زنان کی حکومت
دعزولی پھر شاپور کی حکومت پھر آرمی دخت کا
شاپور اور فرخ زاد کو قتل کر کے پادشاہ ہونا
کردی گئی۔ اور شاپور بن شہر نیران پادشاہ بنایا گیا۔ پھر جب یہ پادشاہ ہو گیا تو اس کا وزیر اعظم اور کارپرداز کل فرخ زاد بن بندوان مقرر ہوا۔ فرخ زاد نے شاپور سے کہا کہ آرمی دخت دختر کسری کو مہیکہ کے کچا میں دیدے۔ اوس نے اسے منظور کیا

مگر جب آرمی دھمکتے ہوئے سنا تو اسکو نہایت غصہ آیا۔ اور اس نے فوراً ریاض اللہ کی
کو اپنے پاس بلایا۔ اور اس سے اس امر کی شکایت کی۔ سیادش نے اس سے کہا۔
کہ فرج زادہ سے لڑائی نہ کر۔ بلکہ اس کو تروا۔ اپنے پاس بلا۔ جب وہ تیسرے پاس آئے تو
تو مجھے اطلاع کر دے۔ اور سیادش مستعد ہو کر کہیں مین بٹھ گیا چنانچہ شادی کے سنا
ہوے۔ اور عین نکاح کی شب کو فرج زادہ لہن کے مکان کو آیا۔ اور آرمی دھمکتے
مکان میں داخل ہوا۔ وہاں سیادش کہیں سے نکلا۔ اور اسے مار ڈالا۔ پھر آرمی
سیادش کو لیکر شاہ پور کے پاس گئی۔ اور اسکو اس کے مکان میں گھیر لیا۔ اور پھر
قتل کر ڈالا۔ اور آرمی دھمکتی پوری بادشاہ ہو گئی۔

۱۲۸ شے کا حضرت ابوبکر کے پاس کرنا
اور مدد کی درخواست کرنا اور حضرت ابوبکر
کا غر سے اوس کی وصیت کرنا۔
غرض فارس دے لے تو اپنے ان جھگڑوں میں
مشغول تھے۔ اور ہمیں عربوں کی روک کے لڑو
کچھ مہلت نہ تھی۔ اور ہر شے کو کچھ عرصہ تک

حضرت ابوبکر کی خبر نہ ملی۔ تو انہوں نے مسلمانوں پر بجائے اپنے بشیر بن الخصاصیہ
کو مقرر کیا۔ اور خود مدینہ کو حضرت ابوبکر کے پاس آئے۔ کہ ان سے مشرکین کا سارا حال
بیان کریں۔ اور ان سے اس امر کی اجازت مانگیں کہ جو لوگ مرتد ہو گئے تھے اور
اب اونکا حال اچھا ہو گیا ہے اور انہوں نے پوری پوری توبہ کر لی ہے۔ اور ہمیں
اسلام کی اوس فوج میں بہرتی کر لیں جو مشرکین سے لڑ رہی ہے۔ کیونکہ ان لوگوں کو
اور فوج کی بہ نسبت قتال کفار کی زیادہ خوشی معلوم ہوتی ہے۔ جب یہ مدینہ کو آئے تو
دیکھا کہ حضرت ابوبکر بیمار ہیں۔ اور حالت نزع میں ہیں۔ تو انہوں نے جا کر ابوبکر سے
یہ حال بیان کیا۔ ابوبکر نے عمر کو بلایا۔ اور ان سے کہا۔ میں جانتا ہوں کہ آج میں

مریاد تھا۔ اگرچہ مرنے والے ان ائمہ میں سے ہوتی کی کچھ پروا نہ کرنا۔ اور آج کی شام سے بھی پہلے
 مسموم شہنشاہ کے ساتھ جانے کے واسطے لوگوں کو بلانا۔ اور میری موت کی مصیبت کو اشتہار
 کے مقابلہ میں بخلا دینا۔ اور خدا کا نام پورا کرنا۔ تم نے اس وقت مجھے دیکھا ہے کہ
 جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوئی ہے کہ میں نے کیا کیا تھا۔ اور یہی
 تم جانتے ہو کہ رسول اللہ کی وفات سے بڑا بکثرت کے لئے کوئی صدمہ نہیں ہو سکتا
 تو مثنیٰ کی اعانت میں کسی طرح سہاہل نہ کرنا فوراً آج ہی اس کے ساتھ فوج بھجئے گا
 سامان شروع کر دینا۔ اور جب اللہ تعالیٰ تم کو شام والوں پر فتح دیدے۔ تو اوقیت
 سراق والوں کو عراق کی طرف بھیج دینا۔ کیونکہ وہ لوگ یہیں کے لوگ ہیں اور اس
 جگہ کے کام کو بھی خوب جانتے ہیں۔ اور انہیں کو فارس والوں پر خوب جرات
 حاصل ہے۔

یہ کہہ کر اسی رات کو حضرت ابوبکر نے وفات پائی۔ تب حضرت عائشہؓ اذان
 دفن کیا۔ اور شہنشاہ کے ساتھ جانے کے واسطے لوگوں کو بلایا۔ اور کہا۔ کہ ابوبکر کو یہ
 خوبصورت مرد تھا۔ کہ میں خالد کی امارت کو پسند نہیں کرتا ہوں۔ اس لئے انہوں نے
 مجھے اپنی وصیت میں یہ تو کہا کہ خالد کے اصحاب کو میں شام سے عراق کو بھیج دوں
 اور خالد کا کچھ ذکر نہ کیا۔

پھر حضرت ابوبکر کی وفات کی خبر آرمی دست کو پھونچی۔ یہاں تک ان کے
 وہ حالات ہیں جو حضرت ابوبکر کے ایام حیات میں گزرے ہیں۔ اس سے آئندہ
 واقعات ہیں وہ ان کی وفات کے بعد ہوئے ہیں۔

جنگ جنادین

۱۲۹ جنگ جنادین اور مسلمانوں کی ابو جعفر الطبری نے اس جنگ جنادین کو جنگ
 رخ اور جنگ جنادین اور یرموک کی تاریخ یرموک کے بعد بیان کیا ہے اور ابن اسحاق سے
 لیکر ام کے اجتماع کا اور خالد بن الولید کے عراق سے شام کی طرف جانے کا حال
 اسی طرح لکھا ہے جیسا کہ اوپر مذکور ہوا۔ اور یہ کہا ہے کہ خالد مرج راہط سے بصری
 کی طرف گئے۔ اس مقام پر ابو عبیدہ بن الجراح اور شمر جلیل بن حسنا و زید بن ابی نضیر
 ٹپے ہوئے تھے۔ جب وہاں کے باشندوں نے مسلمانوں کو دیکھا تو جزیرہ دینے پر
 اون سے صلح کر لی۔ چنانچہ حضرت ابو بکر کی خلافت میں شام کا یہی شہر جو اول
 فتح ہوا ہے۔ پہر وہاں سے یہ سب گئے ہو کر عمرو بن العاص کی مدد کے واسطے فلسطین
 کی طرف روانہ ہوئے جو اس وقت عربات میں مقیم تھے۔

اور رومی لوگ اجنادین یا اجنادین میں جمع ہوئے۔ انکا سپہ سالار تدار تھا
 جو ہرقل کا حقیقی بھائی تھا بعض لوگوں نے بیان کیا ہے کہ اس وقت اہل روم کا سالار
 قیقلار تھا۔ اور اجنادین رملہ اور بیت جبرین علاقہ فلسطین کے درمیان واقع ہے
 اور عمرو بن العاص نے سنا کہ مسلمان آتے ہیں تو وہ اون سے ملنے کو روانہ ہوئے
 اور سب آکر اجنادین میں خیمہ افکن ہوئے۔ اور رومیوں کے مقابلہ میں مورچہ جادے
 پہر قیقلار نے ایک عربی شخص کو مسلمانوں کے پاس بھیجا۔ کہ وہ چپکے
 انکی خبر دریافت کر کے لائے۔ وہ یہاں مسلمانوں کے لشکر میں آیا۔ اور ایک رات
 اور ایک دن امن میں رہا۔ پہر اس کے پاس لوٹ آیا۔ قیقلار نے پوچھا کہ مسلمانوں کا

کیا حال ہے۔ کہا مسلمان رات کو تمام رات خوف و اندیشہ میں مستغرق رہتے ہیں اور
 کچھ جوان مرد شہسوار و بے باک ہوتے ہیں۔ ان میں اگر کوئی بادشاہ کا بیٹا بھی ہو رہی
 تو بھی وہ اس کا ہاتھ کاٹ ڈالتے ہیں۔ اور وہ زنا کرے تو اسے سنگسار کر دیتے ہیں
 اور اقامت حق اور عدل و انصاف کے مقابلہ میں وہ کسی کی پروا نہیں کرتے ہیں۔
 قیدار نے کہا کہ اگر تو سچ کہتا ہے تو ایسے لوگوں سے لڑنے کی بجائے دنیا میں زمین
 اوپر رہنے سے زمین کے اندر گڑ جانا ہی بہتر نظر آتا ہے۔

پھر فاتحین میں بروز شنبہ ۱۸ جمادی الاولیٰ سلاطین کو لڑائی ہوئی۔ مسلمانوں
 کو فتح ہوئی۔ اور رومی شکست کھا کر بھاگے اور قیقلار اور تدارق مارے گئے۔

اور مسلمانوں سے بھی بہت لوگ شہید ہوئے۔ ان شہداء میں سے سلاطین
 ہشام بن المغیرہ اور ہبار بن الاسود اور نعیم بن عبداللہ السحام اور ہشام بن العاص
 بن دائل جسے کہتے ہیں کہ یرموک میں مارا گیا تھا اور بھی بہت لوگ تھے۔

ابو جعفر نے بیان کیا ہے کہ پہرہر قل نے مسلمانوں کے مقابلہ میں فوج جمع کی
 اور یرموک میں لڑائی ہوئی۔ اسی وقت اجون کے پاس خبر آئی کہ حضرت ابوبکر نے وفات
 پائی۔ وہ اس وقت لڑ رہے تھے۔ اور یہ بھی معلوم ہوا کہ ابوعبیدہ بن الجراح امیر لشکر
 مقرر ہوئے۔ یہ لڑائی رجب میں ہوئی تھی۔ اسی طرح سے اسکا بیان ہے۔

۱۳۰ | اجنادین کی لڑائی کے بعض شہداء نام | ان لوگوں میں سے جو اس لڑائی میں مارے

گئے بعض کے نام یہ ہیں ضارب بن الخطاب الفہری جعفر بن رسول اللہ کی صحبت کا شرف
 حاصل تھا۔ عمرو بن سعید بن العاص جو حبش کے مہاجرین میں سے تھے۔ اور جہنم بن
 نے کہا ہے کہ یرموک میں مارے گئے تھے۔ فضل بن العباس جہنم بن سعید نے کہا ہے

کہ مرج الصفر میں مارے گئے تھے۔ اور بعض کہتے ہیں کہ طاعون انکو اس میں ماریاں تھیں۔
 خلیفہ بن عبید بن وہب القرظی جبین بعض کہتے ہیں کہ یہ کوکب بن ہارے گئے۔ تھے یہیں
 پر کہ لڑائی میں موجود تھے۔ اور ہاجر بن اویس میں۔ یہ تھے۔ عبد اللہ بن ابی الجہم
 العدوی جو فتح مکہ کے وقت اسلام لائے تھے۔ عبد اللہ بن ابی ہریرہ بن عبد اللہ بن نفیلہ
 نے ہجرہ میں بہت رویوں کو قتل کیا تھا۔ انکی عمر اس روز کا جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 وسلم کی وفات ہوئی ہے کوئی تیس سال کی تھی۔ عبد اللہ بن الطفیل الیوسی جو کاتب
 ذوالنور تھا اور جو فضلاء صحابہ میں سے اور قدیم الاسلام تھے۔ اور جو ہجرت کر
 حبش کو بھی گئے تھے۔

بعض نے یہ بھی کہا ہے کہ انجادیں کی لڑائی سترہ میں ہوئی ہے۔ چنانچہ
 اس کا ذکر آئندہ آتا ہے انشاء اللہ تعالیٰ۔

حضرت ابوبکر کی وفات

۱۳۱ | حضرت ابوبکر کی وفات ترجمہ کفیر بن غزوہ ۲۲ ہجادی الآخرہ تا چھ کو بروز سنہ ثانیہ حضرت
 ابوبکر رضی اللہ عنہ کی وفات ہوئی ہے۔ اس وقت آپ کی عمر شریف تریسٹھ برس کی تھی۔
 اور یہی روایت صحیح ہے۔ کیونکہ لوگوں نے اس باب میں اور اور بھی روایتیں بیان
 کی ہیں۔ اور انہیں ایک یہودی نے چانولون میں اور بعض کہتے ہیں کہ حریرہ میں جو
 ایک شہم کی تیلی پینے کی چیز ہوتی ہے زہر دیا تھا۔ یہ چانول حضرت ابوبکرؓ کے زہر
 اون کے ساتھ حارث بن کلدہ نے کہا ہے تھے۔ کہاتے کہاتے حارث نے ہاتھ
 روک لیا اور ابوبکر سے کہنے لگے۔ کہ تم نے زہر ملا ہوا کہا کیا کہا۔ ہے۔ اور یہ زہر لڑنا

جو ایک سال میں اثر کرے گا پناہ ایسا ہی ہوگا کہ ایک سال میں وہ دونوں انتقال کر گئے اور بعض لوگ کہتے ہیں (اور غالباً یہی صحیح بھی ہے) کہ وہ ایک روز سردی کے دن میں نہاے تھے۔ اس سے اونکو بخار آ گیا۔ اور پندرہ روز تک رہا کہ نماز کے واسطے بھی وہ اسکی شدت کے باعث باہر تشریف نہیں لاسکے۔ اور حضرت عمرؓ کو انہوں نے نماز پڑھانے کے لئے حکم دیا۔ اسی مرض کے ایام میں لوگوں نے اون سے کہا۔ کہ آپ کسی طبیب کو کیوں نہیں بلاتے۔ آپ نے فرمایا۔ کہ میرے پاس وہ آیا تھا۔ اور کھ گیا ہے کہ جو تیری مرضی ہے میں وہ ہی کروں گا۔ اس سے لوگ اونکا مطلب سمجھ کر ساکت ہو گئے پھر آپ کا انتقال ہو گیا۔ اونکی خلافت کل دو سال تین مہینے دس روز رہی۔ اور ایک روایت میں ہے کہ دو سال چار مہینے میں چار سو کم رہے تھے کہ آپ نے وفات پائی۔ آپ کی پیدائش عام الفیل سے تین سال بعد ہوئی ابو بکرؓ نے وصیت کی تھی کہ انہیں ادن کی بی بی اسماء بنت عیسٰی اور ادن کا بیٹا عبدالرحمن غل سے اور ادن کے کفن میں دو کپڑے لگائے جائیں اور ایک تیسرا کپڑا اور ادن کے ساتھ مول لیکر شامل کر دیا جائے جب ادن سے لوگوں نے کہا کہ پڑانے کپڑوں کی بجائے نئے کپڑے کیوں نہ خریدے جائیں تو کہا اَلْحَيُّ اَحْجَی اِلَی الْجَدِیدِ مِنَ الْمَسِیَّتِ اِنَّمَا هُوَ لِلْمَعْنَةِ وَالصَّدِیدِ (زندہ مردے سے نئے کپڑے کا زیادہ حاجت مند ہے کفن تو صرف ریحوم و خون کے واسطے ہوا کرتا ہے۔)

حضرت ابو بکرؓ رات میں دفن ہوئے تھے۔ اور نماز حضرت عمرؓ نے اٹھا لی تھی مسجد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں چار بکیران سے پڑھائی تھی۔ اور آپ کا جنازہ

اوسی تخت پر اٹھا کر لے گئے تھے جس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا خزانہ
اٹھایا گیا تھا۔ اور قبر میں آپ کو آپ کے بیٹے عبدالرحمن اور عمر اور عثمان ^{رضی اللہ عنہ}
نے اتارا تھا۔ اور آپ کا سر نبی صلعم کے شانوں کے پاس رکھا گیا اور قبر نبی صلعم کی قبر
کے برابر لگی ہوئی بنائی گئی۔ اور جیسی قبر نبی صلعم کی مسطح تھی اوسی طرح مسطح
آپ کی قبر بھی تیار کی گئی تھی۔

۱۳۲ حضرت عمر کا نوہ کو منع کرنا
جب حضرت ابو بکر کا انتقال ہو گیا تو بی بی ثناء ^{رضی اللہ عنہا}
ادن پر گریہ و زاری اور نوہ کرنے لگیں۔
حضرت عمر نے انہیں بکاسے منع کیا مگر
انہوں نے کہنا نہ مانا۔ حضرت عمر نے ہشام بن الولید کو بھیجا۔ کہ گھر میں جا کر
ابو قحافہ کی بیٹی کو میسر پاس لاؤ چنانچہ وہ جا کر ام فروہ بنت ابی قحافہ کو لائے
اور حضرت عمر نے ان کے کئی درے لگائے۔ جب عورتوں نے یہ حال
سنا تو سب ادھر ادھر چل پھریں۔ اور رونا دھونا موقوف کر دیا۔

حضرت ابو بکر نے مرتے وقت جو آخری الفاظ کہے تھے وہ یہ تھے
تَوَفَّيْ مُسْلِمًا وَاحِقًا بِالصَّالِحِينَ (اے خدا تو مجھ کو اپنی فرمانبرداری
کی حالت میں دنیا سے اٹھالے۔ اور اپنے نیک بندوں میں داخل کر لے)
حضرت ابو بکر کا رنگ گورا رخساروں پر گوشت کم خمیدہ پشت کہ جس سے
اپنی چادر وہ نہیں سنبھال سکتے تھے۔ اور چہرہ پر نہایت ہی کم گوشت تھا اور
بدن دبلا تیز ناک اونچی آنکھیں اندر کو گھسی ہوئی تختیں۔ اور مہندی اور سہمہ
بالون کو لگایا کرتے تھے۔ جس وقت آپ کا انتقال ہوا ہے تو اس وقت تک

آپ کے باپ ابو قحافہ مکہ میں بقید نیات موجود تھے۔

اون کا نام ابو بکر عبداللہ بن ابی قحافہ عثمان بن عامر بن عمرو بن کعب بن لوی بن غالب بن فہر بن النضر بن مالک تھا۔ اور آپ کا نسب بنی صلعم سے جا کر مرثد بن کعب میں مل جاتا تھا اور آپ کی ماں کا نام ام الخیر سلمیٰ بنت صخر بن عمرو بن کعب بن سعد بن تیم تھا۔

کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کی نسبت فرمایا تھا انت عتیق من النار (تو آتش و دوزخ سے عتیق یعنی آزاد ہے) اس وقت اونہوں نے اسی کو اپنا نام کر لیا تھا۔ مگر بعض لوگ کہتے ہیں کہ اونہیں عتیق (خوبصورت) اون کے حسن و جمال کے سبب سے کہتے تھے۔ اونکی ماں قدیمی مسلمان تھیں حضرت ابو بکر کے اسلام کے بعد اسلام لائی تھیں۔ ابو بکر نے ایام جاہلیت میں قتیلہ بنت عبدالغزی بن عامر بن لوی سے نکاح کیا تھا اور اون کے پیٹ سے عبداللہ اور اسماء اونکے دو بچے پیدا ہوئے تھے۔ اور اونہیں ایام جاہلیت میں ہی اونہوں نے ام رومان سے بھی جن کا نام عبد بنت عامر بن عمیرہ الکنا نیہ تھا نکاح کیا تھا۔ ان کے بطن مبارک سے عبد الرحمن اور عائشہ پیدا ہوئے تھے۔ پھر اسلام کے زمانہ میں آئیں اسماء بنت عیس سے نکاح کیا تھا جو پہلے جعفر بن ابی طالب کی بی بی تھی۔ اس کے پیٹ سے محمد بن ابی بکر پیدا ہوا۔ ایک اور عورت سے بھی آپ نے اسلام کے ہی زمانہ میں نکاح کیا تھا اس کا نام حبیبہ بنت خاریجہ بن زید الانصاریہ تھا۔ اس کے پیٹ سے حضرت ابو بکر کی دفا کے بعد اونکی ایک بیٹی ام کلثوم پیدا ہوئی تھی۔

حضرت ابوبکر کے قضاات و اعمال اور کتاب

۱۳۳ | ابوبکر کے اعمال وغیرہ کے نام اور جب حضرت ابوبکر خلیفہ ہوئے ہیں۔ تو ابوعبیدہ اذکی مہرا اور ابوجحافہ کی موت۔ نے کہا۔ میں تمہارے واسطے مال کے کاموں

کا ذمہ دار ہوں۔ حضرت عمر نے کہا میں آپ کے واسطے قضا کا کام کر دینگا۔ کہتے ہیں کہ حضرت عسکے پاس سال بھر تک کوئی بھی مقدمہ لیکر نہ آیا۔ حضرت ابوبکر کی تحریر کا کام علی بن ابی طالب اور زید بن ثابت اور عثمان بن عفان کیا کرتے تھے اور یہ ہی نہ تھا بلکہ جو موجود ہوتا وہ لکھنے پڑھنے کا کام کر دیتا تھا۔ ان کے عاملوں میں سے مکہ پر ان کے عامل عتاب بن اسید تھے اور جس روز کہ ابوبکر کا انتقال ہوا ہے اسی روز ان کا بھی انتقال ہو گیا تھا۔ مگر بعض نے کہا ہے کہ وہ بعد میں مرے ہیں۔ اور طائف پر عثمان بن ابی العاص عامل تھے۔ اور صنعاء پر مہاجر بن ابی امیہ اور حضرموت پر زیاد بن لبیدہ الانصاری اور خولان پر یعلیٰ بن منیہ اور زبید اور زمع پر ابو موسیٰ عامل تھے۔ اور جند پر معاذ بن جبل تھے۔ اور بحرین پر عمار بن الجراح عامل تھے۔ اور انہوں نے جریر بن عبداللہ کو نجران پر اور عبداللہ بن ثور کو حبشہ پر اور عیاض بن غنم کو رومہ الجندل پر عامل کر کے بھیجا تھا۔ اور شام میں ابوعبیدہ اور شمر جلیل اور زید اور عمرو تھے۔ اور یہ سب لشکروں کے سردار تھے۔ اور ان سب پر خالد بن الولید سپہ سالار تھے۔

حضرت ابوبکر کی اگر کچھ پر منقوش تھا انھم القادر اللہ آپ کے بعد آپ کے والد ماجد چہرے بیٹے کئی روز اور زندہ رہے پھر مر گئے۔ اس وقت ان کی عمر ساڑھے نو برس کی تھی۔

ابوبکر کے بعض حالات اور اون کے قب

۳۳ رسول اللہ کا ابوبکر کی تعریف کرنا اور اونکی خلافت کی طرف اشارہ اور ابوبکر کا اپنا مال فی سبیل اللہ خرچ کرنا۔

بعض لوگوں کے نزدیک حضرت ابوبکر سے اول اسلام لائے ہیں۔ مگر اس میں اختلاف ہے جس کا ذکر اوپر آچکا ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم

نے فرمایا ہے کہ میں نے جس کسی کو اسلام کی دعوت کی اور اس نے کچھ نہ کچھ اول قبول کرنے میں تامل کیا۔ مگر ابوبکر نے اسے بے تامل قبول کر لیا۔ اون کے مناقب جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان فرمائے ہیں وہ بہت کثرت کے ہیں۔ جیسے رسول اللہ نے اون کو جنت کی بشارت دی اور انہیں فرمایا کہ وہ آتش دوزخ سے آزاد ہیں۔ اور بھی ایسی ہی کتنی باتیں اون کے حق میں بیان فرمائے ہیں جیسے اونکی خلافت کی طرف اشارہ کیا اور ایک عورت کے فرمایا۔ کہ اگر میں تجھے نہ ملوں تو تو ابوبکر کے پاس آنا۔ اور ایسے ہی رسول اللہ نے فرمایا کہ تم لوگ ابوبکر و عمر وغیرہ جو لوگ ہیں اونکی اقتدا کرنا۔ ابوبکر بدر احد اور خندق وغیرہ کی لڑائیوں میں رسول اللہ کے ساتھ رہے تھے۔ اور اپنے ساتھیوں کو مول لیکر آزاد کیا تھا جنہیں سے ہر ایک کو کفار اون کے اسلام کے سبب سے ایذا دیتے تھے۔ اون کے نام یہ ہیں بلال۔ عامر بن نفیرہ۔ زبیرہ اور نہدیر اور اوسکا بیٹا اور ایک عورت نبی مؤمل کی اور ام عیسیٰ۔

جب وہ اسلام لائے ہیں تو اون کے پاس چالیس ہزار درہم تھے انہیں سب کو انہوں نے اللہ کی راہ میں خرچ کر دیا۔ اور بھی جو کچھ تجارت سے پیدا کیا

وہ بھی سب فی سبیل اللہ خرچ کر ڈالا۔

۱۳۵ | علی کا ابو بکر کو لڑائی سے روکنا اور ابو بکر کا مسلمانوں پر اپنا مال خرچ کرنا اور تقسیم علی السویہ۔

جب حضرت ابو بکر خلیفہ ہوئے ہیں تو اس وقت تمام عرب مرتد ہو گیا تھا۔ اس وقت وہ اپنی توار کا لکڑی القصہ کی طرف روانہ ہوئے

علیؓ یہ سن کر اون کے پاس دوڑے آئے۔ اور اون کے اونٹ کی تکھیل پکڑ کر کہنے لگے۔ اے خلیفہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں آپ سے وہ بات کہتا ہوں

جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے احد کی لڑائی میں آپ سے فرمائے تھے۔

کہ تم اپنی تلوار میان زمین کر لو۔ ایسا نہ کرو کہ ہم کو آپ کی جان کی طرف سے

خوف و اندیشہ پیدا ہو۔ واللہ اگر تم پر کوئی آفت آگئی تو پھر اسلام کا انتظام

درست نہ رہے گا۔ اسلئے حضرت ابو بکر اڑتے آئے اور فوج کو روانہ کر دیا۔

حضرت ابو بکرؓ بیت المال سے محکم رہے۔ وہیں وہ رہا کرتے تھے۔

پھر مدینہ میں چلے آئے۔ تھے کسی نے اون سے کہا کہ تمہارے بیت المال پر

ہم پھر مقرر کر دیں۔ کہا نہیں۔ اور پھر جس قدر اپنا خزانہ تھا وہ سب مسلمانوں

کے کام میں خرچ کر دیا۔ اور زمین ایک جہہ بھی باقی نہ رکھا۔ کہ اسکو حراست و حفاظت

کی حاجت پڑتی پھر جب وہ مدینہ میں چلے آئے۔ تو بیت المال اپنے مکان میں بنایا۔

انہیں کی خلافت میں معدن بنی سلیم فتح ہوا ہے۔

حضرت ابو بکرؓ کا قاعدہ تھا کہ جب کوئی چیز تقسیم کرتے تو اون لوگوں کو جو

سابقین اولین میں سے تھے اسی قدر دیتے جس قدر متاخرین فی الاسلام

کو دیتے تھے۔ اور ایسے ہی عباد و حرا و عورت و مرد کو حصہ برابر دیا کرتے تھے کسی

ادن سے کہا کہ آپ اہل السبق کو علی قدر منازل حصہ میں زیادہ دیا کیجئے حضرت ابو بکر نے فرمایا کہ وہ جو اسلام لائے ہیں تو اللہ کے واسطے اسلام لائے ہیں۔ ادن کے اجر کا دینا تو خدا کو ضرور ہے۔ وہ آخرت میں ادنہیں پورا اجر دے گا۔ یہ دنیا اس لئے نہیں ہے بلکہ اس میں نقد رکفایت ہی دینا چاہئے۔ اور بس۔

یہ بھی یاد رکھنا دستور تھا کہ وہ کپڑے مول لیا کرتے اور ایام سے بائین بیواؤں کو تقسیم کیا کرتے تھے۔

۱۳۴ | ابو بکر کے بیت المال کا خالی ہونا اور ادن کا محتاجوں کی خدمت کرنا اور عائشہ کے تقسیم میراث کی وصیت اور نفقہ کا بچا ہوا بیت المال میں دایں دینا تھا اور ایک جبہ بھی نہیں ہے۔ یہ دیکھ کر سب نے کہا کہ خدا تعالیٰ ادن پر رحم کرے۔

ابوصالح الغضاری کہتے ہیں۔ کہ حضرت عمر ایک اندھ ہی عورت کے بیان رات کو جایا کرتے کہ اس کا کوئی کام ہو تو کر دیا کریں۔ مگر جب کبھی یہ جانتے تو دیکھتے کہ وہ ان کوئی اور آیا ہے۔ اور جو اس کے کام ہیں وہ سب کر گیا ہے اس لئے ایک روز عمر وہ ان اوس شخص کے انتظار میں بیٹھے۔ کہ دیکھیں ایسا کون ہے جو مجھ سے پہلے اس بے کس کا کام کر جاتا ہے۔ آخر کو معلوم ہوا کہ وہ ابو بکر ہیں مخفی طور پر آتے ہیں اور اوس کا کام کر جایا کرتے ہیں۔ حالانکہ اس وقت وہ خلیفہ تھے

حضرت نے دیکھ کر کہا کہ اے ہو یہ آپ ہی ہیں جو مجھ سے بھی پہلے اس کا کام کر چا کر گئے ہیں۔

ابوبکر بن حفص بن عجمہ کہتے ہیں کہ جب حضرت ابوبکر کے مرنے کا وقت قریب آیا تو بی بی عائشہ وہاں آئیں۔ ابوبکر حالت نزع میں تھے۔ اس لئے عائشہ نے یہ کسی کا شعر پڑھا۔

لَعَنَكَ مَا يُفْعَلُ لَكَ مِنْ عَزَائِفَةٍ

اِذَا حَشَوْتَ يَوْمًا وَضَاعَهَا الصِّدِّيقُ

تیری جان کی قسم جو اس روز جان کسی کے گلے میں لائے اور سینہ میں مرنے لگے تو اس روز کسی دنیا کی دولت نذر کر چکا ہوگا۔
ابوبکر نے سن کر عائشہ کی طرف غضب کی نگاہ سے دیکھا۔ اور پہچنے لگے۔ یہ بات تو نہیں مگر موت کی سختی ہے جس کا آنا برحق ہے۔ یہ وہی چیز ہے کہ نفس تو جس سے گریز کیا کرتا تھا اور بی بی عائشہ سے کہا کہ میں نے تم کو ایک باغ دیا ہے۔ جسکی نسبت میں نے تم کو ایک خیال ہے۔ اسے تم میراث کرنا یعنی بہن بہائیوں میں تقسیم کر لینا۔ چنانچہ بی بی عائشہ نے اسے تقسیم کر لیا۔ پھر حضرت ابوبکر نے کہا کہ وہ دونو تمہارے بھائی اور وہ دونو تمہاری بہنیں ہیں۔ عائشہ کہتی ہیں میں نے کہا دوسری بہن کون ہے وہ تو ایسا ماہی ہے کہا وہ دوسری خارجہ کی بیٹی کے پیٹ میں کی رجا ابوبکر کی بی بی تھیں، اور اس وقت حاملہ تھیں۔ ان کے پیٹ سے ابوبکر کی موت کے بعد ان کی بیٹی ام کلثوم پیدا ہوئی۔

ابوبکر نے بی بی عائشہ سے کہا کہ جب سے ہم مسلمانوں کے حاکم ہوئے ہیں ہم نے ان کے دینار و درہم سے صرف ریہوں کا سا کھانا اور مٹوا جھوٹا کپڑا تو لیا ہے اور کچھ نہیں لیا۔ مسلمانوں کے خراج سے ہمارے پاس صرف یہ غلام

اور یہ اونٹ اور یہ پُرانی چادر ہے۔ جب میں مرجاؤں تو ان سب کو عسکری پاس بھونچا دینا۔ پھر جب اذکاکا انتقال ہو گیا۔ تو بی بی عائشہ کہتی ہیں کہ میں نے تینوں چیزیں اون کے پاس بھیج دیں۔ جب حضرت عمنے دیکھا تو آنکھوں میں آنسو بھلا اور ایسے روئے کہ گویا زمین تک اون کے آنسو پہنچ گئے۔ اور کہنے لگے اللہ تعالیٰ ابوبکر پر رحم کرے۔ اونہوں نے اون لوگوں کو تھکا دیا جو اون کے بعد رہ گئے ہیں۔ اور یہ بات اونہوں نے کتنے ہی بار کہی ریضے اون کے برابر کون ایسا ہے جو ایسا زاہد و متقی ہوگا اور حکم دیا کہ اسے لے لیں۔ اس پر عبدالرحمن بن عوف نے کہا سبحان اللہ اسے عمر تم ابوبکر کے عیال سے ایک غلام اور ایک پانی کا اونٹ اور ایک گھسی ہوئی چادر بھی چھینے لیتے ہو۔ جسکی قیمت پانچ درہم ہوں گے۔ کیا اچھا ہوتا جو آپ انہیں اونہیں کو واپس کر دیتے۔ حضرت عمنے کہا۔ نہیں۔ واللہ جس نے محمد کو رسول کر کے بھیجا ہے میری محبت کے زمانہ میں تو ایسا کبھی نہیں ہوگا۔ اگر ایسا ہوتا تو ابوبکر بھی اوس کے بوجھ سے بری نہیں ہو سکیں گے۔ اور میری گردن پر بھی اوسکا وبال رہے گا۔ حالانکہ ابوبکر کہہ گئے ہیں۔ کہ جو کچھ بیت المال سے اون کے نفقہ کے واسطے لیا گیا ہے اذکی وفات کے بعد وہ سب واپس کر دیا جائے۔

۱۳۷ ابوبکر کی بی بی کی خواہش زیور کے لئے اور اون کا نفقہ کم کیا جانا۔ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ ابوبکر کی بی بی کا زیور کے لئے دل چاہا اور اون سے اس کی درخواست کی۔ ابوبکر نے کہا ہمارے پاس تو دولت نہیں جس سے ہم زیور خریدیں اذکی بی بی بولیں کہ میں اوس نفقہ سے جو ہمیں ملتا ہے کچھ دنوں میں اتنا

بچا لون گی کہ اوس سے میں کچھ زیور خرید سکوں۔ ابو بکر نے کہا۔ اچھا بچاؤ۔ چنانچہ
 ادنیہوں نے بچانا شروع کیا۔ اور ایک غصہ دراز میں کچھ خفیف رقم بچائی بہر
 جب ادنیہوں نے اوسکی اطلاع ابو بکر کو دی کہ وہ اوس سے زیور خریدیں اب
 نے وہ رقم لیلی اور اوسے بیت المال میں واپس کر دیا اور کہا کہ یہ ہماری قوت
 ست قابل بچ رہا ہے۔ اور یہ حسب قدر و نون میں ادنیہوں نے یہ رقم بچائی ہتی
 اوسی حساب سے اونکا نفقہ کم کر دیا۔ اور کہا کہ اتنا ہی کافی ہے۔ اور اپنی ملک
 جو پچلا زیادہ خرچ ہوا تھا بطور تادان کے بیت المال میں ادا کر دیا۔ واللہ ایسا
 تقویٰ ہے کہ اس سے بڑا ممکن نہیں۔ اور جو ادنیہیں مخلوق کی خلافت کے لئے
 مقدم کیا تھا یہ حق بجانب تھا رضی اللہ عنہ وارضاه

۱۳۸ حضرت ابو بکر کا بکران چرانا
 اور دودھ دہونا اور تجارت چھوڑ کر
 بیت المال سے نفقہ لینا اور اسکا واپس کرنا
 ابو بکر کا مکان سخ میں تھا جہاں ادنی بی بی
 حبیبہ بنت خارجہ رہتی تھیں۔ اسی جگہ وہ
 خلافت کے بعد بھی چھ مہینے تک رہی جس کے
 وقت پایادہ اور کبھی کبھی اپنے گھوڑے پر سوار ہو کر مدینہ کو آتے تھے اور
 بیان نماز لوگوں کے ساتھ بڑھا کرتے تھے۔ اور چھ عشا کی نماز پڑھنے کے بعد سخ کو
 لوٹ جاتے تھے۔ اور جب کبھی وہ نہ ہوتے تو حضرت عمر نماز پڑھایا کرتے تھے
 ابو بکر کی یہ عادت تھی کہ ہر روز صبح کے وقت بازار کو جاتے اور خرید و
 فروخت کیا کرتے تھے۔ اور کچھ بکران بھی ادن کے پاس تھیں۔ شام کو وہ
 ادن کے مکان پر آجایا کرتی تھیں۔ کبھی تو ایسا ہوتا کہ وہ خود ادنیہیں باہر اچایا
 کرتے تھے۔ اور کبھی کوئی چرواہا ادنیہیں چرا لایا کرتا تھا۔ اور وہ جہاں رہتی تھیں

وان کی بکریاں دو اکرتے تھے۔ جب وہ خلیفہ ہو گئے تو ایک عورت نے کہا۔
وہ تو خلیفہ ہو گئے بھلا اب وہ کیوں ہماری اونٹنیاں دوہنے آئیں گے حضرت
ابو بکر نے کہا ایسا نہیں ہے بلکہ میں ضرور اسی طرح دو ہونگا جیسے ہمیشہ سے
دوہتا رہتا ہوں۔ خلافت ملنے سے میری باتوں میں کوئی تغیر نہ ہوگا۔ چنانچہ
انہوں نے ایسا ہی کیا اور اونٹنیاں دوہتے ہی رہے۔

پھر چھ مہینے کے بعد مدینہ کو چلے آئے۔ اور کہنے لگے کہ تجارت کے
ساتھ امور خلافت کا انتظام درست نہیں رہ سکتا۔ اس کے لئے فرصت
درکار ہے۔ اور غور و فکر کی ضرورت ہے۔ اس واسطے تجارت سے دست کشی
اختیار کر لی۔ اور مسلمانوں کے بیت المال سے اس قدر ہر روز خرچ لیلیا کرتے
کہ جواون کے اور اون کے خیال کے واسطے کافی ہوتا۔ ادرج اور عمرہ اوس
ہو جاتا۔ ان کے لئے جو مسلمانوں نے نفقہ مقرر کر دیا تھا اوسکی تعداد سالانہ
چھ ہزار درہم تھی۔ مگر ایک قول یہ ہے کہ قبلاون کے لئے کافی ہوا وقت
دینا تجویز کیا تھا۔

پھر جب انکی موت کا وقت قریب ہوا۔ تو انہوں نے وصیت کی کہ
اوسکی زمین فروخت کر دی جائے اور اوسکی قیمت بیت المال میں اوس روپیہ کے
عوض داخل کر دی جائے جواونہوں نے مسلمانوں کے مال سے لیا ہے۔

یہی اول والی ہیں۔ کہ جن کیلئے دنیا میں رعایا نے نفقہ مقرر کیا ہے
اور یہی پہلے خلیفہ ہیں کہ جن کے اپنے خلیفہ ہونیکے وقت زندہ تھے۔
اور یہی پہلے شخص ہیں کہ جنہوں نے مصحف القرآن کا نام مصحف رکھا ہے۔

اور یہی اول شخص ہیں جو خلیفہ کے لقب سے ملقب ہوئے ہیں۔

حضرت ابوبکر کا حضرت عمر بن الخطاب کو خلیفہ کرنا

۳۹ | عبدالرحمن اور عثمان کے مشورے
حضرت ابوبکر کا خلافت کے لئے حضرت عمر کو منتخب کرنا

عوف کو بلایا۔ اور پوچھا کہ عمر تمہاری رائے میں کیسے شخص ہیں۔ انہوں نے کہا وہ اس سے بھی بہتر ہیں کہ جس قدر آپ انہیں اچھا سمجھتے ہیں مگر اتنا ضرور ہے کہ انکی مزاج میں غلطی اور سختی ہے۔ ابوبکر نے کہا۔ کہ یہ بات اسوجہ سے ہے کہ میں رقیق القلب ہوں۔ اگر وہ خلیفہ ہو جائیں گے تو یہ سختی جو ان کے مزاج میں اب دیکھی جاتی ہے اسے وہ بہت کچھ ترک کر دیں گے۔ اور میں بھی اسے جان گیا ہوں۔ کیونکہ جب کبھی میں کسی شخص پر غصہ ہوتا تو وہ مجھے اس کی طرف سے نرمی کے لئے کہتے۔ اور جب میں نرم پڑ جاتا تھا تو وہ مجھے سختی کی طرف مائل کرتے تھے پھر انہوں نے عثمان بن عفان کو بلایا۔ اور ان سے پوچھا کہ عموں کی رائے میں۔ انہوں نے کہا۔ کہ انکا باطن ان کے ظاہر سے اچھا ہے۔ اور ہمارے درمیان کوئی ان کے مثل نہیں ہے۔ ابوبکر نے ان دونوں سے کہا۔ کہ جو کچھ میں نے تم سے مشورہ لیا ہے اسکا حال کسی سے نہ کہنا اگر میں اس خلافت کے لئے عمر کو نہ منتخب کرتا تو عثمان کے سوا اور کوئی میرے نزدیک اس لائق نہ تھا۔ اور ان کے لئے بہتر تو یہی ہے کہ تمہارے کاموں کا ذمہ وہ اپنے اوپر نہ لیں۔ اور میں بھی یہی چاہتا تھا کہ تمہارے کاموں سے

الگ رہوں۔ اور انہیں بچلے لوگوں میں جاملوں جو گر گئے ہیں۔
 پہر طلحہ بن عبید اللہ حضرت ابوبکر کے پاس آئے۔ اور کہا کہ آپ نے مخلوق کو
 عمر کو اپنا خلیفہ کیا ہے۔ آپ خوب جانتے ہیں کہ وہ لوگوں پر کیسی سختی کرتے ہیں
 حال آنکہ آپ اس وقت موجود ہیں۔ لیکن اس وقت کہ آپ نہ ہوں گے خدا جائے
 وہ لوگوں سے کیسے پیش آئیں گے۔ آپ جب اپنے پروردگار کے پاس جائیں گے
 تو وہ آپ کی رعیت کا آپ سے جواب طلب کریگا۔ کہ کسے اداں پر آپ خلیفہ
 کر گئے ہیں یہ سنتے ہی ابوبکر نے کہا مجھے بٹھاؤ۔ لوگوں نے انہیں جلد سی
 بٹھایا۔ تب انہوں نے طلحہ سے کہا کہ تو مجھے اس کام میں خدا سے ڈراتا ہے
 جب میں اپنے پروردگار کے پاس جاؤں گا۔ اور وہ مجھ سے پوچھے گا تو میں کہوں گا
 کہ میں نے تیری مخلوق پر ایسے شخص کو خلیفہ کیا ہے جو تیری مخلوق میں سب سے
 بہتر ہے۔

۴۰ | ابوبکر کا عثمان کے ہاتھ سے
 عہد نامہ خلافت عکس کے لئے لکھوانا اور طلحہ
 عام میں اس سے بڑھوانا۔
 پہر حضرت ابوبکر نے عثمان بن عفان کو خلوت
 میں بلایا۔ کہ وہ اداں کے ہاتھ سے عہد نامہ
 خلافت لکھوائیں۔ اور اداں سے کہا لکھو

بسم اللہ الرحمن الرحیم ہذا ما عہد ابوبکر بن ابی قحافہ فی المسلمین
 ا ما بعد (یہ وہ عہد نامہ ہے جو ابوبکر بن ابی قحافہ نے لکھا کہ مسلمانوں کی طرف
 جاری کیا ہے۔ بعد حمد و ثنا کے جاننا چاہئے) اتنا کہا تھا کہ ابوبکر بیہوش ہو گئے
 عثمان نے اس کے بعد خود یہ الفاظ لکھ لئے فانی قد استخلف علیکم عمر
 بن الخطاب و لکوا لکون خیرا میں نے تمہارے اور عمر بن الخطاب کو خلیفہ

مقرر کیا ہے۔ اور جہان تک مجھ سے ہوسکا میں نے اس میں بھاری بھلائی کی تو یہی نہیں کی۔) پھر حضرت ابو بکر کو افاقہ ہوا۔ تو عثمان سے کہا بڑھو تم نے کیا لکھا۔ عثمان نے یہ سب عبارت جو انہوں نے بتائی تھی اور جو انہوں نے خود لکھی تھی پڑھ کر انہیں سنا لی حضرت ابو بکر نے سن کر کہہ دی۔ اور کہا کہ میں جانتا ہوں کہ تمہیں اس بات کا خیال ہوا کہ اگر میں اس بیوٹی میں مرجاؤں تو لو لپیٹے اختلاف میں نہ پڑ جائیں۔ عثمان نے کہا ہاں یہی بات ہے۔ اسی اندیشہ سے میں نے مطلب کہ آپ کا تھا اسے لکھ لیا تھا۔ ابو بکر نے کہا جزاک اللہ خیرا عن الاسلام و اھلہ (خدا تمہیں اسلام اور اہل اسلام کی طرف سے جزا و نیک عطا فرمائے) جب یہ عہد نامہ خلافت لکھا گیا۔ تو انہوں نے حکم دیا۔ کہ اسے عام لوگوں کے سامنے پڑھ کر سنائیں۔ اور لوگوں کو اکٹھا کر کر اپنے ایک مولیٰ کے ہاتھ یہ عہد نامہ باہر بھجوا۔ حضرت عمر بھی اسکے ساتھ تھے۔ اور لوگوں سے کہتے جاتے تھے خاموش خاموش خلیفہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم سنو۔ انہوں نے بھاری نصیحت اور بہبود میں جو کرنا تھا اس میں کوئی بات باقی نہیں رکھی ہے جب لوگ خاموش ہو گئے۔ اور یہ نوشتہ اون کے روبرو پڑا گیا۔ تو انہوں نے علی العموم کہا۔ کہ ہم نے سنا اور اسے تسلیم کیا۔ اور بدل و جان اس کی اطاعت کے رضا مند ہیں۔ اس وقت ابو بکر بھی اوپر سے انہیں دیکھتے جاتے تھے۔ اور پوچھتے تھے کہ جسے میں نے خلیفہ کیا ہے تم اس سے خوش ہو گئے ہیں میں نے تم پر کسی اپنے رشتہ دار کو خلیفہ نہیں کیا ہے۔ بلکہ عمر کو خلیفہ کیا ہے۔ اس کی بات سنو اور اس کی اطاعت کرو۔ کیونکہ اللہ میں نے نہایت غور و فکر کے

بعد از فکلی خلافت کی نسبت رائے قائم کی ہے اور بہاری بھلائی میں کوئی توفیق
فرگذاشت نہیں کیا ہے۔ یہ سن کر سب نے کہا۔ ہم نے سنا اور اسے جس طرح
منظور کیا۔

۴۱ | حضرت ابو بکر کی آخری حیا حضرت عمر کو پہر حضرت ابو بکر نے عمر کو اپنے پاس بلایا اور
کہا کہ میں نے تم کو اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر خلیفہ کیا ہے اور اوسین
وصیتیں کیں۔ پہر کہا عمر اللہ کے حق کچھ تو رات کے وقت میں ہیں جو دن میں
ادا نہیں ہو سکتے اور کچھ رات میں ہیں جو دن میں ادا نہیں ہو سکتے۔ اور
خدا تعالیٰ نافلہ کو اس وقت تک قبول نہیں کرتا جب تک کہ تم فریضہ پورا پورا ادا
نہ کرو۔ کیا تم نے یہ بات نہیں دیکھی کہ پلہ ادا نہیں کے بہاری ہوتے ہیں جنکے
پلہ حق کی اتباع کی وجہ سے قیامت کے دن بھاری رہیں۔ ان پلون کا بہاری
رکھنا ہر شخص کے اپنی ذات پر منحصر ہے۔ اگر وہ چاہے گا تو وہ بھاری رہیں گے
اور میزان کا یہ حق ہے کہ جس پلہ میں حق رکھا جائے وہ پلہ ضرور بھاری رہے
اور عمر تم نے یہ بات نہیں دیکھی کہ ادا نہیں کے پلہ ہلکے ہوتے ہیں جن کے پلہ
باطل کی پیروی کے باعث قیامت کے دن ہلکے رہیں۔ اور اونکا ہلکا رکھنا اوسین
کی ذات خاص پر موقوف ہے۔ وہ ہی چاہیں تو اسے ہلکا کر دیں گے۔ اور میزان
کا یہ حق ہے۔ کہ جس پلہ میں باطل رکھا جائے وہ پلہ ضرور ہلکا رہے۔ عمر کیا تم نے
یہ نہیں دیکھا کہ لایت رضا اور نرمی کے ساتھ آیت شدت اور سختی ضرور نازل ہوئی ہے
تاکہ مومن راغب اور راہب رہے۔ نہ تو کوئی ایسی چیز کی طرف رغبت کرے۔
کہ جس میں وہ خلل سے اوس چیز کی تمنا کرے جو اس کے لئے نہیں ہے۔ اور نہ

ایسے اندیشہ کا خوف رکھئے۔ کہ جس میں وہ اپنے ہی ہاتھوں سے جا گرے۔ عمر کیا تم
 نہیں جانتے کہ جس وقت اللہ تعالیٰ نے اہل تارکا کو ذکر کیا تو ان کا بہت بری طرح
 ذکر کیا ہے۔ اسی لئے جب میں اونہیں یاد کرتا تھا تو کہا کرتا تھا کہ خدا یا تو مجھے
 اون میں سے نہ کرنا۔ اور جب خدا نے اہل جنت کا ذکر کیا ہے تو ان کا ذکر بہت
 ہی اچھی طرح کیا ہے۔ کیونکہ خدا تعالیٰ نے اون کی برائیاں معاف کر دی ہیں
 اس لئے جب میں اونہیں یاد کرتا تو میں کہتا تھا کہ میرے اعمال اس لایق
 کہان میں جو میں اونہیں سے ہو سکوں۔ عمر اگر تم میری وصیتوں کو یاد رکھو گے
 تو وہ چھپی ہوئی چیز جسے موت کہتے ہیں جب آئے گی تو تمہاری اس موجودہ
 زندگی سے کہیں بہتر اور اچھبے قوم ہوگی۔ اور اس سے تم کسی طرح سے روک
 نہیں سکتے ہو۔ اسکے بعد حضرت ابو بکر کا انتقال ہو گیا۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُونَ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

جلد ہفتم میں حضرت عمرؓ کی خلافت کا حال ہے



نمبر ۳۳